

جان اول منظر درگاہ شد جان جان خود منظر اللہ شد
اردی

لوک خانقاہ منظر

۱۹۷۲ء

اعنی

مکتوبات فی مدائس دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزنہ خانقاہ اخوند بیگ الموسوم بہ خانقاہ نور محل، اوچ، دیر)

مترتب

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

سندھ یونیورسٹی

جانِ جانِ خودِ منظرِ اللہ شد
(رومیؒ)

جانِ اولِ منظرِ درگاہ شد

لیکھ خانقاہ مظاہر

۱۹۷۲ء

یعنی

مکتوباتِ مَدِیْنَةُ دِیْرِ

۱۳۹۲ھ

(مخزنہ خانقاہ اخوند شیم الموسوم بہ خانقاہ نور محل، اوچ، دیر)

مترجم

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

سندھ یونیورسٹی

اظہار تشکر

اللہ بخشنے حکیم حافظ ذوقی الہ آبادی (م ۱۳۹۳ھ) کو، وہ میری اکثر کتابوں کی کتابت کر دیا کرتے تھے۔ ان کے بعد حیدرآباد میں اب ایسا کوئی کاتب نہیں جو عربی اور فارسی سے بھی بخوبی واقف ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے یہ کام القواد میں پڑ گیا تھا۔ آخر کار عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے (جنہوں نے کتاب کی ترتیب میں بھی پوری مدد فرمائی ہے) اکثر صفحات کی کتابت خود ہی فرمائی۔ اسی طرح ڈاکٹر مولانا سید محمد نعیم ندوی صاحب نے بھی کرم فرمایا۔ پھر عزیز گرامی ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی صاحب (حال صدر شعبہ اردو) اور ڈاکٹر مولانا ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب، نیز بیٹی رابعہ اقبال سلیمان نے بھی چند کلمات تبرعاً کتابت فرمائے۔ سندھ یونیورسٹی کے یہ تمام اساتذہ میرے لیے بہت عزیز ہیں۔ اللہ پاک ان کو خوش و خرم رکھے اور دونوں جہانوں میں سرفراز و سر بلند فرمائے۔ آمین۔

ز شوقِ دوست بر اوراقِ دفترِ گلہا (سعد اللہ گلشن)
ہما ز نامہ نوشتم ز اشکِ بلبلیہا

عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی شامل فرما دیا ہے اور میرے عزیز ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین صاحب اور عزیز گرامی پروفیسر ایاز الدین سلمہ کی رفاقت میں اس مجموعے کی تمام و کمال تصحیح بھی فرمادی ہے۔ ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ تو نہیں ہیں لیکن دل شکر گزار اور دعا گزار ہے۔

سلسلہ منظریہ کے دوسو مکتوبات کا مجموعہ
مشمول بر دو ابواب

(۱) باب منظرہ	(۱۶۲ مکتوبات)
(۲) باب نسیم	(۲۸ مکتوبات)

طبع اول

سنہ ترتیب ۱۹۴۲ء

سنہ طباعت ۱۹۴۵ء

قیمت
پندرہ روپے

مطبوعہ: آفریشیا پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

مائع کا پستہ

حکیم محمود الزمان سکان نمبر C/272 یونٹ نمبر 7
لطیف آباد حیدرآباد مندرہ پاکستان

فہرست مندرجات

از مرتب

مقدمہ

(۱)

باب مظہر

۱- مکتوبات حضرت مظہر:

۲۹

بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی

۳۰

» اخوند ملا محمد نسیم

۴۰

» میر عبد الباقی

۴۳

» "شیخ صاحب"

۲- بنام حضرت مظہر:

۴۶

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتی

۵۷

» محمد احسان احمدی

۶۲

» نواب ارشاد خان

۷۵

» ظفر علی

۷۹

» غلام عسکری خان

۸۴

» مولوی ثناء اللہ سنہلی

۸۶

» میر محمد متین

۹۲

» میر علی اصغر عرف میر مکتوب

۹۸

مکتوب شیخ محمد مراد

۱۰۰

مکتوب محمد (برادر نامدار خان)

- ۱۰۱ مکتوب غلام حسن
 ۱۰۳ " تعیم اللہ
 ۱۰۶ مکتوبات شاہ علی
 ۱۱۰ مکتوب اہلیہ حضرت منظر
 ۱۱۰ مکتوبات محمد حسن خان خاتزادہ
 ۱۱۴ مکتوب رحیم خان خاتزادہ (!)
 ۱۱۷ مکتوبات عبدالعزیز خان
 ۱۱۹ مکتوب محمد کلیم
 ۱۲۱ مکتوبات فتح خان
 ۱۲۲ مکتوب والدہ عبدالرحیم
 ۱۲۵ " حمزہ خان
 ۱۲۶ " غلام نبی
 ۱۲۹ " جان عالم خان
 ۱۳۰ " امانی بیگم
 ۱۳۲ مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادہ دوند خان)
 ۱۳۵ " ضیاء الدین حسین
 ۱۳۸ مکتوب منصب خان
 ۱۳۹ " محمد وجیہ الدین
 ۱۴۱ " اسد خان
 ۱۴۱ " برادر خواجہ فتح اللہ
 ۱۴۲ " امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد
 ۱۴۲ " افضل
 ۱۴۵ " ناد علی پسر شیخ غلام محمد

۱۴۶	مکتوبات والد محمد رفیٰ خان
۱۴۷	مکتوب ہمشیرہ خواجه بادشاہ نقشبندی
۱۵۰	» پیو رام
۱۵۰	» جیون
۱۵۱	» والد لساون لال بیار
۱۵۲	مکتوبات چھتر مل
۱۵۳	» نانک چند
۱۵۵	» مرنی دھر
۱۵۹	» نامعلوم

۳۔ مکتوبات مؤسّسین حضرت مظہرؒ، فیما بینہم:

۲۱۲	حافظ شاہ محمد و حافظ نامدار	بنام میر صاحب جیو
۲۱۳	نامعلوم	» » »
۲۱۴	نعمت اللہ	» نامعلوم
۲۱۵	نامعلوم	» نواب ارشاد خان
۲۱۵	غلام حسن	» مولوی عبدالرزاق
۲۱۸	لہا کاں (?)	» میر صاحب جیو
۲۱۹	عبداللہ خان	» برادران
۲۲۰	شاہ علی	» شاہ صاحب
۲۲۱	ابوسعید	» بیان ابوالحوالی
۲۲۲	قاسم بیگ	» شاہ نور خان جیو
۲۲۲	نامعلوم	» اخوند صاحب
۲۲۳	عبدالعزیز خان	» ملا تیمر و نعل خان
۲۲۴	نامعلوم	» حاجی محمد رسول

۲۲۴	بنام میرزا قبا و اخوند محمد سلیم	پہلیت (خان)
۲۲۵	میر صاحب	حاجی امان
۲۲۶	دادا حاجی صاحب	محمد عجب
۲۲۷		مکتوب سفارش براتے شاہ نور اللہ درویش
۲۲۸	بنام حافظ لوز جیو	رکن الدین
۲۲۹	عبداللہ خان جیو	کمال خان
۲۳۰	قطب الدین جیو	نور الدین
۲۳۱	ملا محمد فاروق	حاجی عبدالخالق

(۲)

باب نسیم

۲۳۴	۱۔ مکتوبات قاضی ثناء اللہ یانی پٹی
۲۳۱	۲۔ مکتوب اہلیہ حضرت مظہر
۲۳۲	۳۔ مکتوب والدہ ماجدہ حضرت نسیم
	۴۔ مکتوبات احباب و مریدین
۲۳۳	مکتوب سید غلام
۲۳۵	عبدالقدوس
۲۳۷	محبت اللہ
۲۳۸	مکتوبات محبت اللہ و عبدالقدوس
۲۵۲	مکتوب میر محمدی
۲۵۳	مکتوبات نامعلوم

۲۵۶	مکتوب با محمد
۲۵۷	مکتوب سیف الدین احمدی
۲۵۸	مکتوبات غلام حسن
۲۶۳	» عبداللہ
۲۶۵	مکتوب بشارت اللہ
۲۶۶	» حاتم
۲۶۷	» محمد نصیر
۲۶۹	» محمد غلام
۲۶۹	» ناسعوم
۲۷۰	» دوندیا خان پسر دین محمد

ضمیمہ:
 ۲۷۱ مکتوب عاجزادہ حکیم محمد میراغا جان بنام مرتب

مقدمہ

محترم ڈاکٹر خلیق انجم نے مختلف مجموعوں کے مطالعے سے حضرت میرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ) کے مکتوبات اور نثری تحریروں کو مرتب کر کے ان کا اردو ترجمہ ۱۹۶۲ء میں دہلی سے "مرزا مظہر جان جاناں کے خطوط" کے نام سے شائع کیا تھا۔

پھر محترم عبدالرزاق قریشی نے حضرت مظہرؒ کے نادر اور غیر مطبوعہ فارسی مکتوبات کا ایک مجموعہ "مکاتیب میرزا مظہر" کے نام سے ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع کیا، جس میں علاوہ تین مطبوعہ مکتوبات کے، ۱۲۲ غیر مطبوعہ مکتوبات تھے جو مرتب کو حضرت مولانا ابوالحسن زید صاحب فاروقی، سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیرؒ (چلی قبر، دہلی) سے ملے تھے اور مولانا موصوف کو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان واقع محلہ قاضیان، پانی پت سے حاصل ہوئے تھے۔ قاضی صاحبؒ کو حضرت مظہرؒ سے کیسی شیفتگی اور عقیدت تھی اور ان کے مکتوبات کو کیسی حفاظت سے رکھا ہوگا!

اس دوران میں حسن اتفاق سے راقم الحروف کو حضرت مولانا حنیف اللہ صدیقی سے شرفِ نیاز حاصل ہوا، جو گھٹ (ضلع خیرپور، سندھ) میں عربی کے معلم ہیں اور ریاست دیر (مالاکنڈ ایجنسی) کے مقام اوج کے رہنے والے ہیں۔ اوج میں اُس وقت اُن کے بڑے بھائی "محترم حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب خانقاہ اخوند ملا محمد نسیم" الموسوم بہ خانقاہ نور محل میں مسند نشین تھے۔ حضرت اخوند ملا محمد نسیمؒ حضرت مظہرؒ کے تماز خلفاء میں سے تھے اور برسوں حضرت

مظہر کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ ان کی حضرت مظہر سے عقیدت و شیفتگی بہت غیر معمولی اور بے مثل تھی جس کا ذکر مقامات مظہری میں خاص طور سے کیا گیا ہے اور مراحت کی گئی ہے کہ حضرت مظہر سے اخلاص و متابعت کلچر یہاں تک راسخ تھا کہ کوئی کام آپ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ اسی اخلاص و عقیدت کے سبب سے حضرت مظہر کی کئی یادگاریں اور ایک بڑی تعداد میں سلسلہ مظہریہ کے مکتوبات ان کے پاس محفوظ رہے اور ان کے بعد ان کے اخلاف کی توجہات کے نتیجے میں آج تک خانقاہ نور محل اوج، دیر میں محفوظ ہیں۔

راقم الحروف نے حضرت نسیم کے جمع کردہ نادر اور غیر مطبوعہ مکتوبات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اوج کا سفر اختیار کیا۔ خانقاہ میں حضرت مظہر کے دس مکتوبات اور ان کے خلیفہ حضرت قاضی شہار اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) کے نو مکتوبات موجود ہیں۔ حضرت مظہر کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے کچھ ہوتے مکتوبات بھی ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ علاوہ ازیں ۲۲ مکتوبات ایسے ہیں جو حضرت مظہر کے احباب اور مریدین و متوسلین نے آپس میں ایک دوسرے کو تحریر کیے ہیں، یا

۱۔ ملا نسیم کی خانقاہ میں حضرت مظہر کی شہادت کے وقت کے خون اکودہ کیرٹ بھی محفوظ ہیں۔ شہادت چونکہ ۶ جنوری ۱۷۸۱ء (۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ) کو ہوئی تھی یعنی سخت سردی کے دن تھی اس لیے حضرت میرزا صاحب رومی کا فرغل اپنے ہونٹوں سے بائیں طرف دل کے قریب، وہ فرغل طبع کی کزب سے خون اکودہ ہے اور اس وقت کا ہندھی ہے جس کے سامنے کے حصے میں دو سوراخ پھرتے پھرتے ہیں اور پچھلے حصے میں بڑے بڑے سوراخ پھرتے ہیں اور خون اکودہ ہیں۔ وہیں ایک پوٹلی میں وہ دھبیاں بھی ہیں جن سے حضرت مظہر کا خون پونچھا گیا تھا۔ یہ سب چیزیں خانقاہ نور محل میں موجود ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موصے مبارک بھی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا سبز کلاہ اور خرد ملا نسیم کے کرتے اور ٹوپیوں بھی موجود ہیں۔ حضرت مظہر کا فرغل راقم الحروف نے پون لاد لیا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ ان کا جسم مبارک راقم الحروف کے بدن کی طرح تھا۔

حضرت نسیم کے متوسلین نے تحریر کیے ہیں۔ اس موقع پر حضرت نسیم کے خلاف مذکورہ کی عنایت سے نہ صرف ان غیر مطبوعہ مکتوبات میں سے بعض کی نقل حاصل ہوئی، بلکہ چند کے عکس تیار کرانے کا موقع بھی ملا۔

راقم الحروف نے اس ذخیرہ مکتوبات کو علمی حلقوں سے روشناس کرائے کی سعادت حاصل کی۔ رسالہ اردو کراچی میں اس سلسلے کی دو قسطیں چھپیں۔ جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں حضرت منظر کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات پیش کیے گئے اور ان مکتوبات شریف تک رسائی کی کیفیت بھی درج کر دی گئی۔ پھر رسالہ اردو کی دوسری اشاعت بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پٹی کے مکتوبات پیش کیے گئے۔

ان مکتوبات کے پہلی بار چھپنے کے بعد، قبلہ حکیم صاحب زادہ محمد میر آغا جان صاحب سجادہ نشین خانقاہ نور محل نے یہ کرم فرمایا کہ ۱۹۶۹ء میں خود اپنے دست مبارک سے باقی جملہ مکتوبات نقل کر کے روانہ فرمائے۔ افسوس کہ قبلہ حکیم صاحب نے پنج شنبہ ۲ رمضان ۱۳۹۲ھ (۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو انتقال فرمایا اور وہ یہ مطبوعہ مجموعہ نہ دیکھ سکے۔

ان مکتوبات کو از سر نو ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ بعض مکتوبات کے لکھنے والوں کا نام بھراحت مکتوبات میں موجود نہیں ہے۔ قرآن

سہ قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم، از مرتب:-

گزشت افسوس ازین دنیا	جناب مرشدی شان
شہ طبع صفا نودہ	محمد میر آغا جان
۱۳۹۸ + ۱۳۹۲ = ۱۹۷۲	۱۳۹۲ = ۱۳۹۸ + ۱۳۹۲
مطبع دین حق جون او	کجا پیدا کندیزدان
طیب طاهر و باطن	یعینا ریسر عرفان
حکیم و عالم و حافظ	حبیب حق و انس و جان
نہ بود شریح در عالم	ہوا و حرف و عالمیان
سر و پایے ہوا بزرید	محمد میر آغا جان
۱۳۹۵	۱۳۹۲ = ۱۳۹۸ + ۱۳۹۲

اور شواہد کی بنا پر ان کے لکھنے والوں کے نام کی تعیین کی گئی ہے۔ بہت سے مکتوب نگار حضرت منظرؒ کے سلسلے کے معروف و ممتاز افراد ہیں جن کا ذکر اس سلسلے کی کتابوں میں جگہ جگہ آتا ہے۔ علاوہ ازیں اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے بھی ان حضرات کے مزید حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، محمد احسان احمدی، نواب ارشاد خاں اور ان کے صاحبزادے ظفر علی، غلام مسکری خاں، مولوی ثناء اللہ سنہلی، میر محمد تین، میر علی اصغر عرف میر بکھو، محمد مراد، غلام حسن، نعیم اللہ، محمد کلیم اور اخوند محمد نسیم۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذکر حضرت منظرؒ کے مکتوبات میں جگہ جگہ ہے اور ان کے نام مکتوبات بھی ہیں۔ نیز مقامات مظہری میں، ان میں سے اکثر کا بیان حضرت کے خلفاء کے ذیل میں آیا ہے۔ ان سب ماخوذوں سے حالات اخذ کر کے مکتوبات سے قبل درج کر دیے گئے ہیں تاکہ اس مجموعے کے مکتوبات کو سمجھنے میں سہولت ہو اور جہاں جہاں ممکن ہوا، تعیین سنین کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس مجموعے میں، حضرت منظرؒ کے نام لکھے ہوئے ایسے مکتوبات بھی ہیں جو حضرت منظرؒ کے بعض مکتوبات کے جواب میں ہیں اور اس طرح کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم و محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں شامل شدہ بعض مکتوبات کو سمجھنے میں وہ معاون ثابت ہوں گے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم کے مجموعے میں حضرت منظرؒ کے سات مکتوبات ہیں۔ محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں یہ تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ کلمات طیبات کے مکتوبات ۷۷، ۷۸، ۷۹ کے بارے میں، جو قاضی صاحبؒ کے نام لکھے ہوئے مکتوبات میں سے ہیں، محترم عبدالرزاق قریشی نے مراحت کی ہے کہ یہ حضرت منظرؒ کے اصل مکتوبات کے انتخابات کی شکل میں ہیں۔ بہر کیف

ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو بھی قاضی صاحب کے نام، حضرت منظرؒ کے کوئی ۱۳۵ مکتوبات ہوتے ہیں جو مطبوعہ مجموعوں میں شامل ہیں۔ مگر قاضی صاحب کا کوئی ایسا مکتوب جو حضرت منظرؒ کے نام لکھا گیا ہو، دستیاب نہیں تھا۔ اب اس مجموعے (لوائح خاتقاہ منظریہ) میں قاضی صاحب کے پانچ مکتوبات بنام حضرت منظرؒ شامل ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی ایسے حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات اس مجموعے میں شامل جن کے نام حضرت منظرؒ کے مکتوبات کلمات طیبات میں اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں ہیں اور اس مجموعے کی بدولت حضرت منظرؒ اور ان کے احباب کے مابین خط و کتابت کا وہ سلسلہ دو طرفہ ہو رہا ہے جو مطبوعہ مجموعوں میں اب تک یک طرفہ ہی رہا ہے۔ اس طرح حضرت منظرؒ اور ان کے احباب اور مریدین کے مابین تعلقات و مراسم کی تصویر زیادہ واضح طور سے ابھرتی ہے۔

بعض مکتوبات میں تاریخی واقعات کی طرف اشارات ملتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ شاہ ابدالی اور نواب قاسم علی خاں سے متعلق اشارات قابل لحاظ ہیں۔ قاضی ثناء اللہ بانی پتی اور ٹرنلی دھر کے مکتوبات میں، احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد کی خبروں کا ذکر ہے۔ نواب قاسم علی خاں سے متعلق مکتوبات کی تاریخی افادیت اور زیادہ واضح ہے۔ حضرت منظرؒ کا روہیلہ سرداروں پر گرا اثر تھا۔ ان کے سلسلے کے کئی حضرات، نواب عماد الملک، نواب نجیب الدولہ، نواب افضل خاں برادر نجیب الدولہ، اور نواب مجد الدولہ کی سرکاروں سے وابستہ تھے۔ ملا رحم داد روہیلہ خود حضرت منظرؒ کا عقیدت مند تھا اور اس کے لشکر میں حضرت کے متعدد مرید تھے جب کہ وہ سکھوں پر لشکر کشی میں مشغول تھا۔ اور روہیلہ کے سرداروں میں، حافظ رحمت خاں، دونیہ خاں، اس کا بیٹا نجیب اللہ

خان اور ہمیشہ زیادہ محمد خان وغیرہ حضرت منظرؒ سے تعلق رکھتے تھے۔ نواب قاسم علی خان جب بکسر کی لڑائی میں شکست کے بعد شمالی ہند آیا اور دوبارہ فوج اکٹھی کرنے کا منصوبہ اس نے بنایا تو حضرت منظرؒ کے قوسلین نے بھی اس مہم میں دل چسپی لی، جیسا کہ اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے ظاہر ہے۔ عربی زبان میں ہوا ایک مکتوب تمام تر اسی نوعیت کا ہے، اور بہت اہم معلوم ہوتا ہے اس میں ایک عقیدت مند سردار کی جانب سے، حضرت منظرؒ کے توسط کو کام میں لاتے ہوئے سوار اور پیادے اور گھوڑے مہیا کرنے کی پیش کش کی گئی ہے۔ حضرت منظرؒ کے ایک مکتوب بنام میر عبد اہادی میں نواب قاسم علی خان کی ان کوششوں کا تفصیلاً ذکر ملتا ہے اور اسی میں مکتوب الینکی اس فرمائش پر کہ نواب قاسم علی خان سے ان کے لیے بھی سفارش کی جائے، حضرت منظرؒ نے ان مواقع کا بھی ذکر کر دیا ہے جو نواب قاسم علی خان کو جانباز روہیلوں کا تازہ دم شکر بھرتی کرنے میں پیش آئے۔ روہیلہ سرداروں نے روہیلہ سپاہیوں کی بھرتی کی اجازت اولاً تو دے دی، لیکن جب دیکھا کہ نواب قاسم علی خان کے علوفہ بیش قرار مقرر کرنے کے سبب سے جامعہ دار سب اس کی رفاقت میں کھینچے چلے جاتے ہیں تو ازراہ دور اندیشی وہ سردار مانع آئے اور ناچار نواب قاسم علی خان بریلی جا کر بیٹھ گئے۔

نواب افضل الدولہ (برادر نجیب الدولہ) کے لشکر کے رسالداروں میں سے رحیم خان خانزادہ اور محمد حسن خان خانزادہ بھی حضرت منظرؒ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے جو حضرتؒ کے ارشادات کی تعمیل میں کوشاں رہتے تھے جیسا کہ ان حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات (بنام حضرت منظرؒ) سے ظاہر ہوتا ہے۔ غلام عسکری خان اور نواب ارشاد خان (اور ان کے صاحبزادے ظفر علی خان) نحمادور خان، محمد خان آفریدی، میرزا محمد علی بیگ، خواجہ عبید اللہ یاسب اصحاب سیف تھے جو حضرت منظرؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ ادراہ

رسالداروں، جماعہ داروں اور دیگر فوجی خدمات انجام دینے والوں کی اس کثیر تعداد میں حضرت منظرؒ سے عقیدت مندی کے نتیجے میں، حضرت منظرؒ کے سیاسی اثرات بھی خاصے نمایاں تھے۔ نجف خاں کے دور وزارت میں جو حضرتؒ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا، واقعات و حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی اتفاقی نوعیت کا نہ تھا، بلکہ سیاسی مخالفین کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں عمل میں آنے والا سیاسی قتل تھا۔ ہر کیف، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے ارباب سیف و علم سے حضرت منظرؒ کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت منظرؒ کے جو مکتوبات اس مجموعے میں شامل ہیں ان کا اسلوب سابقہ مجموعوں کے مکتوبات جیسا ہے۔ پُر تکلف اور رسمی القاب و آداب ان مکتوبات میں بھی نہیں ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام مکتوبیوں شروع ہوتا ہے: "بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان، برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی سناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند۔" حضرت منظرؒ نے ثناء اللہ کو سناء اللہ لکھا ہے۔

مکتوب ملا نسیمؒ کے نام مکتوبات میں بھی، حمد و صلوة اور اپنے نام کی مراحت کے بعد کچھ ایسے ہی انداز میں مکتوب الیہ کو مخاطب کیا ہے یعنی "فرزند سعادت محمد مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمن مطالعہ نمایند" یا "فرزند عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم، اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند" یا "فضائل پناہ کالات دستگاہ اخوندزادہ ملا محمد نسیم جیو البقا الرحمن مطالعہ نمایند"۔ میر عبدالمادی کے نام جو مکتوب ہے اس کا آغاز یوں ہوتا ہے "بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان میر عبدالمادی صاحب مطالعہ نمایند"۔ اور ایک مکتوب ایسا بھی ہے جس میں مکتوب الیہ کا پورا نام تک نہاد ہے، صرف "شیخ صاحب مطالعہ نمایند" لکھ دیا گیا ہے۔

عبارت کا انداز بھی وہی سادہ و بے تکلف ہے اور چھوٹے چھوٹے جملوں پر
 معنی، جو حضرت منظرؒ کے مکتوبات کے سابقہ مجموعوں میں ملتا ہے حضرت
 منظرؒ دن، تاریخ اور مہینا تو اپنے مکتوبات میں لکھ دیتے ہیں مگر سندہ سو
 ایک مکتوب (بنام سید موسیٰ خاں دہبیری، مشمولہ مجموعہ عبدالرزاق قرظی)
 کے اور کہیں لکھا ہوا نہیں ملتا۔ یہی صورت حضرتؒ کے ان مکتوبات کی بھی ہے
 جو اس مجموعے میں شامل ہیں۔

حضرت منظرؒ کے نام مریدین و متوسلین کے جو مکتوبات ہیں ان
 میں حضرتؒ کے لیے القاب و آداب کا ایک مخصوص و منفرد انداز گویا اکثر
 نے اپنے لیے جدا جدا مقرر کر لیا ہے اور اس سبب سے بعض نامعلوم الاسم مکتوبات
 کے لکھے والوں کے نام معلوم کرنے میں مرتب کو مدد بھی ملی ہے۔ قاضی ثناء اللہ
 پانی پتیؒ حضرت منظرؒ کے نام اپنے مکتوبات کو یوں شروع کرتے ہیں: "بِسْمِ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلٰی عَلٰی خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ۔
 عرضی مکتوبین غلامان محمد ثناء اللہ یوقف عرض میر ساند۔ احوال غلام مستوجب
 حمد الہی و شکر توجہات قبلہ گاہست ادام اللہ برکاتہ و صحت ذات اقدس مقدس
 مدام مظلوب۔ ملا نسیم کے نام مکتوب قاضی صاحب نے لکھے ہیں ان میں بھی ایک
 مؤرہ انداز ملتا ہے۔ وہ یوں شروع کرتے ہیں۔ "الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ
 علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا
 محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت فقیر فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام
 سنت الاسلام و نیاز مندیہا و اشتیاق بہت آیات مطالعہ فرماید۔"
 قاضی صاحب کے جو مکتوبات کلمات طیبات میں بنام شاہ غلام علی و شیخ محمد
 قاضی کرانہ و نعیم اللہ برائی شامل ان کا انداز بھی کچھ یہی ہے۔ حضرت منظرؒ کے
 مریدین و متوسلین میں سے محمد احسان احمدی اکبرؒ "خداوند خدا یگانہ مدظلہ العالی"
 یا "خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت" پر اکتفا کرتے ہیں۔ نواب ارشاد خاں

کے صاحب زادے ظفر علی نے احترام کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ مکتوب کے انداز میں نہیں بلکہ عرض کے انداز میں عرض مدعا کرتے ہیں اور یوں شروع کرتے ہیں "معرض میرزا کہ....." اور خاتمہ "عرض ظفر علی" لکھ کر کرتے ہیں۔ یا کبھی شروع میں حضرت قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی بھی لکھتے ہیں۔ حضرت منظرؒ کی پیروی میں، ظفر علی نے بھی اپنے ہم وطن اور استاد مولوی ثناء اللہ سنہلی کو حضرت منظرؒ کے نام اپنے مکتوب میں "س" سے ثناء اللہ لکھا ہے۔ غلام عسکری خان "حضرت قبلہ و کعبہ دو جہان مدظلہ العالی" اور مولوی ثناء اللہ سنہلی "جناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہ العالی میرساند" لکھتے ہیں۔ میر محمد حسین کا انداز مخاطب بھی انہی سے مخصوص ہے۔ وہ "ارض مبارک مقدس قبلہ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زماں پیر دستگیر حضرت ایشاں مدظلہ العالی میرساند" لکھ کر مکتوب شروع کرتے ہیں۔ مگر ان سبھوں میں سب سے عمدہ اور معنی خیز انداز نواب ارشاد خان کا ہے کہ اپنا نام، بھراحت، مکتوبات میں نہیں لاتے مگر القاب و آداب میں اس کی رعایت ملحوظ رکھتے ہیں اور حضرت منظرؒ کو یوں مخاطب کرتے ہیں "حضرت پیر و مرشد قبلہ ارشاد مدظلہ العالی"۔

مقامات منظری میں حضرت منظرؒ کے ۷ ام خلفاء کے حالات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے جن کے لکھے ہوئے مکتوبات اس مجموعے (لوائح خاتما) منظریہ یعنی مکتوبات مدرسہ دیر) میں شامل ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی

(۲) شیخ محمد احسان احمدی

(۳) نواب ارشاد خان سنہلی

(۴) مولوی ثناء اللہ سنہلی

(۵) میر محمد حسین

(۶) میر علی اصغر عرف میر مکتو

(۷) شیخ محمد مراد

(۸) شیخ غلام حسن

(۹) نعیم اللہ

(۱۰) محمد کلیم ، اور

(۱۱) اخوند محمد نسیم -

یہ سب حضرات حضرت منظرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں۔ مگر ان کے مکتوبات میں طلب رشد و ہدایت یا طلب نصیحت پر مشتمل کوئی چیز نہیں ملتی۔ حضرت منظرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات میں بھی یہی صورت ہے، اور یہی صورت محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات میں بھی ہے کہ ان میں وعظ و تذکیر اور دعوت و اصلاح کا انداز نہیں ہے۔ دعوت و اصلاح اور رشد و ہدایت کے مضامین پر مبنی مکتوبات کلمات طیبات ہی میں ملتے ہیں۔ بہر کیف، ان مکتوبات کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے۔ حضرت منظرؒ کی گھریلو زندگی، اجاب اور مریدین و متوسلین، امراء، علماء و فضلاء، فوجی سرداروں اور دیگر عام آشناؤں سے حضرت منظرؒ کے تعلقات و مراسم اور معاملات و مراسلات کی ایک ایسی بھرپور تصویر ان مکتوبات سے ابھرتی ہے جس میں صرف حضرت منظرؒ کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تفصیلات ہی نہیں، بلکہ اس دور کی معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی حالت کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ یہ مکتوبات از اول تا آخر بنی نوعیت کے ہیں اور منظر عام پر آنے کے احساس کے تحت بھی لکھے گئے ہیں۔ اس لیے ان میں مکتوب نگاہ اور مکتوب الیہ کی شخصی زندگی کی سچی تصویریں ہیں۔ اور حضرت منظرؒ کی مثالی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے آتی ہے۔ معاملات میں، ادائے حقوق میں، صلہ رجمی میں، دوروں کے کام آنے

۱۱

ہیں اور گھریلو زندگی کی تلخیوں کو صبر و ثبات کے ساتھ سہنے میں، دینی حیثیت میں، شریعت کی پابندی میں، ملکی معاملات و مسائل سے باخبر رہنے اور وقت کی رفتار کو سمجھنے میں حضرت منظرؒ کی دلکش شخصیت کے جو جو پہلو، جس بلے تکللی اور سچائی کے ساتھ ان مکتوبات میں نظر آتے ہیں وہ اور کہاں ملیں گے؟ تاریخ کی رنگ آمیزیاں تو اچھی اچھی شخصیتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہیں اور حضرت منظرؒ کی دلکش و دل آویز شخصیت کے ساتھ تو بعض اہل قلم نے دانستہ کچھ زیادتیاں کی ہیں۔ لیکن اللہ پاک کا یہ کرم ہے کہ حضرت منظرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات اتنی بڑی تعداد میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان سے دستیاب ہوئے جو محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں شامل ہیں، اور اب حضرتؒ کے ایک اور ممتاز خلیفہ اخوند ملا محمد نسیمؒ کی خانقاہ سے، حضرتؒ اور ان کے اجاب و وابستگان کے مکتوبات کا یہ ذخیرہ دستیاب ہو کر بفضل منظر عام پراگیا ہے۔

مکتوبات کے اس مجموعے کی تقسیم دو حصوں یا ابواب پر کی گئی ہے۔ پہلا حصہ "باب منظر" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اور دوسرا حصہ "باب نسیم" کے نام سے۔ باب منظر میں حضرت منظرؒ کے لکھے ہوئے اور ان کے نام آئے ہوئے مکتوبات کے علاوہ آپ کے سلسلے کے حضرات کے آپس میں لکھے ہوئے مکتوبات بھی ہیں۔ اور ان مکتوبات کی اہمیت پر، اوپر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

دوسرا حصہ یعنی "باب نسیم" اخوند ملا محمد نسیمؒ کے نام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، اہلیہ حضرت منظرؒ، والدہ ماجدہ حضرت نسیمؒ کے مکتوبات ہیں اور ان کے علاوہ اجاب اور مریدین کے مکتوبات

بھی ہیں جو اخوند محمد نسیم کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان مکتوبات سے سرحد کے علاقوں میں سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت سے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

تذکرہ علماء مشائخ سرحد مولفہ محمد امیر شاہ قادری میں سرحد کے علماء کے ساتھ ساتھ مشائخ کا ذکر بھی ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں میں حضرت شیخ یحییٰ المعروف بہ حضرت جی صاحب (۱۰۴۱ھ تا ۱۱۳۱ھ) حافظ عبدالغفور نقشبندی پشاوری (۱۰۵۲ھ تا ۱۱۱۶ھ) سید شاہ محمد غوث (۱۰۸۲ھ تا ۱۱۵۲ھ) حاجی محمد امین صدیقی نقشبندی ساکن پشاور۔ حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب پشاوری نقشبندی (۱۱۰۱ھ تا ۱۱۷۵ھ) حافظ محمد عظیم (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ)۔ آقا سید پیر جان (م ۱۳۱۵ھ) اور ملا محمد عظیم کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ان حضرات کے، سرحد میں ایک اور خاندان ہے جس سے طریقہ مجددیہ کو فروغ حاصل ہوا، یعنی سرہند پر سکھوں کے تسلط کے بعد حضرت قطب وقت فضل احمد معصومی المعروف بہ "حضرت جیو صاحب" (۱۱۵۱ھ تا ۱۲۳۱ھ) ۱۱۸۷ھ میں پشاور تشریف لے گئے اور وہاں محلہ کاکا جمدار داروغہ پکری میں اقامت فرمائی۔ آپ کا نسب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے بڑے بھائی شاہ عبدالرزاق تک پہنچتا ہے اور دادی کی طرف سے آپ "معصومی" ہیں۔ آپ نے بخارا تک پانچ سفر بھی کیے۔ شاہ بخاراغازی شاہ مراد، اس کے بیٹے اور امراء نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے شاہ محمد رسا سے، انھوں نے خواجہ محمد پارسا سے اور انھوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحب زادوں سے یعنی خواجہ محمد نقشبند ثانی اور مروج الشریعت خواجہ محمد عبید اللہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ شاہ فضل احمد معصومی کا

مزار پشاور کے چوک نامر خان، محلہ فضل حق میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد ۱۲۶۲ء میں پشاور سے تنگی اور وہاں سے سوات کو ہجرت کر گئی۔ مولانا عبداللہ جان فاروقی صاحب مدظلہ (مقامی - گڑھی حضرت خیل - ملاکنڈ) آپ ہی کے اخلاف میں سے ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت شاہ غلام محمد المعروف "حضرت جی" (ابن شاہ غلام محمد مصوم ثانی) ابن خواجہ محمد صبغۃ اللہ "ابن خواجہ محمد مصوم سرسبزی قدس سرہ" بھی صاحب فیض بزرگ تھے۔ ان کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ آپ کی اولاد کابل، قندھار اور سندھ میں آباد ہے اور ان کی وجہ سے ایک عالم متفہین ہو رہا ہے۔

سید شاہ محمد غوث نے جن کا ذکر مشائخ سرحد کے ذیل میں اوپر آچکا ہے، شیخ عبدالاحد عرف شاہ گل المتخلص "وحدت" سے کسب فیض کیا تھا۔ اور شاہ غلام حسن (المتوفی ۱۲۰۲ھ) جن کے مکتوبات "باب نم" میں شامل ہیں حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب کے فرزند تھے۔ مشائخ سرحد میں ایک اور بزرگ آقا سید پیر جان کا بھی ذکر آیا ہے جو برادر خود تھے سید غلام کے، جن کے مکتوبات "باب نم" میں شامل ہیں۔

ابن شاہ غلام محمد مصوم ثانی کے پوتے فرزند شاہ حوت اللہ (م ۱۲۱۶ھ) کابل میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحب زادے صفی اللہ، ان کے عبدالباقی، ان کے محمد صدیق، ان کے فضل قیوم اور ان کے صاحب زادے حضرت نور المشائخ فضل عمر (المعروف ملا شور بازار - المتوفی ۱۲۵ھ) محمد ابراہیم صاحب مدظلہ ہیں۔ شاہ غلام محمد مصوم ثانی کے چچے فرزند محمد صادق تھے جن کے صاحب زادے غلام محی الدین تھے جو حیدر آباد سندھ میں فوجی ہسپتال کے عقب میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحب زادے فدائے محی الدین، ان کے حاجی محمد شریف، ان کے محی الدین اور ان کی صاحب زادی خدیجہ (م ۱۳۹۱ھ) تھیں۔ لیکن شاہ غلام محمد مصوم ثانی کے پوتے فرزند حضرت شاہ غلام محمد کے اخلاف نے سندھ میں بہت فیض پہنچایا ہے۔ ان کے صاحب زادے شاہ غلام حسن تھے، ان کے شاہ غلام نبی، ان کے شاہ محمد فضل اللہ اور ان کے شاہ عبدالقیوم تھے۔ مؤخر الذکر تین بزرگ قندھار میں مدفون ہیں۔ شاہ عبدالقیوم کے صاحب زادے خواجہ عبدالرحمن (م ۱۳۱۵ھ) جو مقبرہ کوہ گنج (حیدر آباد سندھ سے قریب) میں آرام فرمایا ہے۔ ان کے دو صاحب زادے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳ پر)

ابن شاہ غلام محمد مصوم ثانی کے پوتے فرزند شاہ حوت اللہ (م ۱۲۱۶ھ) کابل میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحب زادے صفی اللہ، ان کے عبدالباقی، ان کے محمد صدیق، ان کے فضل قیوم اور ان کے صاحب زادے حضرت نور المشائخ فضل عمر (المعروف ملا شور بازار - المتوفی ۱۲۵ھ) محمد ابراہیم صاحب مدظلہ ہیں۔ شاہ غلام محمد مصوم ثانی کے چچے فرزند محمد صادق تھے جن کے صاحب زادے غلام محی الدین تھے جو حیدر آباد سندھ میں فوجی ہسپتال کے عقب میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحب زادے فدائے محی الدین، ان کے حاجی محمد شریف، ان کے محی الدین اور ان کی صاحب زادی خدیجہ (م ۱۳۹۱ھ) تھیں۔ لیکن شاہ غلام محمد مصوم ثانی کے پوتے فرزند حضرت شاہ غلام محمد کے اخلاف نے سندھ میں بہت فیض پہنچایا ہے۔ ان کے صاحب زادے شاہ غلام حسن تھے، ان کے شاہ غلام نبی، ان کے شاہ محمد فضل اللہ اور ان کے شاہ عبدالقیوم تھے۔ مؤخر الذکر تین بزرگ قندھار میں مدفون ہیں۔ شاہ عبدالقیوم کے صاحب زادے خواجہ عبدالرحمن (م ۱۳۱۵ھ) جو مقبرہ کوہ گنج (حیدر آباد سندھ سے قریب) میں آرام فرمایا ہے۔ ان کے دو صاحب زادے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳ پر)

سید غلام المعروف سید میر جی (م ۱۲۸۳ھ) جن کا نسب پانچ واسطوں سے ابوالبرکات سید حسن قادری پشاوری سے مل جاتا ہے، ان کے بارے میں مجموعہ ہذا مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کا تعلق ملا محمد نسیمؒ سے بھی رہا ہے جیسا کہ ملا صاحب کے نام ان کے مکتوبات سے ظاہر ہے۔

ملا محمد عظیمؒ بھی ملا محمد نسیمؒ کے تعلق کے تھے۔

حضرت مظہرؒ سے تربیت پانے والے سرحد کے جن حضرات کا ذکر مقامات مظہری میں ہے ان کے بارے میں اس مجموعے سے مزید کچھ معلومات ملتی ہیں۔ نیز ملا محمد نسیمؒ نے دہلی سے واپس آکر اور اوج (دیر) میں رہ کر رشد و ہدایت کا جو سلسلہ جاری کیا تھا اس کے فیض یافتگان کے کچھ نام بھی سامنے آجاتے ہیں۔

مقامات مظہری میں اخون نور محمد قندھاری، ملا نسیم، ملا عبدالرزاق، ملا جلیل، ملا عبداللہ اور ملا تیمور کا ذکر حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ ساتوں حضرات سرحد کے ہیں۔ اخون نور محمد علم دین سے بہرہ رکھتے تھے اور طریقہ نقشبندیہ کی تعلیم بھی پائی تھی۔ ملا نسیم کو مقامات میں اجلہ خلفای حضرت ایشانؒ میں سے قرار دیا گیا ہے، اور وہ عالم بھی تھے۔ ملا عبدالرزاق کے بارے میں صراحت ہے کہ ”در علم فقہ و اصول مہارت تامہ وارد و بالزمام صحبت مبارک حضرت ایشانؒ حالات نیک پیدا کرد و مدارج قرب الہی ترقیات نمودہ تا بکمالات قایز گردید، اجازت تعلیم طریقہ یافتہ با فائزہ علم ظاہر و باطن صرف اوقات نیک وارد“۔ ملا عبداللہ جن کے دو مکتوبات ملا نسیم

(مذہب ۱۳ کا بیضی حاشیہ)

فقہ۔ ایک آقا محمد حسن جان (م ۱۳۶۵ھ) جن کے چار صاحبزادے ہرے (۱) عبداللہ خان عرف شاہ آغا (م ۱۳۹۳ھ) (۲) عبدالستار جان (م ۱۳۸۷ھ) (۳) مولانا حافظ محمد باسیم خان بدظلمہ، اور (۴) محمد حنیف جان بدظلمہ۔ خواجہ عبدالرحمن کے دورے صاحبزادے آقا محمد حسین جان تھے جن کے صاحبزادے آقا محمد اسماعیل جان المخلص پرورشیں (م ۱۳۶۱ھ) کے دو صاحبزادے مولانا محمد اسحق جان بدظلمہ اور مولانا محمد ابراہیم جان بدظلمہ ہیں۔

کے نام اس مجموعے میں ہیں، ان کا ذکر مقامات نظری میں یوں آیا ہے "بعلم و ادب مردے بود صالحے بہین صحبت حضرت ایشان از ارباب حضور و آگاہی گردید، چنانچہ روز با ملا نور محمد صحبت داشت و بوطن خود رفته...." ملا تیمور کے بارے میں مقامات میں آتا ہے کہ "طریقہ از حضرت ایشان گرفتہ بمقام قندے قلمی سیدہ احوال حضور و آگاہی نقد وقت خود ساخت و با ملا نور محمد صحبت داشتہ در وطن خود ریاضات شاقہ اختیار نمود...." سرحد کے بعض حضرات نے ملا نسیم اور ملا تیمور (Timour) دونوں سے کسب فیض کیا تھا۔ چنانچہ مقامات میں صراحت ہے کہ "طالبان حرارت شرق در صحبت ملا نسیم از جمعیت و طمانیت حفظ نیافتہ بخدمت و سے رجوع آوردہ بمقصد خود رسیدند" ان کا نام مکتوبات میں تیمر آتا ہے۔ ان کے فیض یافتگان میں ملا اولیا، ملا ابراہیم، شاہ لطف اللہ، ملا سیف الدین، محمد خان، خواجہ محمد عمر، خواجہ یونس، شیخ قطب الدین، شیخ محمد امین، اور شیخ غلام حسین کے نام آتے ہیں۔ اب سلسلہ نظریہ سے تعلق رکھنے والوں کے وہ نام بھی ملاحظہ ہوں جن کا علم ہمیں اس مجموعے سے ہو رہا ہے حضرت منظر نے سرحد کے محمد بشیر خان کے بارے میں خود صراحت کی ہے کہ "از یارانِ حلقہ است و ہنوز از دائرہ امکان بر نیامدہ" حضرت منظر نے دہلی سے ملا نسیم کو جو مکتوب بھیجا ہے (مکتوب) اس میں ہے کہ سید علی شاہ نے ذکر طریقہ عالیہ فقیر سے حاصل کیا ہے، وطن کا قصد کر رہے ہیں، پہنچنے پر التماس توجہ کریں تو درلینج نہ فرمائی (مخصوصاً)۔ مکتوب کے میں حضرت منظر نے سرحد کے ایک اور صاحب کا ذکر یوں کیا ہے "نجابت نام جو انے روہیلہ از یارانِ حلقہ رخصت وطن گرفتہ، رفته است"

قاضی شہار اللہ پانی پتی کے مکتوبات بنام ملا نسیم میں بھی اس نوع

کی معلومات موجود ہیں۔ چنانچہ ملا محمد حنیف، ملا زبردست، اور ملا سردار کے ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھنے اور تحصیل نسبت باطنیہ کا ذکر ہے۔ مکتوب اہلیہ حضرت منظر بنام ملا نسیم (مکتوب ۱۷۱) کے آخر میں ایک مختصر رقم شاہ علی کا بھی ہے اور اس میں ملا نور محمد کے انتقال کی خبر کے علاوہ ملا عبداللہ کا سلام اشتیاق بھی ہے۔ یہ دونوں حضرات سرحد کے ہیں۔ ملا نسیم کی والدہ ماجدہ کے مکتوب (۱۷۸) سے ملا غیر محمد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ملا نسیم کے ساتھ سرحد سے دہلی تحصیل نسبت باطنی کی غرض سے پہنچے ہوئے تھے۔ نیز ملا نسیم کے خاندانیوں میں سے دو صاحبزادگان اوج کے ناموں کا علم ہوتا ہے یعنی صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق اور ان کے علاوہ میاں محمد درجات، محمد توکل، علی شیر، اور محمد نبی کا ذکر بھی ملتا ہے۔ محب اللہ اور عبدالقدوس کے مکتوباً میں محمد (پسر عبدالقدوس) محمد شرف، محمد بصیر، عبدالقدیر اخوند، ملا ولی محمد اخوند، سید معین شاہ جیو، میاں نور محمد، ملا محمد نعیم، اخوند ملا سیف الدین، ملا حاجی، میاں محمد کانم، ملا رحمت، شاہ رطف اللہ خان، ملا جان محمد، ملا محری، اور ملا عبدالقدیر کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ازیں مکتوب ۱۸۲ میں جو محب اللہ و عبدالقدوس کی طرف سے ملا نسیم کو لکھا گیا ہے، یہ خبر ملتی ہے کہ ”چون دریں وقت مسموع گردید کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد پیغمبر حواس را در ہم شکستہ و بجناب قدس پرواز کردہ از اصغاراں معنی این جانب را حزن بسیار و اندوہ بے شمار روئے داد۔“ صاحبزادہ فضل احمد معصومی کا ذکر بیشتر اچکے ہے۔ اس مکتوب سے پتا چلتا ہے کہ ملا نسیم اور ان کے توسلین، صاحبزادہ فضل احمد سے تعلق خاطر

رکھتے تھے۔ اسی مکتوب میں ملاقات ، سید غلام ، حافظ کرم ، محمد کا شرف اور ملا نصرت کا بھی ذکر ہے۔ ملا نسیم کے نام دیگر مکتوبات میں بھی کچھ نام سرحد کے اصحاب سلسلہ کے آتے ہیں؛ مثلاً اخون نعمت خاں ، ملا قلندہ اخون سعد اللہ اور اخون محمد اعظم۔

میر حسین نے اپنے مکتوب (۲۸) میں ملا عبدالرحیم اور ملا نصرت کا ذکر کیا ہے۔ اور مکتوبات ۳۹، ۴۰ میں ملا عین اللہ، ملا عمر اور ملا صالح محمد کا۔ مکتوب ۴۶ میں ملا نسیم کے سابق ملا قائم خاں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ محمد حسن خاں خاں زادہ کے مکتوب (۵۲) میں ملا نسیم کے سابق اخون امان اللہ کا نام آتا ہے، یہ بھی سرحد ہی کے ہو گئے۔ ملا خاڈی محمد اور ملا بہار کا ذکر مکتوب ۴۸ میں ہے۔ مکتوب ۱۷۲ کسی حاجی عبد الخالق نے ملا فاروق کے نام لکھا ہے۔ یہ بھی سرحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ مکتوب غلام حسن بنام مولوی عبدالرزاق (۱۵۵) میں سرحد کے بعض اصحاب سلسلہ اور ان کے متوسلین کے نام، مقام کی مراحت کے ساتھ موجود ہیں؛ یعنی مولوی عبدالرزاق ساکن پشاور (پشاور)، گل محمد ساکن پشاور درکوٹلہ رشید خاں، غلام رسول پدر عمر درخانہ گل محمد منور، امام مسجد گل محمد، محمد عارف برادر گلاں محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ، میان سعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی، ملا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بونکارہ ابا سندھ محمد اکبر ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ، ملا سیف الدین ساکن سوات

سے محمد اکبر کا ذکر حضرت منظر نے مکتوب ۵۱ (کلمات طیبات) بنام مولوی عبدالرزاق میں کیا ہے اور انہیں پاران طریقہ میں سے بتایا ہے۔ اس مکتوب میں حضرت منظر نے اپنی عمر ۸۰ سے متجاوز لکھی ہے یعنی یہ مکتوب ۱۱۹۰ یا اس کے کچھ بعد کا ہو گا اس وقت محمد اکبر تحصیل نسبت میں مشغول تھے اور ان کا لصف دائرہ امکان پورا ہو چکا تھا۔

خادم مرزا صاحب، ملا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحب، استاد ملا رحمت
موضع الہ ڈنڈ، اور ملا نسیم کا ذکر یوں آیا ہے "ملا نسیم خلیفہ مرزا صاحب
ساکن سوات"۔ اُس زمانے میں اوج سوات میں شامل تھا، اسی لیے
ملا نسیم کو ساکن سوات لکھا گیا ہے۔

ان اصحاب مرحوم کے علاوہ، پنجاب کے کچھ اصحاب سلسلہ کے نام
سامنے آتے ہیں؛ یعنی محمد شاہ ولد غلام غوث بن قادر شاہ ساکن قصبہ
بٹالہ متصل کلا نور، عبدالرسول ولد محمد شفیع یز ساکن بٹالہ مہر پور،
میاں عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور، میاں غلام
ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مہر پور۔ غلام حسن نے مکتوب ۱۵۶ میں یہ
بھی بتایا ہے کہ میاں عبدالنبی اور ولایت شاہ اور انھوں نے میاں غلام
قادر شاہ مرحوم و مغفور سے بیعت کی تھی۔ وہ کسی محمد حسین پراچہ کا
بھی ذکر کرتے ہیں۔

اصحاب سلسلہ سے متعلق حالات حضرت منظر کے جن حیات تک
کے، بہت کچھ تو خود حضرت کے مکتوبات شریف ہی میں آگئے ہیں، بقایا
منظری جو حضرت منظر کی شہادت کے پندرہ سولہ برس بعد لکھی گئی ہے،
حضرت کے عہد کے علاوہ، بعد کے زمانے کے کچھ حالات اصحاب سلسلہ
کے متعلق پیش کرتی ہے۔ مقامات میں تقریبات ملتی ہیں کہ اُس وقت
(۱۲۱۱ھ) تک خلفاء میں سے کون بقید حیات تھے اور کون دارالبقا

بٹالہ کو کہیں "بٹالہ" اور کہیں "بٹالہ" کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ لیکن
اسی مکتوب میں کوٹلہ کی جگہ کو اسی صورت میں لکھا گیا ہے کہ اب مزوج ہے یعنی کوٹلہ۔
بٹالہ مذکور کے بارے میں مکتوب ۱۵۶ میں قراحت ہے کہ متصل بہت کروہ قصبہ کلا نور
در پنجاب واقع است۔

حضرت منظر کے خلیفہ شیخ غلام حسین قاسمی کو بھی ان سے تعلق رہا ہے چنانچہ
مقامات منظری میں شیخ غلام حسین قاسمی کے بیان میں آتا ہے کہ "در بلاد بٹالہ (کرا)
مملکت پنجاب علم فقہ تراذہ اندواز حضرت شیخ غلام قادر شاہ قادری طریقہ قادریہ گرفتہ (۹۹)

کو تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت مظہرؒ کے بعد کے زمانے کے بارے میں
اس مجموعہ مکتوبات سے بھی کچھ معلومات ملتے ہیں۔ قاضی ثناء اللہ بانی پٹی
کے مکتوب (۱۱۹۸) بنام ملا نسیم میں اس نوع کی کئی اطلاعات ہیں کہ
مولوی احمد اللہ اور محمد صبیحہ اللہ (پسرانِ قاضی ثناء اللہ بانی پٹی) مدت
ہوئی کہ رحلت کر چکے ہیں، محمد دلیل اللہ اور صفوۃ اللہ (پسر احمد اللہ
مرحوم) حیات میں ہیں، اور اہلیہ حضرت مظہرؒ بھی حیات میں ہیں جو چند سال
سے پانی پت میں تھیں مگر اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں، اور مرزا شاہ
علی کی وفات کو بھی عرصہ ہوا، انھوں نے دو پسر چھوڑے، ایک بیٹا
مداری جو پانی پت میں ان کے (قاضی ثناء اللہ بانی پٹی کے) ساتھیوں
دورے میں زنگی چھوڑے بیٹے مع اپنی والدہ کے، عظیم آباد پٹنہ
میں اپنے خالو کے پاس ہیں، اور بی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی کا مدت
ہوئی کہ نکاح کر دیا تھا، اور شاہ علی کے پسر خورد جو دوسری بیوی سے تھے
فوت ہو چکے اور ان کی والدہ بھی نہیں رہیں، یارانِ حلقہ میں سے میاں
محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبدالباقی صاحب اور میاں
محمد احسان صاحب بخیریت ہیں۔ میاں محمد احسان رام پور میں ہیں اور دیگر
صاحبانِ دہلی میں، مولوی غلام علی مسند ارشاد پر تشریف فرما ہیں،
ایک عالم ان سے مستفین ہو رہے ہیں، مولوی محمد صدیق مدت ہوئی
کہ رحلت کر گئے..... اس مکتوب کے افراد مذکورہ میں سے
احمد اللہ تو ۱۱۹۸ء میں انتقال کر چکے تھے اور مقاماتِ نظری
کی تحریر کے وقت بھی اسی مکتوب کے مندرجات کی سی کیفیت تھی
کہ یارانِ حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور
میاں عبدالباقی اور میاں محمد احسان حیات میں تھے گویا یہ مکتوب ۱۲۱۱ء
کے تک جگ لکھا گیا ہوگا۔

مکتوب غلام حسن بنام مِلّانِ سیم (۱۹۱) سے بھی سلسلے کے
 کئی حضرات کے حالات پر روشنی پڑتی ہے مِلّانِ سیم کو اول وہ یاد
 دلاتے ہیں کہ سید نور محمد قدس سرہ کے مزار فایض الانوار کی مہرت
 حضرت منظرؒ کے فرمانے کے بموجب دونوں (غلام حسن اور مِلّانِ
 سیم) نے مل کر کی تھی۔ پھر وہ یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ — مرزا صاحب
 کی سکونت اور حیات کے وقت ان کا مکان خلد بنیان ایک سو اور
 کچھ روپیوں پر ہندوؤں کے ہاتھ گروی تھا۔ جب حضرت نے اس دارالافتا
 سے رحلت فرمائی تو ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن
 کیا گیا۔ اہل حال کے بعد مریدوں اور خادموں کو ان مذکورہ ہندوؤں
 نے مزار کی حاضری اور زیارت سے روکا اور کہا کہ یہ مقام ہمارے ہاتھ
 گروی ہے، جب تک حساب صاف نہ ہوگا زیارت نہیں کرنے دیں
 گے۔ مخلصوں اور مریدوں کو پریشانی ہوئی تنگ آگئے۔ آخر الامر یہ
 ماجرا مولوی نعیم اللہ بھراچی نے پورب میں سنا تو بقدر وسعت و
 امکان رقم جمع کر کے اس طرف کو روانہ ہو گئے۔ یہ درویش

۱۔ حضرت منظرؒ کے وصیت نامے 'مشمولہ' معمولات منظریہ" میں ہے:
 "پیش ازین روز چند منکرہ من ازمین درخواستہ بود کہ تدبیر امور
 اخروی خود را برائے او واگذارم و درین باب خط نوشتہ بدہم
 تا بعد من مخلصان بہ او مخالفت نہ نمایند و در ہر جا کہ خواہد مرا
 بخاک سپارد و من ہم این معنی را با زبان قبول کردہ بودم، اما در ان
 ایام ان مستورہ قطعہ زمین در ملک خود نہداشت، الحال یک منزل حویلی
 خرید کردہ است و من بجان ازاں بقعہ بزارم۔ اگر خواہد کہ مرا در ان جا
 مدفون سازد، بردوستان فقیر بحکم حق دوستی واجب است کہ برگز
 نمایند، بعد ازین در ہر جا کہ میرآید رضی او مرغی دارند و بیرون
 ترکمان دروازہ مناسب تر است۔۔۔۔۔ (ص ۵۵) مگر اس مرتبہ نالیہ
 کے باوجود ہوا وہی جو حضرت نے چاہتے تھے یعنی بقول غلام حسن ان کی اہلیہ کے
 تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا۔ حضرت منظرؒ نے وصیت نامہ لکھ کر قاضی
 ثناء اللہ پانی پتہ کو دیا تھا اور وہ حضرت کی شہادت کے وقت پانی پتہ میں سے
 انھوں نے اس وصیت نامے کو ۵۱۲۰۵ میں نعیم اللہ بھراچی کو معمولات منظریہ میں شامل کرنے
 کے لیے دیا۔

(علامہ حسن) ان ایام میں رام پور میں تھا۔ ہماری ملاقات ہوئی۔ کچھ رقم اس درویش کے پاس تھی، وہ مولوی صاحب کے حوالے کی۔ مولوی صاحب نے دہلی آکر اس مکان سعادت انجام کو ہندوؤں سے خلاص کرایا اور کچھ حجروں اور لکڑیوں میں سے کچھ فروخت کر کے مرقد منور کو مرتب کیا۔ اسی سفر کے موقع پر نعیم اللہ بھراچی نے معمولات منظریہ کو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو پانی پت میں اور شاہ غلام علی وسید عبدالباقی و شاہ قطب الدین کو دہلی میں دکھا کر اطمینان کرنا چاہا تھا۔ معمولات میں ان حضرات کی رائیں بھی درج ہیں۔ گویا میر عبدالباقی اور شاہ قطب الدین ۱۲۰۵ھ تک حیات تھے۔ مقامات منظری کی تصنیف کے وقت میر عبدالباقی زندہ تھے اور شاہ قطب الدین رحلت کر چکے تھے۔ یعنی شاہ قطب الدین کا انتقال ۱۲۰۵ھ اور ۱۲۱۱ھ کے مابین ہوا ہوگا۔ بہر کیف، یہ ایک ضمنی ذکر تھا، اور اب پھر اسی مکتوب (۱۹۱) کی طرف آئیے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ — الحال بلالی (اہلیہ حضرت منظر) پانی پت میں اقامت رکھتی ہیں، چنانچہ مولوی ثناء اللہ دو روپیہ دیا دیتے ہیں اور ایک روپیہ مُلا مراد دیتے ہیں۔ (مقامات منظری سے بھی ظاہر ہے کہ اُس وقت یعنی ۱۲۱۱ھ میں شیخ محمد مراد حیات تھے)۔ پریلی فورت ہو چکے ہیں، سنا ہوگا اور دو بیٹے ان کے تھے، ایک مداری نام کہ وہ محض ناقابل اور دیوانہ ہے، دوسرا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ یہاں سے تلاشِ معاش میں پورب کی طرف چلا گیا ہے۔ میاں عبدالحفیظ و میاں بہادر فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت منظر کے روضہ مقدس ہی میں تدفین ہوئی۔ محمد احسان رام پور کی طرف آگے تھے، نواب فیض اللہ خاں نے مبلغ تین روپیہ دیئے تھے، پھر وہ پورب کی طرف چلے گئے۔ اور یہ درویش (علامہ حسن) قصبہ اروہہ میں سکونت رکھتا تھا۔ فرنگیوں نے یعنی ۱۲۰۵ھ میں معمولات منظریہ کے تکیہ میں ماہ معمولات نہراحت کی ہے ۱۲۰۵ھ میں تعمیر نزار مبارک کے لیے کیا گیا تھا۔

اور مرہٹوں کی زد و تاخت کے سبب سے قصہ مذکور خراب و تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس درویش نے امر وہ سے نکل کر رام پور میں سکونت اختیار کر لی۔ غلام حسن نے رام پور میں طریقہ مجددیہ کی ترویج میں جو حصہ لیا، اس کا بھی اجمالاً ذکر کیا ہے یہ شاہ غلام علیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ کس قدر مرد قابل و ہوشیار ہیں اور پھر ان کا در ماہہ پندرہ روپیہ مقرر ہونے کی خبر ہے۔ غلام حسن نے یہ مکتوب پشاور سے لکھا ہے جب کہ وہ عارضی طور سے وطن آئے ہوئے تھے اور کوٹلہ رشید خان میں مقیم تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خاصا معلومات افزا مکتوب لکھا ہے۔

اس مجموعے کے جملہ مکتوبات فارسی میں ہیں (بجز ایک کے جو عربی میں لکھا گیا ہے) اور لگ بھگ ۱۱۷۵ء سے لے کر ۱۲۳۱ء تک کے درمیانی

سے رام پور طریقہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا کچھ اندازہ تذکرہ کاملان رام پور سے بھی ہوتا ہے جس میں متعدد افراد کے احوال ہیں ان کے مجددی ہونے کی فراغت ملتی ہے چنانچہ، بلا ریتیا، محمد ابراہیم خاں عرف قوشہ خاں، مولانا ولی اللہی و رشیدی خاں شاہ ابو سعید، مولوی احسان حسین فاروقی مجددی، مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی، شاہ احمد سعید مجددی اور ان کے تین صاحبزادے جن میں محمد نظر صاحب سابق احمدیہ بھی ہیں، حافظ احمد میر ولد شاہ محمد میر محبوب، غلام علی الدین، مولوی ارشد علی، تاجی دالم علی برہنہ، مولوی ارشد علی، مولانا امداد حسین، حافظ عنایت اللہ، شیخ احمد حسین، ملا اسماعیل خاں، مولوی امجد علی (از سنیانہ قدرت نظر) حافظ اکرام الدین احمد شاہ امین الدین، شیخ امین احمد انظر، مولوی جمال احمد مجددی، مولوی حبیب احمد ابن رؤف احمد راحت، میان احمد علی شاہ قصبہ بندی، مولوی حبیب الرحمن خاں، باز خان نبرہ لوہا دوڑ کے خاں، اختر ملا امام الدین، بلا امان اللہ، ملا حاجی بکر بک صاحب اختر، مولوی خلیل احمد برہنہ، مولوی علی الرحمن سواتی ولد ملا عرفان، ملا خواجہ، مولوی رحمان حسین، مولوی رشید اللہی مجددی، ملا رفیع ابن مولوی عبید اللہ اختر سواتی، مولوی سراج احمد مجددی، میان سراج شاہ از سادات بونیر، ملا سراج، حافظ عباس علی اردوہری، قصبہ بندی کے مرید مولانا سید اللہ خاں، ملا سیف الدین باجوڑی (ان کا ذکر تفصیل سے اور جرات ہے کہ یہ قاضی ثناء اللہ یعنی بی بی کے خاگر تھے) اختر سید احمد، ملا عبدالرحمن ولد ملا سراج، مولانا نصیری القدر، شاہ ضیاء اللہی مجددی، مولانا ظہیر الحسن مجددی، ملا حاجی باجوڑی، ملا عبدالرحمن، ملا عبدالرزاق، مولانا عبدالرشید مجددی، ملا بکر، اختر نیرزادہ محمد شاہ خاں باجوڑی، مولانا علاء الدین مجددی، مولانا فراہ احمد مجددی، شاہ محمد کریم، حافظ محمد عنایت اللہ خاں برہنہ مجددی، سوات کے کئی حضرات کے نام آتے ہیں جو اغلباً اسی سلسلے کے ہوں گے۔ ملا نسیم کا بھی ذکر آتا ہے ان کے بارے میں وقائع عبدالقادر خانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ رام پور میں سوات کے طلبہ کا مرجع تھے۔

عرصے میں لکھے گئے ہیں، زیادہ تر حضرت منظرؒ کے حین حیات (تا ۱۱۹۵ھ) لکھے ہیں، اور کچھ ۱۱۹۵ھ سے ۱۲۳۱ھ کے درمیانی عرصے کے بھی ہیں جب کہ دہلی میں شاہ غلام علی (م ۱۲۲۰ھ) مسند ارشاد پر متمکن تھے۔ ۱۱۷۵ء کا زمانہ نواب ارشاد خاں کے اخیر دور حیات کی رعایت سے متعین کیا جاسکتا ہے اور ۱۲۳۱ھ حضرت فضل احمد مصدومیؒ کا سنہ وفات ہے جن کا ذکر مکتوب محب اللہ و عبد القدوس بنام ملا نسیم (ع ۱۸۴۱) میں ہے۔ پھر ملا نسیم کا سنہ وفات بھی ۱۲۳۱ھ ہی ہے۔

سلسلے کے مکتوبات میں بعض ہم نام افراد کا ذکر آتا ہے۔ محمد خاں نام کے کئی اصحاب ہیں جن کا ذکر آیا ہے اور جن کا حضرت منظرؒ سے تعلق ثابت ہے۔ اسی طرح غلام حسن نام کے دو حضرات ہیں، ایک غلام حسن جو غلام سکری خاں و محمد احسان احمدی کے بھائیوں میں سے ہیں۔ یہ مقامات مظہری میں ان کا ذکر "شیخ غلام حسن" کے نام سے ہے۔ یہ حضرت منظرؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ اور ۱۲۱۱ھ یعنی مقامات مظہری کے سنہ تصنیف سے قبل انتقال کر چکے تھے۔ دوسرے غلام حسن پشاور کے ہیں جن کے پیراز معلومات مکتوب کا ذکر پیشتر آچکا ہے اور جو امر وہ و رام پور میں رہے ہیں۔ اسی طرح، غلام نبی بھی کم سے کم دو مختلف اشخاص کا نام تو ضرور ہے اور ممکن ہے کہ ہر حد کے اصحاب سلسلہ کے ذیل میں جن غلام نبی کا ذکر آتا ہے وہ ان دو میں سے نہ ہوں، اس نام کے تیسرے شخص ہوں۔ علی ہذا، محب اللہ (از متوسلین ملا نسیم) اور محب اللہ خاں (پسر دوندے خاں) کے ناموں میں بھی البیاس کی گنجائش ہے۔ عبد الرزاق نام کے بظاہر دو افراد معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مولوی

عبدالرزاق (پہلی بعیت) جن کے نام حضرت منظرؒ کا ایک مکتوب کلمات طیباً میں ہے (مکتوب ۱۵) دوسرے وہ بزرگ جو سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور انہیں کہیں مولوی عبدالرزاق اور کہیں ملا عبدالرزاق لکھا گیا ہے مگر شاید وہ ایک ہی صاحب ہیں۔ حضرت منظرؒ نے مولوی عبدالرزاق (مقیم پہلی بعیت) کے سپرد ایک ایسے طالب کو کیا تھا جو نصف دائرہ امکان پورا کر چکے تھے یعنی مولوی عبدالرزاق کو اجازت ارشاد حاصل تھی اور مقامات منظری میں جن ملا عبدالرزاق کا ذکر ہے وہ بھی اجازت تعلیم طریقہ یافتہ تھے اور خلفاء میں سے تھے۔ ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ در علم فقہ و اصول مہارت تامہ دار ناموں کی اس مشابہت سے عام قارئین کو کہیں کہیں دشواری پیش آسکتی ہے مگر جن کی نظر سے مقامات منظری اور اس سلسلے کی دوری کتابیں گزری ہیں غالباً انہیں زیادہ دقت پیش نہ آئے گی۔ بہر کیف، ان کتابوں کی کم یا بی اور ان سے عموماً لا علی کے پیش نظر اس نوع کی توضیحات و تشریحات و ضاحتی نوٹوں میں (جو مکتوبات سے قبل درج ہیں) اور حواشی میں کردی گئی ہیں۔

آخر، عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بے حد ضروری ہے جنہوں نے اس مجموعے کی ترتیب و تہذیب میں میری پوری اعانت فرمائی۔ اللہ پاک ان کو فائز المرام رکھے۔ آمین۔

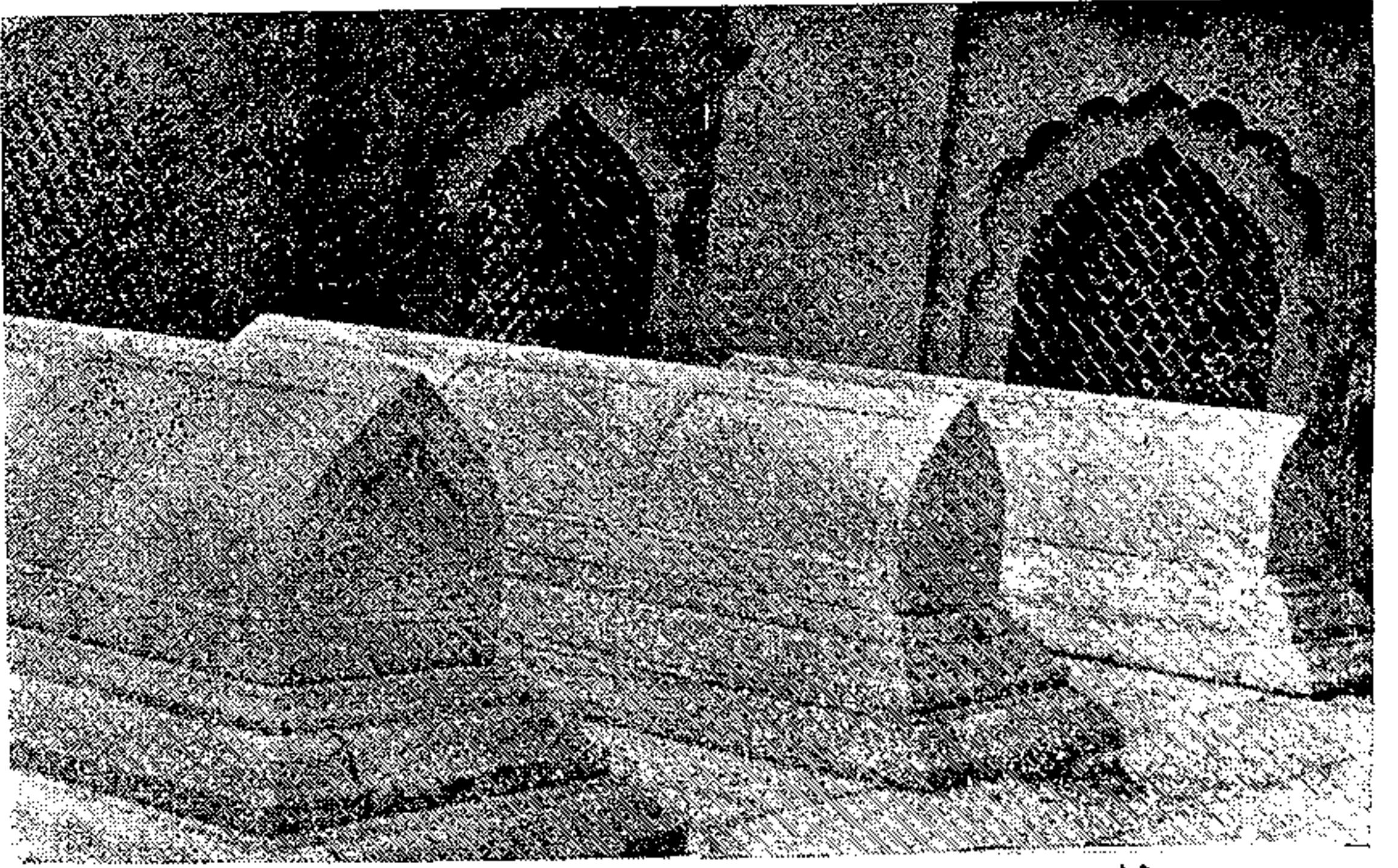
فقط والسلام

احقر۔ غلام مصطفیٰ خاں

استدراک

مکتوبات ۱۸۵ء، ۱۸۶ء جو باب نسیم میں شامل ہیں، غالباً حضرت منظرؒ

کے نام ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مکتوب ۱۸۵ کے لکھنے والے میر محمدی، میر محمدی بیوار ہوں جو بیان (شاگرد حضرت منظر) کی طرح مولانا فخر الدین دہلوی سے بیعت تھے اور دہلی والے تھے مگر اگر آباد چلے گئے تھے۔ مکتوب ۱۸۶ میں "رسالہ فضل ذکر خفی" ملاحظہ فرما کر خط لکھنے پر مکتوب الیہ کے لیے کلمات تشکر ہیں اور رسالے کے سبب تالیف کی طرف بھی اشارہ ہے جس سے اس مکتوب کا مکتوب ۹۵ (مجموعہ ہذا) سے ربط ظاہر ہے۔ مکتوب ۹۵ میں، جو حضرت منظر کے نام ہے، رسالہ در فضل ذکر خفی کا وہی سبب تالیف بیان کرنے کے بعد جسے ہم مکتوب ۱۸۶ میں پاتے ہیں، یہ کہا گیا ہے کہ "جز اول بجناب عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح فرمودہ عنایت فرمایند۔" اور غالباً حضرت منظر کی طرف سے جوابی مکتوب ملنے کے بعد، انہی صاحب نے حضرت کے نام وہ مکتوب لکھا ہے جو اس مجموعے کا مکتوب ۱۸۶ ہے۔ وہ اس میں لکھتے ہیں کہ "سرفراز نامہ کہ مشتمل بر ملاحظہ فرمودن رسالہ فضل ذکر خفی کہ رقم قلم فیض رقم گردیدہ بود، پر تو ورود فرمود" کلمات طیبات میں حضرت منظر کا مکتوب کا ذکر ہے اور ذکر خفی میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کے مسئلے سے متعلق ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہت خوب ہے۔ آخر میں میر فقرہ بھی ہے کہ "و خیر الکلام ما قل و دل" جو رسالے پر تبصرے کا سا انداز لیے ہوئے ہے نیز آغاز و اختتام کی عبارت کی شان بھی کچھ ایسی ہے کہ رسالہ مذکورہ سے حضرت منظر کے اس مکتوب کا تعلق ہو سکتا ہے۔ مگر کلمات طیبات کے اس مکتوب کا مکتوب الیہ بھی نامعلوم ہے اور مکتوبات ۹۵، ۱۸۶ کے مکتوب نگار کی یقیناً سلسلے میں اس سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی۔ یہ مقدمہ رسالہ مذکورہ کے دستیاب ہونے یا اس سے متعلق مزید معلومات ہمدست ہونے پر ہی حل ہو سکتا ہے۔



حضرت منظرہ شاہ غلام علیؒ اور شاہ ابوسعیدؒ کے مزارات مبارک۔

(۱)

بابِ منظرہ

مشتمل ہے

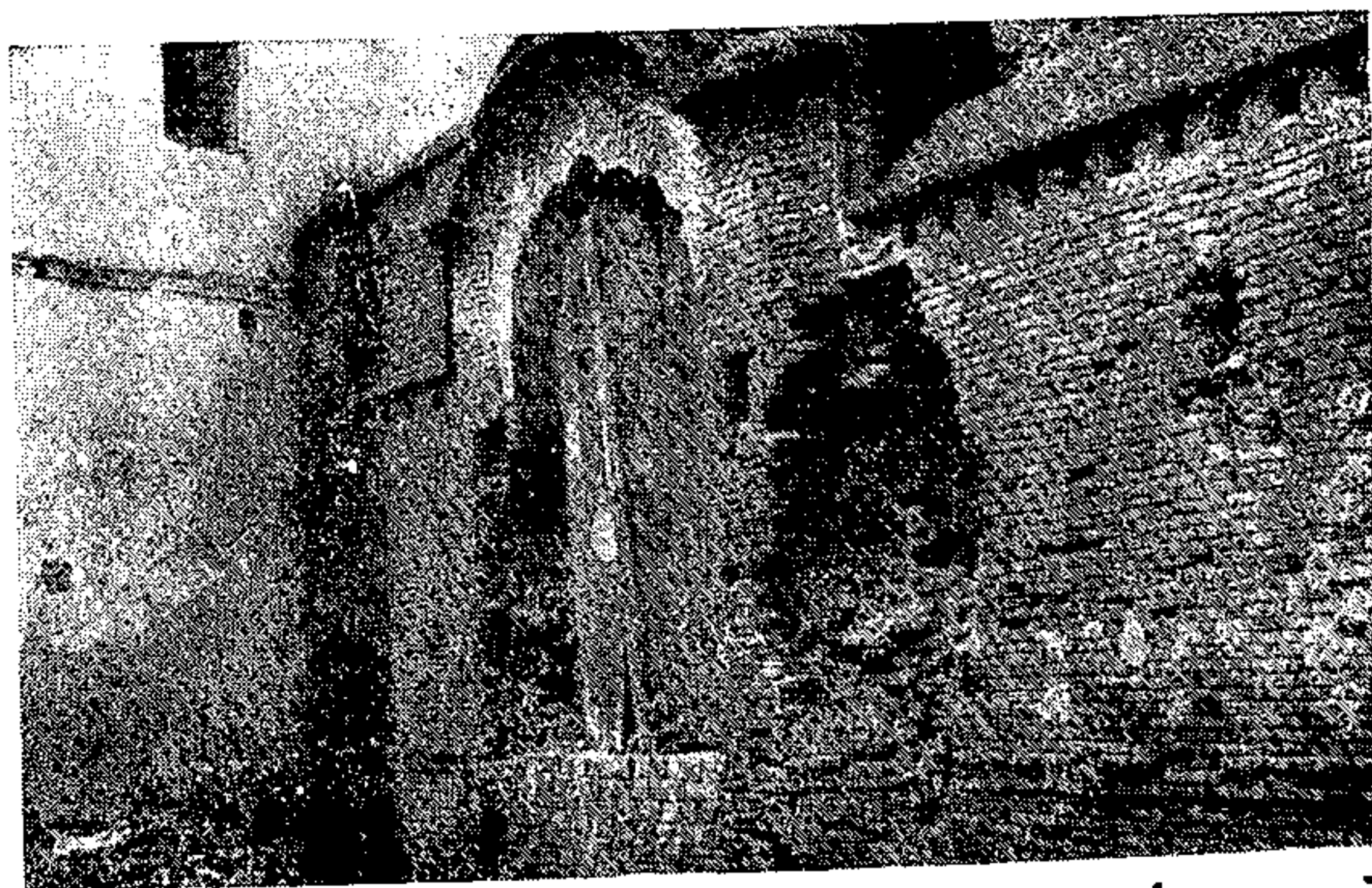
- ۱۔ مکتوبات حضرت منظرہ
- ۲۔ مکتوبات بنام حضرت منظرہ
- ۳۔ مکتوبات منو سلین حضرت منظرہ، فیما بینہما

۱- مکتوبات حضرت مظهر

- بنام قاضی ثناء اللہ بیانی
- بنام اخوند ملا محمد نسیم
- بنام میر عبد الباقی
- بنام شیخ صاحب
- (ایک عدد) بنام
- (ساتھی عدد) بنام
- (ایک عدد) بنام
- (") بنام



مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ



پانی پت میں مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے دروازے اور دیوار کا بیرونی منظر۔

مکتوب حضرت منظر، بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان برادر با کمال نصیحت پناہ مولی
ثناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ ہم ذی قعدہ است انقرض مع
علاقہ در پانی پت بہایت است۔ فردا پس فردا قصد دہلی وارد۔ و
متعلقان را دریں جای گذارد۔ بعد یک دو ماہ مراجعت بہ پانی پت
می کند، انشا اللہ تعالی۔

باعث تحریر آنست کہ محمد نسیم نام جوانی زوہیلہ بسیار مرد
است و طالب استعداد، اخذ طریقہ کردہ ارادہ بڈھانہ نمودہ در خدمت
شما حاضر خواہد شد۔ توجیہ کردن ضرور است و در خدمت مولی نور اللہ
صاحب سلمہ اللہ تعالی عنہماوشی کند کہ سبق بتوجہ بدادہ باشند، منت
بر فقیر است۔ و معلوم شد کہ خطوط افضل خان مفید نیفتاد۔ خوب خدا
کار ساز است۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

بہ بیان حضرت منظر، فی قاضی صاحب کا نام "س" ہی سے لکھا ہے۔ اصل مکتوب یا تم اظروف مذ
دیکھا ہے۔

مکتوبات حضرت منظر بنام ابو محمد نسیم

[حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۲۴۰ھ) نے ۱۲۱۱ھ میں مقامات منظر یہ لکھی تو اس میں ابو زکریا محمد نسیم علیہ الرحمۃ کے حالات اس طرح رقم بند کیے ہیں:

”ملا نسیم از اجلۃ خلفائے ایشان، سلوک باطنی در طریقہ احمدیہ بتوجہات علیہ آنحضرت قریباً باتمام رسانیدہ، خلافت کسب مقامات تا بہ کالات تربیت کردہ بطریق طفرہ تا انجامہ خدا خواست رسیدہ، حالات نیک وارد۔ در ہر سال از وطن بخدمت مبارک آمدہ الفوار طریقہ حاصل می نمود و اخلاص و محبت و متابعت حضرت ایشان راسخ است۔ بیچ کار بے اجازت آنحضرت نمی کرد۔ یک بار می خواست کہ قے نماید، گلوے خود بند نمودہ بخدمت مبارک رسید کہ اگر اذن شود استوارغ بکنم۔ لہذا بکمال متابعت آنحضرت از مقبولان بارگاہ الہی گشت بلالین بخدمت او رجوع آوردند و بہ زمین توجہ او بجمہیت و حضور کار سز زبانی قے شنیدہ ام کہ یک بار بر شہنشاہ توجہ نمودند تا خود توجہ تاب نیارودہ۔ تا دیر اضطراب و بے تابی می نمود۔ آخر بہمان حال بہ رحمت حق پیوست۔ ذات کثیر البرکات او بسیار غنیمت است۔ ہر س علم و تعلیم طریقہ اوقات خوش می گذارد۔“

ملا نسیم کے نام حضرت منظر رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مکتوب (یعنی اسی مجرے کا مکتوب ۱۷) ۱۷ رجب کا لکھا ہوا ہے جو محمد بشیر خان کے ہاتھ پہنچا گیا تھا۔ اس میں شریعت کے لیے ترغیب و تحریص دلائے مکملہ یہ بھی ہے کہ جب سے تم میرے پاس سے گئے ہو

صرف دو خط ملے ہیں، ایک پانی پتہ سے اور دوسرا جموں سے۔
 پانی پتہ کا ذکر کرتے ہی خیال ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ (ملا صاحب)
 ضرور وہاں گئے ہوں گے اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی سے
 صرف نیاز حاصل کیا ہوگا۔ اوج کے مجموعے میں حضرت منظر کا
 ایک مکتوب حضرت قاضی صاحب کے نام ایسا ملتا ہے جس میں
 ملا محمد نسیم کے لیے سفارش ہے کہ وہ آپ کے پاس حاضر ہو رہے
 ہیں آپ انہیں توجہ دیں (مکتوب عجمی ہذا)۔ یہ مکتوب
 حضرت منظر نے پانی پتہ سے بھیجا تھا، جب کہ قاضی صاحب
 بدھمانہ میں ہوں گے جو ضلع منظر نگر لیرپہ کی جنوب مغربی تحصیل
 تھی۔ اسی مکتوب میں امیر الامراء نجیب الدولہ (المستوفی) رجب
 ۱۱۸۴ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۷۷۱ء کے بھائی نواب افضل خان
 کے خطوط کا ذکر ہے کہ ان کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ (قاضی
 صاحب کے لیے) سفید ثابت نہ ہو سکے۔

ملا صاحب کے نام ایک مکتوب تو ۱۷ رجب کا ہے جس کا
 ذکر اوپر آچکا ہے اور دوسرا آخر رجب کا ہے جو دہلی سے بھیجا
 گیا تھا۔ اس مکتوب میں میان محمد منیر چوہدری اور نواب ارشاد خان
 وغیرہ کا سلام بھی لکھا ہے (ان ناموں سے مکتوبات کے زمانے
 کی تعیین میں مدد مل سکتی)۔ تیسرا مکتوب اوائل شعبان کا ہے
 اور چوتھے مکتوب میں جو ۱۱ اکی ڈی قعدہ کا ہے (دوسرے مکتوب
 کی طرح) ذکر ہے کہ اگر تمہاری والدہ صاحبہ اجازت دے دیں
 تو یہاں آکر سلوک کے بقیہ مقامات بھی ملے کر لو۔ پانچویں خط
 میں نجیب خان (نجیب الدولہ) کے شکر کا ذکر ہے جو کفارکھ
 کے قلع قمع کے لیے آیا تھا اور ملا حماد کا ذکر بھی ہے جو ملاقات

کے لیے آئے تھے یہ اسی مکتوب میں مکتوب الیہ کی والدہ کے انتقال پر اظہارِ غم ہے۔ چھٹے مکتوب میں بھی مکتوب الیہ کی والدہ کی تعزیت ہے اور ملا رحم داد کی ملاقات کا ذکر بھی ہے۔ پھر ساتویں مکتوب میں ملا رحم داد کو سلام لکھا ہے کہ وہ درپن مرتبہ فجر سے ملاقات کے لیے آئے تھے اس لیے ان کا فوج پر حق ہے۔ یہ ساتواں مکتوب پانی پت سے لکھا گیا تھا اس میں ہے کہ میرے متعلقین دہلی سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور صلح کا وعدہ کر رہا ہے۔ چنانچہ میرا قصد دہلی جانے کا ہے اور دو ماہ کے بعد یا تو انہیں دہلی بلوا لوں گا یا خود ہی پانی پت آجاؤں گا۔ اس مکتوب میں یہ بھی ہے کہ بغیر مجھ سے ملے ہوئے تم وطن کو نہ جانا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت مکتوب الیہ اپنے وطن اوج میں ہیں بلکہ کسی اور جگہ ہوں گے (غالباً فوج میں) جہاں ملا رحم داد بھی ہوں گے۔ مکتوبات ۱۷، ۱۸، ۱۹ ایک ہی سلسلے کے معلوم ہوتے ہیں اور مکتوب ۱۷ میں یہ بھی ہے کہ مکتوب الیہ کے جانے کو پورے دو سال گزر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کم و بیش اتنی ہی مدت میں یہ تمام مکتوبات لکھے گئے ہوں گے۔

یہ فارسی مکتوبات (مطبوعہ بمبئی) میں ہر جگہ "رحیم داد" نام آتا ہے۔ لیکن وہ رحم داد ہو گا کیوں کہ حضرت منظر کے مکتوب میں جس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے حضرت منظر نے صاف طور پر "رحیم داد" لکھا ہے۔

یہ "رحیم" کے نام حضرت منظر کے مکتوبات میں ساتواں مکتوب مگر مجموعہ ہذا کے لحاظ سے مکتوب ۱۷ ہے۔

مکتوب ۳۳ میں محمد منیر جیو اور نواب ارشاد خاں ویرہ کا سلام ہے یعنی اس مکتوب کی تحریر کے وقت یہ لوگ زندہ تھے۔ محترم خلیق انجم والے (اردو) مکتوبات کے صفحہ ۱۲۲ میں جو مکتوب ہے اس میں محمد منیر جیو کے انتقال کی تاریخ ۱۹ (ذی الحجہ) درج ہے۔ اور اسی مکتوب میں یہ بھی ذکر ہے کہ "فیروز ایک دفعہ شاہ ولی اللہ کی عیادت کو گیا تھا۔ ان کی صحت کے لیے خدا سے توفیق طلب کی اور دعائیں مصروف ہوا" حضرت شاہ ولی اللہ کا انتقال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو ہوا تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ان کے انتقال سے پہلے کا ہے جب کہ میاں محمد منیر جیو انتقال کر چکے تھے اور عین ممکن ہے کہ وہ ۱۱۷۵ھ ہوگا۔ اسی مکتوب میں نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے ظفر علی خان کا ذکر ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کی جگہ اور اس کی خبر گیری کے لیے سب کچھ میں ہوں" ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک نواب ارشاد خاں بھی فوت ہو چکے تھے۔ پھر اردو مکتوبات کے صفحہ ۱۲۵ میں جو مکتوب ہم جمادی الآخر کا ہے، اس میں نواب ارشاد خاں کے انتقال کی تاریخ ۱۳ ربیع الآخر دی گئی ہے اور قاری مکتوبات (مرتبہ محترم عبدالرزاق قریشی) کے صفحہ ۶۶ میں جو مکتوب ۱۲ جمادی الاولیٰ چہار شنبہ کا لکھا ہوا ہے، اس میں بھی نواب ارشاد خاں کے انتقال پر اظہار غم ہے اور آگے چل کر

۱۲ مقامات منظریہ - صفحہ ۸۸ - طبع دہلی ۱۲۶۶ھ

اسی مکتوب میں ان کے صاحب زادے قلع علی خاں کو "سیم" کہا گیا ہے۔ چنانچہ وہ سال جس کی ۱۴ جمادی الاولیٰ کو چہار شنبہ تھا ۱۱۷۶ھ ہوگا، یعنی نواب موصوف کا انتقال ۱۱۷۶ھ کی ۱۳ ربیع الآخر کو ہوا ہوگا۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ مکتوب ۱۱۷۶ھ میں محمد میر جیو (الموتی ۱۱۷۶ھ) اور نواب ارشاد خان (الموتی ۱۱۷۶ھ) کا سلام لکھا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ۱۱۷۵ھ سے پہلے کا ہوگا۔

اب دوسری طرف آئیے۔ ملا نسیم کے نام حضرت مظہر کے آخری تین مکتوبات (مکتوب ۷، ۸، ۹) میں ملا رحم داد کا ذکر ہے۔ اور فارسی مکتوبات نمبر ۸۱ سے نمبر ۹۸ تک جو ایک ہی سلسلے کے اہم تاریخی واقعات سے متعلق ہیں ان میں سے مکتوب نمبر ۸۸۔ سیم ربیع الاول کا لکھا ہوا ہے۔ اس یہ بھی ہے کہ کل (یعنی ۱۹ ربیع الاول) ملا رحم داد کی شہادت ہوئی۔ اور مکتوب نمبر ۸۷ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کا ذکر ہے اور یہ کہ اس وقت ملا رحم داد خان ہالسی اور عساکر کی طرف ہے۔ پھر مکتوب نمبر ۸۶ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کی تاریخ پنج شنبہ ۲۳ محرم دی گئی ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ، جس کی

۱۷ فارسی مکتوبات نمبر ۲۵ میں ابوالقاسم خان ابن محمد الدولہ عبدالاحد خان کے انتقال کی تاریخ ۱۱ مارچ ۱۷۶۶ء دی گئی ہے۔ لیکن وہ ۱۳ تاریخ ہوگی یعنی پنج شنبہ ۲۳ محرم ۱۱۹۰ھ۔ اس سال کی مزید تصدیق مکتوب نمبر ۹۲ سے ہو جاتی ہے جس میں لکھا ہے کہ جیب الدولہ (الموتی ۱۰ رجب ۱۱۸۸ھ) کارٹا پٹا ضابطہ خان نے نواب مختار پاشا اور ابوالقاسم خان کے لیے فاتحہ پڑھی اور یہ کہ آج چہار شنبہ ۱۷ ربیع الآخر ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ۔

۲۳ محرم کو بیخِ شنبہ تھا۔ اسی سال گویا ملا رحم داد بھی شہید ہوا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت منظرؒ کے یہ تین مکتوبات (۱، ۲، ۳) بنام ملا نسیم جن میں ملا رحم داد سے ملنے کا ذکر ہے، یقیناً ۱۱۹۰ھ سے پہلے کے ہوں گے اور ابتدائی دو مکتوبات (یعنی مجموعہ ہلکا کے مکتوبات ۱، ۲، ۳) ۱۱۷۵ھ سے بھی پہلے کے ہوں گے، یعنی یہ کہ یہ سب مکتوبات وقتاً فوقتاً پہنچے ہوں گے اور کسی ایک ہی زمانے سے ان سب کا تعلق نہیں۔

اب ذیل میں حضرت منظرؒ کے وہ سات مکتوبات بنام ملا نسیم پیش کیے جاتے ہیں [

۲

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان فرزند سعادت عبدنا مولوی محمد نسیم جو سلمہ الرحمن مطالعہ نمایند کہ فقیر تا روز تحریر کہ ہفتم رجب سنہ ۱۲۰۰ در محروسہ دہلی معہ توالج بعافیت ست، و ضعف و پیری روز افزوں است، و از روزیکہ آن برادر از ما رخصت شدہ دو قطعہ خط تا امروز ہمارسیدہ است، یکی از پانی پت و دویم از جموں [رسید] رسیدن ایشان بوطن نیست۔ امید قوی است کہ بعافیت رسیدہ باشند، باید کہ از احوال خویش اطلاعی بدہند کہ خاطر جمع گردد۔ و برای علوم دینی و تعلیم طریقہ و اتباع سنت و اعراض از دنیا و اقبال بآنرہ بکوشند و حامل رقیمہ محمد بشیر خان

را که از یاران حلقه است و هنوز از دایره امکان بر نیامده، توجه
میداده باشند و برادر خود سلام رسانند و از اندرون دعاء و
از یاران حلقه سلامها برسد.

۳

بعد حمد و صلوة و سلام از فقیر جان جانان، فرزند عزیز از
جان اخوندزاده محمد نسیم او صله الله الیکم الی مقام عظیم، مطالعه نمایند که
فقیر در محرومته شاهجهان آباد مع یاران حلقه و مردم محل تا آخر شهر حجب
بعافیت است. الحمد لله علی توالمه و الصلوة علی رسوله محمد و صحبه و
آله. و اشتیاق دیدن آن فرزند بسیار است و اخوان طریقه همه
یاری کنند. اگر از کتخدای خواهران فارغ شده باشند و والده
شمار ذمت بدید قصد این طرف بکنند و بعضی مقامات عالی
که بشارت آنها نیافته اند، بگیرند. و اگر در مراجعت توقف
باشد، باید که در تعلیم ذکر طریقه در رخ و تقافل نه نمایند. مردم
را مشغول سازند که این طاعت متعدی است الی الخیر. و هیچ عمل
به ازین نیست که دل مرده را بیدار الی زنده سازند و به شغل علم
ظاهر نیز مقید باشند و از مردم محل و از میان پیر علی و از یاران
حلقه نام بنام سلام خوانند. از میان محمد میر جیو و میان محمد مراد
جیو و نواب ارشادخان و برادران و اولادشان سلام برسد.

۴

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان، فضائل پناه، کلمات

دستگاه، اخوندزاده ملاً محمد نسیم جو معلوم نمایند که تا او افرماه شعبان
 فقیر ح توابع در محروسه دہلی بعافیت است۔ باعث تحریر آنست
 کہ سید علی شاہ از فقیر ذکر طریقہ عالیہ گرفتہ روزی چند در حلقہ
 نشستند۔ بنا بر فرود تے قصد وطن کردہ اند۔ خدا برساند۔
 بعد رسیدن آنجا اگر از شما التماس توجہ بکنند در ریج نہ نمایند کہ خدمت
 سادات سعادت است، و مقید بہ اتباع سنت و تعلیم طریقہ
 باشند و بموسلان خود سلام برسانند۔ و از یاران حلقہ سلام
 و از اندرون دعا خوانند۔

لطیفہ قلب این سید از قالب بر نیامدہ است۔

۵

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان، فرزند عزیزتر از جان ملاً
 نسیم سلمہ الرحمان مطالعہ نمایند کہ فقیر تا اوائل ماہ ذی قعدہ در بلوہ
 دہلی بعافیت است و از مدتی احوال آن برخوردار معلوم نیست۔
 خاطر متعلق است۔ باید کہ احوال خودی نوشته باشند، و اگر والدہ
 رخصت دیدہ بیایند و درین آخر عمر فقیر را بہ بینند و کسب مقامات
 باقی بکنند و اشتیاق در تحریر نمی آید و السلام علیکم از اندرون دعا
 و از میان پیر علی سلام و از یاران طریقہ چہ ہندوستانی و چہ روہیلہ سلا
 خوانند۔

و یاران سنہیل و امر و ہر و یسوی و آنولہ بخیر اند و مشتاق
 اند و سلام ہی رسانند۔

بعد حمد و صلوة و سلام از فقیر جان جانان، فرزند بر خوردار
 ملا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمن مطالعہ فرمایند کہ فقیر تا روز تحریر کہ ہندم
 شوال است در محروسہ شاہجہاں آباد مع علائق و توابع بعاقبت است
 و یاران حلقہ جا بجا و شہر بہ شہر نخراند و مشتاق شما ہستند و انتظار
 شما کشند۔ اگر از کار خیر خواہران خود فارغ شدہ باشید، بیائید
 و درین آخر عمر ما را بہ بینید۔ ضعف پیری بر ما بسیار غلبہ کردہ است
 اما ہنوز ہر روز پنجاہ کس را کم و زیادہ توجہی دہیم و دو سال کامل
 گذشتہ کہ شمارفتہ اید درین مدت یک خط شما رسیدہ است و درین
 ایام کہ برائے تہنید کفنار سکہ لہنجر نجیب خان قریب دہلی رسیدہ،
 ملا رحم داد برائے ملاقات فقیر آمدہ بود، خبر خیریت شما رسانید و
 گفت کہ اکرم از وطن آمدہ و خط بنام فقیر آورد۔ ظاہراً ان خط کم شد
 فقیر نہ رسید۔ افسوس بعثت کہ والدہ شما وفات یافت۔ خدا
 و را بیامرزاد۔ و کار خیر ہمہ دو ہمیشہ شما در پیش است۔ بعد وراغ
 زان قصد شاہجہاں آباد دارید۔ خدا تعالیٰ بیارد۔ و مردم خانہ ما
 سیار شما را یاد می کنند و دعا گفتہ اند و میان پیر علی سلامی رساند
 یک نکاح دیگر کردہ اند۔ از منکوچہ اول دو پسر (وازن) منکوچہ
 دوم یک دختر متولد شدہ و صاحبان سنبھل ہمہ سلام گفتہ اند و ہمہ
 شتاق اند و بہ تقریب رمضان، یاران قدیم اکثر در حلقہ مجتمع
 ہست، ہمہ سلامی رسانند۔ حامل رقیمہ نجابت روہیلہ از یاران طلوع
 است۔ اگر طلب کند او را توجہی دادہ باشند۔ والسلام۔

فارسی مکتوبات بطورہ بھیجی میں سے مکتوب نمبر ۱۶ میں نجیب خان ان کے بھائی
 فضل خان اور ملا رحم داد خان کا ذکر ایک ہی جگہ ملتا ہے۔
 فارسی مکتوبات بطورہ بھیجی کے نمبر ۲۶ میں بھی پیر علی کی دوری بیوی اور دختر
 ذکر ہے۔

معلوم نیست درین مدرسه چه قدر مردم را داخل طریقه کرده
اید و از کتابهای تحصیلیه چند نسخه خوانده اید. احوال خود را مفصل
بنویسید.

۷

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان، فرزند بر خوردار ملامحمد نسیم
جیو مطالعه نمایند که فقیر تا روز تحریر که غره ذی قعد است، در بلده دلی
مع توابع بعافیت است و مدتی است از احوال شما خبر نداریم.
درین ایام ملامحمد داد جیو برای ملاقات آمده بودند، می گفتند
که شخصی از وطن آمده و خط ملامحمد نسیم بنام فقیر آورده، اما آن
خط بفقیر نرسید. ظاهراً گم شد و زبانی آن شخص معلوم شد که
والده شما رحلت نمود. خدا مغفرت کند و از کار خیر خواهران فایز
شده قصد ملاقات فقیر دارید. خدا راست آورد که فقیر و یاران طریقه
همه مشتاق اند و درین روزها نجابت نام جوانی روپسند از یاران طریقه
رخصت وطن گرفته، رفته است. بدست او هم خط نوشته و ستاد
ایم. خدا برساند. از مردم اندرون دعا و از میان پیر علی و یاران
حلقه سلامها خوانند. میان پیر علی نکاح دیگر کرده است. از منکوحه
اول دو پسر دارد و از منکوحه دویم یک دختر پیدا شده و مردم اندرون
همیشه بیماری باشند و فقیر هر سال یک بار به بلده سنجهلی رود.
یاران آنجا شمارا بسیار یاد می کنند. و ضعف پیری و امراض متعدد
بر فقیر غلبه کرده است و عمر از هفتاد تجاوز نموده. دعا کنید که خانم
بخیر بود. والسلام.

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان، فرزند ملا محمد نسیم سلمه الله الکریم معلوم نمایند که فقیر تا اوایل ماه شوال در عروسه پانی پت بعافیت است و متعلقان فقیر از دہلی درین جا آمده اند و عہد موافقت بسته اند و فقیر بر ضاعے ایشان قصد دہلی کرده است۔ بعد دو ماه یا ایشان را بہ دہلی خواہم طلبید یا خود مراجعت بہ پانی پت خواہم کرد و از دعا خیر دوستان غافل نیستم، خاطر جمع دارندہ بر عسکب شریعت و شغل طریقت بہ استقامت باشند و بے ملاقات فقیر بہ وطن نہ روند و خط شما برسید و مطالب معلوم گردید، بر جا باشند با خدا باشند۔ از اندو دعا خوانند۔ از برادران دہلی و بیاران حلقہ سلام برسند۔ بہ ملا رحم داد خان جیو سلام برسانند۔ دو سہ بار ملاقات با ما کرده اند، حقے دارند و ما خود با ایشان کار نداریم۔

مکتوب حضرت منظر بنام میر عبدالمادی

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان میر عبدالمادی صاحب مطالعہ نمایند کہ خط رسید و مقدمات مرقومہ بوضوح انجامید۔ سبب تاخیر در جواب آن بود کہ نواب سید قاسم خان را ہنگامہ ہا پیش آمد چون بر عایت خاطر سرداران این حدود فیض عزیمت سفر نموده و نگاہ داشت سپاہ مطلقاً موقوف داشتہ در مکان مہرود خود آمدہ نشستند۔ و آدم موافق قاعدہ

کہ آخر پرمایہ برای جگرگی خانہ روانہ دہلی می شود ، فردا روانہ خواہد شد الفاف
تحریر افتاد۔

صاحب من فقیر خدمت بندگان خدا خصوصاً سادات و آشنا
سعادت می داند و این معنی مخفی نیست ، اما با تقدیر چاره نہ فقیر
خود یزین امور قادر است۔ مگر بہ حرکت زبانی فقیر حاضر م۔ اما گوش
آشنایان ہندوستانی از امراء و سلاطین رفتند۔ این سرداران کہ در عہد
آمدہ اند آشنا نیستند و اگر آشنا شوند بہت ندارند و نواب قاسم خان
ہمیتے دارد لیکن آشنائی فقیر با او زیادہ بر یک دو ملاقات نیست۔
مہذا اورا با من در دین رجوعی نہ کہ او شیعی است و من سنی پس
اعتقاد خود معلوم و در مقدمات دنیا ظاہر است کہ من بچہ کار اوی آیم
پس چہ احتمال است کہ از برای خاطر فقیر درین افلاس و فلاکت رعایت
صد ہا مردم خواہد کرد۔ مرا برا و کدام حق است کہ برا اعتماد آن اورا تکلیف
کم و اینکہ با وجود شہرت افلاس بلخ پا برای نگاہ داشت سپاہ بر
آورده۔ انصافی باید کہ برای مصلحت وقت ہر کسے در کار خودی
و تلاش از ہر جا کہ می تواند چیزے بہم میرساند۔ برای خدا رعایت کردن
در مذہب دنیا داران اینقدر ضرور نیست کہ خواہ و ناخواہ زری از
جای بدست آورده بآید داد۔ و فقیر از استطاعت و افلاس آن
مرد چہ خبر دارد۔ مرا با او اختلاطے نیست۔ یکچند بار خطوط مشتمل بر دوستی
بمن نوشته است و بس۔ حساب خانہ خود بفقیر نداده است۔ بے سامانی او
مشہور است کہ سرمایہ او بعبارت رفتہ۔ ہمہ کس می دانند۔ من ہم اورا مفلس
می دانم و ربط قوی در میان نیست کہ با وجود مفلسی تکلیف باید کرد۔ و
اورا چہ ضرور است کہ گفتہ مرا البتہ قبول نماید۔ اندکے شعور در کار است
صاحبانرا خدا شعوری بدہد و فقیر با وجود قدرت نجل نیست خدای داند۔

صاحبان گمان دارند که تغافل می‌کنم لعنت بر کسی که چنین کرد و تغافل نماید.

یا فقیر سبب آشنائی نواب مذکور منشی مشتاق را بود آمد بر هم زده به بریلی رفت. حالا رسم تحریر هم نمانده. اگر رفتن فقیر تا اتوله اتفاق می‌افتد و آن بزرگ یعنی نواب قاسم خان برای دیدن فقیر از انترچه می‌آید تقریب شهادت در میان می‌آرم و هر قدر زبان یاری خواهد داد، خواهیم گفت. اگر تقدیر مساعدت نمود و آن بزرگ اقبال کرد به شامی نویسیم، احتمال دارد که نقش مراد بنشیند و تقویت مبلغی از او گرفتن متصور است، زیاده زیاده است.

به فصیح الله خان جیو و شیخ مراد الدین جیو سلام برسانید. حقیقت نگاهداشت او این است که سرداران روسیه اجازه فرایم آوردن سپاه، آن بزرگ را داده بودند. چون مرد خوش سمیت است و علوفه بیش قرار دستخط می‌کند و سرداران این حدود بسیار کم می‌دهند، جماعه داران همه نوکری با گذاشته رفیق او شدند. سرداران ازین معنی در اندیشه فرو رفته آن بزرگ را از نگاهداشت مانع آمدند. ناچار با بریلی رفته بازگشت و در محل سابق آمد و نشست.

مشکل دیگر است که اگر با نواب قاسم خان برای مصلحت سپارش اختلاط بکنم و خلاف وضع خود که با دنیا داران آمیزش نمی‌نمایم، گوارا کنم، افغانه مرا بدنام به رفض و تشیع می‌کنند و دشمنی شوند. کار را به لطافت باید گرفت اگر مقدراست می‌شود. و فقیر مخلص احباب است، سئالی یا - شاکر.

مکتوب حضرت منظر بنام شیخ صاحب

۱۰

بعد حمد و صلوة از فقیر جان جانان برادر گرامی قدر عزیز از
 جان شیخ صاحب مطالعه نمایند که تا امروز که هفتم جمادی الاولی است
 فقیر در بده سنبل مع دوستان اینجا بعافیت است و ثواب ارشاد
 خان صاحب برائے رفاقت محب اللہ خان صاحب پسر دوند خان
 رفتہ اند کہ ہمراہ نیز با زیارت حضرت شاہ مدار قدس سرہ رفتہ است
 و برائے خدمت کسے نیست۔ محمد راد رفتند و محمد الوری آمدہ بود۔ او
 ہم رفت و روہیلہ ہا شعور ندارند۔ سخت تنہائی است برائے پرداخت
 اہل طریقہ درین ماہ خود ہستم۔ تا آخر ماہ ثواب مذکور ہم خواہند آمد
 و آدم فقیر تا سلخ این ماہ موافق قاعدہ برائے خبر گیری خانہ
 خواہد رسید۔ در ماہ آئندہ بعد مراجعت قاصد این طرف قصد
 دہلی خواہم نمود۔ و اگر مانع پیش آمد، او آخر ماہ آئندہ می رسم۔
 چون رنج سفر کشیدہ ام و پرداخت بواطن طالبان منظور است،
 چند روز یا مزہ یا بلے مزہ باید بود و امروز کنار دیگر بہ مع خطوط
 رسیدند و پیاری صاحبزادی امانت نگاہ داشتہ ایم۔ معلوم شد کہ
 ایشان ارادہ این طرف کردہ بودند، مانع پیش آمد کہ نیامدند۔
 زبانی کنار این است، داخل خط نبود۔ ظاہر اخط در حالت تشویش نوشتہ
 اند کہ جواب اکثر مطالب نداشت۔ چنانچہ احوال پیر علی و برزادہ کہ خیرا اورا
 ازان خانہ برآرد کہ پدرش منتظر است، ہیج معلوم نہ شد و بعض امور تفصیل

کے از اصحاب حضرت منظر بنام شیخ صاحب پسر دوند خان
 محمد الوری برادر زادہ میر محمد حسین

می تو است مجمل مرقوم بود بهر حال بعد انتظار دوازده روز خاطر جمع نه شد
 و از صحت مزاج و بهواری مردم محل ممنون شدیم، انشاء الله تعالی
 عوض این آدمیت آدمیتها توایم نمود. شکر بجا آوردیم. امروز آدم
 سرکار نواب روانه می شد. حرفی چند تحریر شد. متعاقب جواب خطوط
 خواهد رسید.

عزیزان سنهیل به میان غلام مصطفی صاحب مع رفقا سلام
 رسانند. و در خدمت قاضی صاحب خصوصاً برادر ایشان سلام و شکر
 بدوستان مسلمان و هندو و غیره همه عبدالمادی صاحب سلام برسد.
 جواب خط ایشان بعد چند روز خواهد رسید که مطلبی دارد با ایشان
 بگویند. حساب معلوم شد. دیگر معلوم یاد که مولوی شاد الله صاحب
 از پانی پت نوشته اند که سه چهار بیگه زمین خوب در معرض بیع است، اگر
 منظور باشد مبلغ باید فرستاد و برای طیاری چاه پنجاه روپیه طلبیده
 اند که زراعت ربیع بچاه خواهد شد. این معنی را بر مردم محل ظاهر نمود
 جواب گرفته به میرکام مقصدی عنایت خان جیو که در حویلی برون ترکان
 دروازه می باشد، خط از طرف اندرون نوشته بدهند که به پانی پت برسانند
 و اگر اندرون مبلغ خواهد بحد حساب پنج روپیه در ماه پیشگی که شصت
 روپیه در وجه تمام سال می شود ایشان یکجا بگیرند، از هر در ماه پنج روپیه
 وضع می کنیم و پانزده می دهیم. چنانچه ماه جمادی الثانی از ما است و از
 غره رجب حساب سال نو خواهد شد. پس شصت روپیه با ایشان باید داد
 سنی روپیه بابت خواجه کامیاب که پیش شما امانت است و سنی روپیه
 که حالا از میا لصاب گرفته اید و از خط شما معلوم شد که یازده روپیه برای
 سامان سفر پیرزادی قرض از شما گرفته اند آنرا وضع کرده چهل و نه روپیه
 بدهند همین قدر برای چاه که ضروری است کفایت می کند. اگر قطع زمین

را تین چوبیس منظر خواہد بود از زبور خود فروختہ ہندوی خواہد نمود۔
 و اگر در دادن مبلغ و عہ چاہ و خرید زمین تعافل نمایند نام مبلغ
 نباید گرفت و از پیش فریباید داشت۔ بعد رسیدن فقیر آنچه مناسب
 خواہد بود بعمل خواہد آمد۔ و یک تھان سوی سرخ و سعید مراد آباد
 دہ در عہ چہار پا جامہ دار بدشت عامل رقیمہ مرسل شدہ اورائیش
 اندرون است باید رسانید و اگر فرمائیشے دیگر بکنند باید نوشتہ کہ
 ہمراہ آوردہ شود یا فرستادہ شود و خدا کند کہ ماہ الجبن با مزاج
 ایشان راست آید درین تقدیر دوا در لیج نباید کرد و در دل جوی
 و احتیاط تاکید فضل است۔ چون پیر علی دعای نہ نوشتہ از ما
 ہم اورا بیچ نگویند۔

تدبیر مبلغ خواجہ کامیاب کردہ خواہد شد و در سلخ این ماہ
 از میا لصاب سی روپیہ گرفتہ یا نزدہ روپیہ بہ مردم محل دہ روپیہ
 کرایہ جوی و در ماہ بہ ہنود دربان و راوی پیرزادہ خواہد داد بیچ روپیہ
 باقی خواہد ماند۔

چون مقدمہ چاہ فروری بود و مولوی بتاکید نوشتہ اند اطلاع
 بہ مردم محل دادن فروری است کہ ملک ضائع نہ شود و بنا چاری مبلغ
 دادن نیز فرور۔ اما بے سماجت نباید داد۔ بہ پیرزادی صاحب سلام
 و مردم اندرون خود دعا۔

۱۔ یہ مکتوب قیاساً شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ عبدالرحمن کے نام معلوم
 ہوتا ہے۔ حضرت مظهر کے گھریلو کاموں سے متعلق ذمہ داری شیخ محمد
 مراد کے سپرد تھی جیسا کہ مقامات میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ ان کے
 بھائی شیخ عبدالرحمن علی ہاتھ پاتے ہوں۔ اس مکتوب میں بیشتر خانگی معاملات
 مذکور ہیں۔

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ بنام حضرت منظرؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام حضرت منظرؒ کے سات
مکتوبات کلمات طیبات میں، اور ۱۲۹ مکتوبات محرم عبد الرزاق
قریشی کے مرتبہ مجموعے میں شامل ہیں۔ لیکن اب تک خود قاضی
صاحبؒ کا طرز کردہ کوئی مکتوب بنام حضرت منظرؒ سامنے نہیں
آیا تھا۔ کلمات طیبات میں ہی جس میں قاضی صاحبؒ کے
آٹھ مکتوبات درج ہیں حضرت منظرؒ کے نام کوئی مکتوب نہیں۔
خوشی قسمتی سے قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام
حضرت منظرؒ خانقاہ لور محل میں محفوظ ہیں جو یہاں پیش
کیے جاتے ہیں۔

ان مکتوبات میں ایک قاضی قاضی کا تسلسل کے ساتھ
درج جس سے مکتوبات کی ترتیب اور تاریخی تعیین میں مدد ملتی ہے
ہماری رائے میں یہ پانچ مکتوبات ۱۱۷۷ھ یا اس کے بعد
کے ہیں۔

پہلا مکتوب اوسط رجب کا ہے اور پانی پتی سے دہلی
حضرت منظرؒ کے نام بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال مرزا صاحبؒ اوائل جمادی الاول میں سہیل
پنچ تھے اور دہلی والی اوائل رجب میں سونی تھے۔ گروہ
کہ پیلہ ہی آگے دیکھتے کیونکہ حضرت منظرؒ کے مکتوب ع
(مجموعہ عبد الرزاق قریشی) کی تاریخ پورے ۲۵ جمادی الاول
ہے اور مقام عزیر دہلی۔ اس مکتوب میں حضرت منظرؒ لکھتے ہیں :

"برائے خرید چار بیگہ زمین مہبود کہ چیل و تیار رو میں علیہ
 لودنہ ... اس معاملے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب میں ہے
 جس میں چار بیگہ زمین کے لیے گیارہ روپیہ فی بیگہ کے حساب سے
 ۴۴ روپیہ طلب کیے گئے ہیں۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ
 کے تذکرہ مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "انگریزوں نے ازرا شہر سکھا
 بسیار است" نیز اس کے بعد کے مکتوب ۱۲ میں
 بھی جو بارہ شعبان کا ہے، یہ ہے کہ "واحد ال خیب اللہ
 باسکھان و محفوظ ماندن پانی پست از دست کاخراں محل شکر
 است۔ یہ واقعہ شعبان ۱۱۷۷ھ مطابق زوری
 ۱۷۶۴ء کا ہے۔ اسی سے قاضی صاحب کے مکتوب کا
 سنہ تحریر بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب کے دیگر چار مکتوبات (۲ تا ۵)
 میں لیس کے ساتھ ایک قصے کا ذکر ہے اور یہ مکتوب
 بھی ۱۱۷۷ھ ہی کے ہیں۔ مکتوب ۳ میں ہے کہ
 "بروایات شکر و کج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی
 اصمال با بن طرف می آید بر تنبہ سکھان مہرہ است
 و سکھان گر خجہ رشترہ ازین جہت اطمینان ہم رسوہ
 یہ صورت ۱۱۷۷ھ ہی میں پیش آئی تھی۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۳ میں علی رضا خان کا
 ذکر ہے کہ "نور چشم علی رضا خان داخل طریقہ علیہ شدہ
 بسیار دل فرشتہ شدہ بحدت بعد مسافت از علوم اتفاق
 نورہ مشرہ اور حضور می رسد چند روز ہمیں نیت در شہر آباد
 خواہد ماند شفق کال بحال مشار الیہ سہول شود"

گویا یہ مکتوب علی رضا خان کے وہی جانے کے وقت لکھا گیا ہے۔
 ۱۱۷۷ھ ہی میں علی رضا خان کا ذکر حضرت نظر سہیل کے
 مکتوب ۹ (عمر عبد الرزاق قریشی) میں یوں موجود ہے
 ”برخوردارین علی رضا خان بر قوسیہ کہ مخفی نیست بہ
 پانی پت می رسند۔ چون طغی را از غیر گرفتہ اند و ذکر
 لطائف خصہ جاری شدہ و فی و اثبات ہم شروع کردہ
 اند در حلقہ شہاد داخل فرمائند شدہ۔۔۔ نیز حضرت نظر
 کے ایسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ ”بمیان سخن خان جو قریب
 لیسر موافق سنت برسانند“ سخن خان کے لیسر کے بارے
 جانے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۱۱ میں آیا ہے۔
 قاضی صاحب کے مکتوب ۱۱ میں ہے کہ ”در شکر افضل
 کے اشعار غلام نیست اندا بجناب عالی معروض می دارم
 چون پیش امام افضل الدولہ در جناب عالی داخل طریق
 است و بعضی رسالہ داران ہم بندگی دارند امیدوار
 است کہ مشقہ خاصہ بنام پیش امام و آشنا بیان را لہران
 مرحمت شود۔۔۔ نیز مکتوب ۱۱ میں بھی ہے کہ ”اگر
 بہ کے از سرداران لشکر یا از رفقاء افضل الدولہ
 رقعہ سفارشی غلام نوشتن مناسب باشد وقت خود
 قاضی صاحب کے ان دونوں مکتوبات (۱۱) (۱۲)
 کے جواب میں فوت نظر سہیل مکتوب ۱۹ (عمر
 قریشی) ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے جواب میں حضرت
 نظر سہیل نے محمد حسن خان فائزادہ اور رحیم خان فائزادہ
 کو سفارشی رقعہ لکھنے کی خبر کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ

”پیش امام افضل فان با فیر و بطرفه نذارد“ اور ہی
 مکتوب میں قاضی صاحب کو یہ سرزنش بھی کی گئی کہ ”برادرم
 عجب کاہلہ است کہ ہر واحد از مردم بانی بیت لرز شکایت شما
 می آید۔ معلوم نیست چه عمل از شما واقع می شود۔ اگر راستی و
 دیانت شما باعث آزار مردم است از آن راستی بگذرید و
 خود را فضیحت نکنید۔“ حضرت کی اس سرزنش کے
 جواب میں قاضی صاحب نے مکتوب عہ میں اپنی صفائی یوں
 پیش کی ہے۔ ”ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم بانی بیت
 لرز شکایت شما می آید۔ خداوند نعمت! بیان عبد الجلیل
 و محمد شعیب ارثاً از غلام عباد و عداوت قرار نہ۔۔۔“
 اب ذیل میں قاضی صاحب کے وہ پانچ مکتوبات
 پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی فِرْخَلَقِهِ
 مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ۔ عَرْضُهُ كَثْرَتِیْنَ غُلَامَانِ مَحْمُودِیْنِ اللّٰهُ یُوقِفُ عَرْشَ
 عِی رَسَاوِدِ اَحْوَالِ غُلَامِ مَسْتُوْبِ حَمْدِ اللّٰهِ وَشَكَرِ تَوْجِهَاتِ قِبَلِهٖ كَا بَیْتِ
 اِدَامِ اللّٰهِ بَرَكَاتِهِ وَصَحَّتْ ذَاتِ اَقْدَسِیْنَ مَقْدَسِیْنَ مَدَامِ مَطْلُوْبِیْ، مَدَنَسْتِ
 كِهْ غُلَامِ و دِیْگَرِ دَسْتَانِ یَانِیْ بَیْتِ دَرِ اَنْتِظَارِ قَدُومِ مِیْمَنَتِ لَزُومِ چِشْمِ بَرَاهِ دَا شَمَنَدِ
 كِهْ اَنْفَاقِ تَشْرِیْفِ فِرُودِنِ اَنْجَابِ بَحَابِ سَمْعِلِ شَدِ۔ نَوَازِشِ نَامِهٖ عَالِی
 مَرْقُومِ اَوَّالِ جَمَادِیِ الْاَوَّلِ اَزِ سَمْعِلِ نَزْوَلِ اَجْلَالِ فِرْمُودِ۔ دَرِ اَنْ اَرْشَادِ

شده بود که اوائل رجب به شام بجهان آباد خواهیم رسید و اول شعبان
 قدم میمنت لزوم به پانی پت خواهد شد۔ حالاً در آن می گردد۔ او
 رجب رسید۔ البتہ جناب عالی در شام بجهان آباد تشریف آورده باشد
 او آخر شعبان ہم می رسد۔ امیدوار است کہ آخر شعبان البتہ تشریف
 باید آورد و ماه رمضان دریانی پت باید گذرانید و اگر بر تقدیر
 تشریف آوردن آنحضرت به پانی پت نتواند شد، ارشاد شود کہ غلام خود عزیمت
 حضور نماید و آخر شعبان در بزرگی رسیده رمضان ہما نجا کند۔ در موسم ہر ما
 از کار ہائے اینجا فرصت دست می دید و باز فصل ربیع خواهد رسید۔
 و بعد از آن برسات ایام حرج است۔ درین ایام سفر آسان است۔
 اگر تشریف آوردن حضرت نخواہد شد، غلام خواهد رسید۔ لیکن اولی ہمین
 است کہ جناب عالی تشریف آرند کہ اکثر مردم پانی پت نشد دیدار اند
 چہار بیگہ زمین در شغفہ والدہ مرشدہ فروخت می شود۔ خریدن
 آن ضرور است و تیار کردن چاہ ضرور است۔ دو سہ بیگہ زمین جاے دیگر
 فروخت می شود۔ این معنی را غلام بخدمت والدہ مرشدہ معروض داشته
 و صد روپیہ از والدہ مرشدہ طلب داشته، مفصل حجہ از عرضی علیہ
 کہ بخدمت آن مشغفہ نوشتہ واضح رائے عالی خواهد شد۔ ارشاد
 شدہ بود کہ اگر قطعہ کلان مقدار نسبت می بیگہ در معرض بیع باشد
 معروض دارد۔ خداوند من! شائبزہ بیگہ زمین درین ایام معروض
 شرا است، ازین قطعہ بوالدہ مرشدہ اطلاع نوشتہ ام۔ اگر بجا
 مبارک بگردد خرید فرمایند فی بیگہ یازدہ روپیہ می گویند، باید دید بیست
 بیگہ زمین دیگر ہم شاید فروخت شود۔ بالفعل شائبزہ بیگہ فروخت
 می شود۔

ہر ام بخش فدوی خاکپاے جناب فیض مآب حضرت پیرو مرشد

برحق عرشد قدوسی رساند

۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی فی خلقه
 محمد و آله اجمعین - عرضی مکررین غلامان جناب محمد شاد الله بموقف عرضی
 می رساند - احوال غلام مستوجب حمد الهی و شکر تو جهات حضرت قبله گاهیه است
 ادام الله تعالی برکاته و صحت و سلامتی ذات قدوسی صفات مرام مطلق
 مدت است که چشم انتظار بر راه است و خاک پای پت را بقدم میمنت لزوم
 رشک ارم باید فرمود -

نور چشم علی رضا خان داخل طریق علی شده اند بسیار دل خوش
 شده بجهت بعد مسافت از غلام اتفاق نه شده در حضور می رسد - چند روز
 بهین نیت در شاه جهان آباد خواهد ماند - شفقت کمال بحال مشارالیه
 مبذول شود - سید عبدالعلی پسر مولوی محمد یونس نواز مش نام
 عالی آورده بود - در آن نواز مش نامه مندرج بود که مای دانستم که
 موضع هرتاری به شما تعلق ندارد ، حالا معلوم شد که تعلق دارد پس
 رعایت سید مذکور ضرور - قبله من اعلام موضع مذکور را گذاشته
 کرده است ، لیکن تا اداای قرض قدری دخل می کنم ، انشاء الله تعالی
 عنقریب اداای قرض می شود ، باز هرگز دخل منظور نیست - یا فعل
 کار آنجا به مولوی محمد رضا تعلق دارد و شخصی متولی شده از
 شاه جهان آباد هم آمده است - باید دید ، کدام قرار باید ، لیکن
 حسب الارشاد غلام بمقدور در رعایت سید عبدالعلی در لایح خواهد

که علی رضا خان ابن عزت الله ابن اسحق

کرد -

بجناب والده صاحبہ مرشدہ عرض قدم بوس رسد - یارانِ طریقه
سلامها مطالعه فرمایند - غلام زاده صبغۃ اللہ عرض قدم بوس دارد -

۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین والصلوة علی خیر خلقہ
محمد آلہ واصحابہ اجمعین - عرضہ کترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ ^{رضی}
عرض می رسانند - احوال غلام مستوجب حمد الہی و شکر توہبات حضرت قبلہ گاہ
ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ و صحتہ و سلامت ذات قدسی آیات مدام مطلوبہ
بروایات شکر و کج پوره معلوم شد کہ شاہ درانی امسال باین طرف
می آید بر تنبہ سکھان متوجہ است و سکھان گرنجیہ رفتند - ازین جهت
اطمینان بهم رسیدہ -

غلام مذکور است کہ موضع ہرتاری وا گذاشت کردہ سال گذ
بسبب خشکی بیج زراعت نبود و درین سال از ابتدا در خریف رحمت اللہ
نامی از طرف صدر و الصدور متولی موضع مذکور شدہ آمدہ - غلام
را در اینجا دخل نیست و چهار صد و چند روپے بابت سابق معرفت
غلام در حساب موضع مذکور قرض است - چنانچہ تمسک بہر خادمان
بدست غلام است - با این ہمہ چون عبد الجلیل یا غلام عدو
قلبی دارد رحمت اللہ مذکور و دیگر مردم را اور غلام نیدہ بہ شکر خیر اللہ
فرستادہ آنہا بے موجب در شکر نالشی غلام کردہ اینجا خود نالشی غلام
بفضل الہی مستمع نشد - حالاً رحمت اللہ و غزہ بہ شکر افضل اللہ ^{رضی}

سہ برادر بچیب الدولہ

رفته اند و کار پانی پت و غیره اکثر با فعل به افضل الدوله متعلق گشته
 لهذا غلام هم اراده ملاقات افضل الدوله دارد - چون در لشکر افضل
 کس آشناست غلام نیست لهذا بحضرت عالی معروض می دارد - چون
 پیش امام افضل الدوله در جناب عالی داخل طریق است و بجهت
 رساله داران هم بندی دارند، امیدوار است که ششقه خاص بنام
 پیش امام و آشنایان رسالداران مرحمت شود که شاء الله بجا توکل
 دارد، در امور مربوطه او امداد و اعانت لازم - جواب این عرضی
 زود مرحمت شود - نطق خان قضیه داشت از سه سال چنانچه
 آن خدایند هم در آن ماده به اعظم علی خان فرموده بودند در همان قضیه
 پسرش تلف شد، حالا غلام در انجام مرام نطق خان اسلوبی انداخته
 آن مقدمه هم بوجه افضل الدوله کرسی نشین می تواند شد - اگر غلام
 به لشکر افضل الدوله خواهد رفت، برای کار نطق خان هم سعی خواهد
 کرد - یک رقعہ برای سفارش نطق خان هم قلمی شود -
 فدوی خاکسار جناب فیض مآب بهرام بخش عرض قدم بوس
 می رساند -

کس آدم دیگر رونده شاه جهان آباد سبیل میسر نشد
 ناچار خواجه محمود را فرستاده شده، در مسجد جامع شب و روز
 خواهد ماند، هر گاه جواب عنایت خواهد شد، خواهد آورد - غلام محل
 عتاب به شود -

عرضی کترین غلامان محمد شاد اللہ بموقف عرضی رسانند۔ احوال غلام
 مستوجب حمد الہی و شکر توہیات حضرت قبلہ گاہینت ادا اللہ تعالیٰ
 برکاتہ، و صحت و سلامت ذات اقدس مقدس مطلوب۔ دو سال شدہ
 کہ غلام از موضع ہر تازی دست برداشته، سال گذشتہ چون بسبب
 خشک سالی بیج زراعت نبود موضع مذکور گویا در تصرف زمینداران
 نولہ (۹) بدستور قدیم بود بجهت عدم زراعت عمل جدید نمودار نہ شد۔
 بسبب مبلغ قرض کہ معرفت غلام در ان دیہ بود، غلام سوالی پالی پتہ
 با زمینداران نولہ و اندک مدخلتہ داشتہ و مقولہ آنجا
 بہ نیابت ^{تعمیرات} خالص صاحب مولوی محمد رضا بودند محض در خیال و الونہ بیج زراعت
 نبود کہ ایشان در ان دخل کند درین سال کہ زراعت خوب شدہ، رحمت اللہ
 نامی کشمیری از صدر الصدور مقولہ شدہ آمدہ، در ان تصرف نمود۔ حاصل
 کلام آنکہ غلام را در ان دیہ مطلقاً مدخلت نیست با این ہمہ عبد الجلیل
 کہ عداوت موروثی و نزاع قلبی دارد، لہ وجہ مردم را اغوا کردہ می خواہد
 کہ در شکر حق نہ تہمت و ناید کند و اصل عرض آن خواہد بود کہ چہار
 صد و چند روپیہ کہ بابت قرض است گلوگیر غلام شود۔ بہر حال درین عدا
 لوجہ باید فرمود۔ و اگر بہ کسی از سرداران شکر یا از رفقائے افضل
 رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد، رحمت گردد۔
 تاریخ بست و دویم رجب غلام زادہ بخانہ غلام پیدا شدہ
 نظر توجہ مبذول باد۔ بجناب حضرت والدہ مرشدہ عرض قدم بوسی
 می رسانند۔

سابقہ بست و دو بیگہ زمین سرکار در یکجا است و ہفت بیگہ تنزیق
 حالا متصل آن بست و دو بیگہ زمین ہفت بیگہ زمین در معرض بیع
 است سابقہ با بیع آن چہار بیگہ فروختنی گفت چہا پچہ معروفی داشتہ

بود۔ حالاً می گوید کہ ہفت بیگہ می فروشم۔ اگر این ہفت بیگہ زمین خرید
شود، قدر معتد بہ یکجا جمع گردد، و زمین متفرقہ بدست آمدن می تواند
شد و قطعاً کلان بدست آمدن مشکل است۔ حالاً می شود، باز نخواهد
شد۔ سوائے ارسال قیمت این زمین بخدمت آن متفقہ نوشتہ بودم
معلوم شد کہ درین وقت مبلغ میسر نمی شود، لہذا اعلام می خواہد کہ زمین
متفرقہ سرکاراً فروختہ، بعضی آن، این زمین خرید نمایند کہ یکجا قطعہ
کلان بدون فائدہ تمام دارد۔ زمین متفرقہ باز بہم تراہد رسید لیکن بدون
پرواگی بر فروخت زمین اقدام نہ کردہ۔ اگر ارشاد فرمایند ہفت بیگہ
زمین متفرقہ را فروختہ، این ہفت بیگہ خرید نمایم کہ ضرور است۔
زود جواب قلمی فرمایند این جا قرض بہم نمی رسد۔ والا بہ قرض
می خریدیم۔

۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیْرِ خَلْقِهِ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحَابِهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ عرض مکررین غلامان جناب محمد شاد اللہ بموقف
عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الی و شکر تو جہات حضرت
قبلہ گاہی ادا اللہ تعالیٰ برکاتہ، وصحہ، و سلامت ذات اقدس مقدس
مدام مطلوب۔ نوارش نامہ عالی بدست میان محمود مع مشقہ، خاص
بنام رحم خان خانزادہ شرف ورود فرمود۔ ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد
از مردم پانی پت لبریز شکایت شمای آید۔ خداوند نعمت با میان عبید اللیل
و محمد شعیب ارثاً از غلام عناد و عداوت دارند۔ برائے نافرشی ایشان
توصیرے کی بایند، و ہر غلام در نظر شان تمام گناہ است۔ و دیگر میان

سیف اللہ پیر شاہ عصمت اللہ اڑدہ سال از حضور قاضی مرحوم ناخوشی
دارند۔ حضرت میدانند کہ در معنی تقصیر غلام نیست۔ شیخ سیف اللہ اگر
قضیہ را بشیوہ دارند و ہر گاہ حرف خلاف مرضی ایشان گفتہ شود کہو
سراسر حق باشد ناخوشی می شوند و قاضی اگر مستدین باشد در حق
کلمہ الحق ناچار است و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
سوائے این چهار کس بفضل الہی مردم پانی پت از غلام شاگردان کے
شکایت ندارد۔ و تیکہ جناب عالی بہ پانی پت تشریف خواہند فرمود، انظار
صدق این امر خواہد کرد۔ اتفاقاً درین ایام محمد شعیب بہ تقریب شادی
بہ شاہجہان آباد رفتہ بود و قدرت اللہ پسر محمد شعیب مکر بہ شاہجہان آباد
رفتہ و شیخ سیف اللہ مدتی درین ایام بہ شاہجہان آباد ماندہ اغلب
کہ زبانی این بزرگان شکایت بہ سمع مبارک رسیدہ باشد۔ اگر این چنین
است پس قول اینہا در حق غلام پذیرانہ شود۔ و اگر سوائے این مردمان
کسے دیگر نالش در حضور نماید از نامش ارشاد شود کہ دفع نالش کردہ
مشغول یا عذر مسموع معذور دارد و قطع نظر از تفصیل مجمل آنست
کہ اگر بابت امر دنیوی شکایت کند بنا بر آئند العبد و مافی یدہ ملک
المولی چون جان و مال غلام مملوک حضرت است ارشاد فرمائید غلام
اورا راضی سازد و از حق خود ہم درگذرد۔ و اگر در حکم شریعت کسے از
غلام ناخوش شود دلیل ضعف ایمانی او است و غلام ناچار۔ قال اللہ
تعالی فَاذْرِبْکَ لَا یُؤْمِنُونَ حَتّٰی یُحْسِنُوْکَ فِیْمَا شِئْتُمْ مِنْہُمْ لَا یُجِدُوْا فِی
اَنْفُسِہُمْ فَرْجًا مَّا قَضٰیْتَ وَیَسْلُبُوْا تِلْکَیْمًا۔ و آئندہ ارشاد شدہ کہ بخاطر
داشتن لیہان لیہان دیگر را ناخوش نباید کرد خداوند من! غلام در مقام
شرعی بیچ کس را دخل نمی دہد و بر بیچ کس اعتماد ندارد۔ همان مردم بخاطر لیہان
کسے کہ با غلام دوستی دارد عیبش اورا محل طعن می سازند۔

عبد الجلیل و نظام الدین داماد سیف اللہ بن عداوت غلام حبیب
کس را جمع کرده در شکر افضل خان برائے فریاد ہر تاری بر پا کردہ ،
محمد نجیب از طرف غلام بہ شکر رفتہ ، رقعہ فاضل حضرت رحمہ خان

مکتوبات محمد احسان احمدی بنام حضرت منظر

[مقامات منظری میں محمد احسان احمدی کا ذکر یوں آیا ہے :
" از قدماء اہل ہند و اہل خلفاء حضرت ایقان از اولاد
حضرت حافظ محمد محسن در نسب بشیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہم
می رسند مقامات میں ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ
حرارت سوز و گرمی طبعی باطنی کے سبب سے ان کو موسم سرما میں
روٹی کے بارے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ شاہ درانی کے
ہنگامہ عمارت گری میں اپنے کوچے کے دروازے پر بہ بہت تنگ
بیٹھے پہرہ دیتے رہے بعض اہل ارات تک ہرگز کوئی دوا
نہ آیا۔ ملا رحیم داد (رحم داد) کے شکر کو جب شکست ہوئی
اور ملا رحیم داد نے شہادت پائی جس کے بعد کفار کا غلبہ ہوا تو
یہ اس موقع پر شکر ہی میں تھے۔

ان کے نام مرزا صاحب کے تین مکتوبات طبعات
میں ہیں، یعنی مکتوب ۱، ۲، ۳۔ مکتوبات مرزا منظر

رتبہ عبد الرزاق قرظی میں حضرت قطرب کے دو مکتوبات (۶۷
 ع۱) میں جو قاضی شاد اللہ پانی پتی کے نام میں، ضمناً ان کا
 بھی ذکر آیا ہے۔ مکتوب ع۶۷ میں جو غا باؤدہلی سے لکھا گیا ہے،
 ان کے نام معلوم ہے، دوسرے مکتوب (ع۶۸) میں یہ اطلاق ہے
 کہ محمد اصفان احمدی ایک ہفتے ہوا کہ رحیم داد کے شکر کرنا چاہتا ہے
 بیان محمد اصفان احمدی کے پانچ مکتوبات درج ہوئے
 ہیں جو سب سے حضرت قطرب کے نام ہیں۔ پہلا مکتوب
 (مکتوب ع۱۶) ۲ شعبان کو لکھا گیا ہے، اس میں فوری جنگ
 ہے کہ نواب صاحب (جنیب الدولہ) بیان سرحدوں کے فعال
 جنگ کے میدان میں ضمہ زن ہیں اور حافظہ جو (حافظہ
 خان) کی لاف سے احمد خان اور ملا حسن کنگ کے لیے پیچھے
 دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ نواب جنگ پانی پت کے
 زمانے کا ہے۔ دوسرا مکتوب (مکتوب ع۱۷) جو قبل
 کا یعنی ۱۱ رجب کا ہے، اس میں شاہ درانی کے نام
 پہنچے کا ذکر ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ شاہ کون
 اور مرہٹے جالوں سے صلح کر لیں گے پھر شاہ اور مرہٹوں
 مابین جنگ ہوگی۔ یہ تقریباً وہی صورت ہے جو پانی پت کی
 شہری جنگ میں پیش آئی۔ تیسرا مکتوب (مکتوب ع۱۸)
 ۲۳ رجب کا ہے اور اس میں بھی شاہ ددانی کے آگے
 بڑھنے کی افواہ کا ذکر ہے۔ چوتھے اور پانچویں مکتوب
 (ع۱۹، ع۲۰) میں شاہ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ان کے
 متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اسی زمانے کے ہیں، البتہ
 پانچویں مکتوب میں نواب ارشاد خان کا ذکر ہے اس لیے

یہ مکتوب نواب ارشاد خان کے سنہ وفات سے قبل کا ہے۔
اب عمداً احسان احمدی کے مکتوبات ذیل میں درج کیے
جاتے ہیں۔ [

۱۶

مخداوند خدا یگانہ مدظلہ العالی۔ محمداً احسان احمدی بعد از گذار
مراتبت بزرگی بجا آورده معروضی دارد۔ تا تحریر بست و نهم شهر ربیع الثانی
احوال غلام مع جمیع عثمان بعافیت است۔ واز اندرون مزاج بی بدھا
وقبله بعافیت است۔ باقی حقیقت از عرضی شیخ صاحب یہ اطلاع قاصد
داده شدہ۔ واضح رای عالی خواہد شد و غلام مصطفیٰ خان مع عیال و اطفال
و خلیفہ جملہ بعافیت اند۔ و صاحبزادہ مع میان میرن بخوشی رخصت شدہ اند
ہمراہ قافلہ شاہ مدار روانہ خواہد شد و غلام نیز چہارم حصہ بہل از ہمین قافلہ
پھری کرایہ کردہ است۔ روانہ فرخ آباد خواہد شد۔ تا چار اتفاق ملاقات خواہد
شد کہ پھری از راہ میان دو آب خواہد رفت۔ واز فرخ آباد محمد سرور
چیزے خرچ فرستادہ بود کہ در سر انجام رفتن بہ خرچ آید و در جناب عالی عرض
کورش گفتہ بود۔

وعرضی غلام عسکری خان و غلام حسن معصوب قاصد
شعبورائے تاکر (ٹھاکر) کہ ہمراہ موسوی خان است ارسال داشتہ
ام، بنظر عالی گذشتہ باشد۔
از اندرون ہمہ جا بزرگی و کورش بجای آرند۔

ع

خداوند نعمت مظلله العالی سلامت - غلام محمد احسان احمدی بعد از
تبلیغ مراسم عبودیت معروف می دارد تا آخر ربیع چهاردهم شهر رجب غلام مع
جمیع متعلقین غلامان عافیت دارد - غلام حسن مع نورالدین حسین که
در بسوی ملاقی شده بودند بتاریخ یازدهم شهر حال بخیریت رسیدند - نوید
قدوم حضرت لطف شاهجهان آباد رسانیدند - حضرت سلامت از روی
..... ساهوکاران دینجا خیراگر شاه درانی به لاهور رسید اگر رو بستر کنند
و آنحضرت مع متعلقان تشریف به شهر سنجل فرمایند متعلقان غلام
را مع بی بی عظاما یک بهل کرایه نموده همراه بی بی صاحبه و قبله روانه فرمایند
و بالفعل مبلغ بیست روپیه بنام محمد مراد ارسال داشته ده روپیه بالجملة آن
برای خرچ آینه که تفصیل آن در خط خانگی نوشته شده و ده روپیه امانت
نزد محمد مراد باشد که برای کرایه بهل و غیره بکار خواهد آمد و اگر اراده سنجل
نباشد جایکه حضرت بی بی صاحبه و قبله خواهد ماند - آنجا این کثیر خواهد ماند
و ده روپیه که امانت است روز غره رمضان در خانه بنده محمد مراد
رسانند و بدستور این ده روپیه قسمت کنند -
از قرعه شاه درانی و غیره چنان معلوم می شود که شاه از سکو صلح
کند و مرسته از جات صلح نماید و بامر هسته و شاه جنگ شود و بخلد از هر
کدام می نویسم امروز دیده بودم و بنام حضرت صاحب ماهوار
نالو روز دیده متعاقب می نویسم - از اندرون ممانی صاحبه و لوبو و
بی بی دینا و بی بی محله بزرگی می رسانند - غلام عسکری خان و غلام حسن
و غلام امام و محمد بزرگی می رسانند -

خداوند نعمت مد ظلم العالی - محرابان احمدی بعد از ادای
لوازم بندگی معروضی دارد - الحمد لله علی ذالک تا تحریر ۲۳ رجب المرجب
بیمه و جوه عاقبت دارد - چند روز است که عرضی مفصل ارسال داشته شد
معرفت ساهوکار بنظر عالی خواهد گذشت و الحال از زبانی غلام امام که
حامل عرضی است مشروحاً واقع خواهد شد -

حضرت سلامت! افواه شاه درانی در اینجا نیز است - غلام هندوی
مبلغ بست روپیه بنام محمد مراد بردگان سرپترو هر بھین ساهوکاران که
در کثره محمد یار خان می باشد کرده است، از آنجمله ده روپیه برای خرج
خانه و ده روپیه امانت پیش محمد مراد دارند - اگر آنحضرت متعلقان
(را) بطرف سنجعل روانه فرمایند متعلقان غلام را نیز گادی کرایه
کرده روانه فرمایند و سابق بتاریخ دوازدهم شهر جمادی الثانی هندوی
کرده بودم، الحال که آدم محمد سرور خان آمد اظهار کرده که دهم رجب بیچ نه
رسیده - میان محمد مراد که برای وصول کردن هندوی مبلغ بست روپیه
بنحانه ساهوکار روند - لغرضان هفت روپیه زیاده هم کرده بلکه وصول نموده
بنحانه بنده بدید و اگر آن هفت روپیه وصول نه شود، این ده روپیه
هم بنحانه بدهند و حساب تقسیم سابق نوشته شده الحال علیحدہ نوشته
که موافق آن بعمل آرند - زیاده عداوب -

محمد سرور خان بعد نیاز بندگی می رسانند - بجناب عصمت مآب
حضرت والده صاحبہ و قبلہ عرض کورنش قبول باد و نظر شفقت برکنیز
خود بطور سابق می فرموده باشند - مشفق میان پیر علی سلام نیاز قبول
نمایند - و بر مضمون کلی عرضی مع محمد مراد صاحب عمل فرمایند -

غلام محمد احسان احمدی بعد از اداے لازمہ عبودیت معروض
ی دارد، تا تاریخ دویم شعبان المعظم مع جمیع غلامان عاقبت دارد۔

سه روز است که بروز جمعہ سلج رجب نواب به سمت برہتہ داخل
نیمہ شدہ اند۔ ہمراہ برادرزادہ احمد خان و ملا محسن از طرف حافظ

جیو برای کومک روانہ می شوند عن قریب در دو سه روز از پنجاب کومپوہ
داخل لشکر خواهند شد۔ غلام ہم ارادہ دارد۔ بتکلیف محمد سرور خان

چنانچہ امروز برای ملاقات نواب رفتہ بودم، از احوال

خبر مال آنجناب نفیسی می فرمودند کہ درین روزها کجا تشریف دارند۔
گفتم کہ در شہر شاہچہان آباد و متعلقان غلام کلی از پرستاران است۔

در ظل آنجناب حق تعالی محفوظ خواهد داشت۔ و آنچه قرء معلوم شدہ بود
علیحدہ نوشتہ ارسال داشته است بنظر الورد خواهد گذشت، زیادہ

بجز بندگی چه عرض آرد۔

غلام مسکری خان و غلام حسن و محمدی عرض بندگی می رسانند۔

از اندرون نام بہ نام کورنشات می رسانند۔ بجناب بی بی صاحبہ و قبلہ

کورنشات قبول باد۔ مشفق میان پیر علی صاحب سلام نیاز برسد۔

محمد احسان احمدی بعد از گزارش لوازم بندگی معروض می دارد، احوال

ما غلامان بفضل الی و از توجہ آنجناب تا تحریر شانزدہم شہر جمادی الثانی

بعاقبت است۔ الحمد للہ علی ذلک۔

و حقیقت اینجاست میان غلام حسن مفضل معروضی خواهد پذیر داشت
 هر یک در آرزوی حصول سعادت قدم بوس می باشد، حق تعالی به هر دو
 انجامد.

نواب تا حال اراده کوچ نه کرده اند. بعد از فراغت
 حاصل کند، ایشان شامل حال شوند. آنجناب چون به دینی تشریف
 فرما خواهند شد، غلام را از طرف متعلقان نهایت دل جمعی خواهد پذیرد. او
 سببانه بر سر ما جمیع غلامان سلامت دارد. زیاده بجز بندگی چه
 عرض نماید.

خدمت عالی نواب ارشاد خان بهادر بندگی و خدمت جمیع صاحبان
 سلام و بندگی. محمد سرور بندگی می رساند.

مکتوبات نواب ارشاد خان بنام حضرت مظہرؒ

[اعتقاد الدولہ نواب ارشاد خان ابن امین الدولہ
نواب امین الدین خان بہادر سمعی۔ ان کا حال مقامات
مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں ملتا
ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے مخصوص احباب میں سے تھے۔
ماثر الامرا جلد اول میں ان کے والد کا ذکر آیا ہے
کلمات طیبات کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ
نے نواب ارشاد خان کا ذکر کیا ہے اور محرم عبدالرزاق
قرلتی کے مجموعے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں
حضرت مظہرؒ کے سین ایسے مکتوبات ہیں جن میں
نواب ارشاد خان کا ذکر آیا ہے، یعنی مکتوب ۲۹
۳۰، اور ۳۱۔ مکتوب ۲۹ میں ہے کہ "نواب ارشاد
خان بخراند، دیہات ایساں مستخلص شد بمصادره
سالانہ معرر گردید"۔ پھر مکتوب ۳۰ میں ہے کہ "نواب
ارشاد خان معاتباع بخراند"۔ مکتوب ۳۱ میں ہے
نواب ارشاد خان کا ذکر آتا ہے اس میں حضرت مظہرؒ
نے قاضی شاد اللہ پانی پتی کو نواب ارشاد خان کے انتقال
کی خبر نام لیے بجز لوں دی ہے "خطوط صاحبان مشعر
یہ خبر دل گزار آن دوست دل نواز رسید و آنچه بہ
دل رسانید نصیب کس مباد"۔
نواب ارشاد خان کے لکھے ہوئے نو مکتوبات بنام

حضرت مظہرؒ، یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان مکتوبات میں مکتوب نگار نے بفراحت اپنا نام پیش لکھا ہے لیکن مکتوبات کے مطالب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نواب ارشاد خان ہی کے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مکتوب کے شروع میں حضرت مظہرؒ کو حضرت پروردگار قبلہ ارشاد مدظلہ العالی ہی لکھا ہے۔ قبلہ ارشاد کی ترکیب سے اس امر کی تائید مزید ہو جاتی ہے کہ مکتوب نگار نواب ارشاد خان ہی ہیں۔ ان کے کئی مکتوبات میں بحسب الرواہ کا ذکر تسلسل کے ساتھ ہے۔ پھر ایک مکتوب میں قرضداروں کے قصص کی طرف اور ایک اور مکتوب میں کاغذ قرض و مدافل و مخارج کا ذکر ہے۔ غالباً اسی قصص سے مگر خلاصی کی جو حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع ۲۹، مجموعہ بمبئی) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو دی تھی کہ "دیباچہ ایٹان مستخلص شد، صادرہ سالانہ مقرر کردید"۔

۲۱

حضرت پروردگار قبلہ ارشاد مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدم بوس
..... عرض می دارد۔

زرفتن تو من از خویش بے نصیبم / سز تو کردی و من در وطن غریبم
ہر چیز بے ادبی بود و لیکن از اینجا کہ حال غلام است بفرض رسانیدم امید کہ
معاف فرمایند۔ تا امروز کہ دوازدہم رجب است بعنایت الہی غلام با جمیع
اطفال و لواحق اندرون و بیرون بخریت است و احوال معیشت بدستور ہنوز
بہیچ فیصلہ نہ کردہ اند۔ ہر گاہ کاغذ قرض و مدافل و مخارج ملاحظہ فرمایند، خواہ
کم می کشد۔ بارے اگر توجہ دلی عالی ہست صورتی خواہد گرفت لیکن بشرطیکہ خرج غلام

از جای دیگر بشود و گرنه معیشت من هم درین (جای) باشد و اداای قرضی
 هم بشود، دشوار بنظری آید و بتیو صوبه دار تا حال پیش امان بر نه گشته، معلوم
 نیست که چه خاطر آمده است هر گاه ی آید و آنچه ی آورد معروض خواهم نمود،
 امیدوارم که تنقیح مقدمات مفصل دریافته ارشاد شود چه از بر آمدن از خانه
 و چه از موافقت نجیب الدوله و چه از رفع دل شکنی و اغلاس تا موافق
 آن دل نهاد شده بر آن عمل نمایم مانند غلام در خانه متعذر معلوم شد...
 ... امام الدین احمد خان صاحب قد عبوس بعرض می رسانند مع اطفال -
 شب بعد میری فرشتد ازین جهت از ارسال عرض موعصر مانند - دیگر هم
 چه از بیرون و چه از اندرون صغیر و کبیر قد عبوس و کورنش بجای آرند علاوه
 ازین خبر کوچ دوندن فان (تا) پیوستیم است بطرف کمات (گھاٹ)
 سهسوان، باید دید - بخدمت اندرون آداب فرزندان قبول باد - میان
 پیر علی و شیخ رحمت الله و اخوند نسیم سلام خوانند -

حضرت پیر و مرشد قبله ارشاد مظلله العالی - بعد عرض آرزوی ...
 ... التماس می نماید تحریر عرضی شب بستم است غلام با توابع و اطفال
 و اندرون بعافیت مست بتاریخ هفتد هم پیر سید احمد عنایت نامه مع قلم ای
 واسطی رسانید از نوید صحت و سلامت عالی و همواری مزاج حضرت والده ..
 ... ایشان سجدات شکر بجا آورده، و قلمها را موافق ارشاد تقیم نموده
 دو قلم خود گرفته انتظار حکم می کشیدیم که یار چه کاغذ خرد مطلق بر آید، حالا
 قصد بسوی می کنم - بعد از آمدن بسوی سعی در بهم رسانیدن رسیدن خود
 هم کرده، ندای کریم میر آرد - قیله من! ازین واضح تر ارشاد شود، ازین

ارشاد فرمایند که دو بندے خان شریک نہ رسانند و توجہ فرمایند کہ اسباب
 سعادت کند، هنوز قضیہ قرضداران بدستور است، آئیہ انفصال خواهد
 شد، بعض خواہد رسانند، امثال دو شالہ برای غلام و یک شالہ خیمہ ارشد خان
 از نجیب آباد فرستادہ و براسے زر و عذہ کرد کہ خواہم فرستاد و نوشتہ بود کہ
 صرف آمدن یاد خواہند داشت۔ ازین معلوم شد کہ نام لالہ فرستادہ ام۔ اگر قلیہ ہم
 دارد۔ روز سوم است کہ غلام ^{میں} را پیش لالہ فرستادہ ام۔ اگر قلیہ ہم
 می آرد تکیہ بر تو کل کرده این مرتبہ باز حرکتی کم کنم کوچ دو بندے خان بہار
 ہم در پیش است۔ ہیرا تم کہ اگر این بشود چکنم، آن طرف بروم یا ہمراہ ^{الشا}
 برآیم (بروم؟) درین رجب صلح افتاد مولوی صاحب۔۔۔۔۔ بعضی می رسانند
 موافق ارشاد در خدمت ایشان می روم، متعلقان ایشان۔۔۔۔۔ قلعہ
 پھیالیٹی آمد از مکان افتادہ تا پھیتر شمالی پنجاہ و چند گز طول شد و
 عرض آن از دیوار قلعہ تا راہ شانزده گزی شود۔۔۔۔۔ تعلق بہ روہیلہ
 دارد، او ہونہ نمی فروشد۔ بعد ازین گویم و شنویم۔ اگر حکم شود خط آن
 نویساندہ شود بنام ہر کہ ارشاد شود، بنویسانم۔ بعد آن طرح عمارت خواہد
 شد۔ امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد و ارشد خان و غالب بھمان و غلام
 زادہ جامع مادران خود و ہمیشہ با کورنش می رسانند و والدہ نطفہ علی بلا گردان
 می شود، بموجب عرض او نوشتہ ام رضا و قاسم و منظور و محمد و شاہ محمد
 و عزیزیم کورنش بعضی می رسانند۔ میرزا محمد کورنش می رسانند۔ میان مشافہتہ
 بدستور، کاغذ دیگر حاضر خود، امیدوارم کہ معاف فرمایند۔ بعد مغرب خلوت
 می کنم۔ اطفالی آیند۔ برش عنایت شدہ ارشد خان و خان صاحب
 امام الدین احمد خان بزمی۔ اگر دیگر بدست آیندہ این طرف بغلام عنایت
 شود کہ دوائی عالیہ است و آن صاحبان از دیگر جایہا کار خودی کنند و غلام
 عند الاحتیاج ہمین را نگاری برد۔ در خدمت اندرون آداب فرزند

برسد - میان پیر علی و شیخ رحمت الله و اخوند نسیم سلام خوانند -

حضرت پیر و مرشد قبله ارشاد مد ظله العالی - آرزوی قدیم من
زیاده از معروض است - حق تعالی زود میسر آرد - و احوال اینجا آنچه
هست بر یک طور است - برگز از هیچ طرفی گشود کار به نظر نمی آید -
به نوشتن بتفصیل مکرر کردن اوقات اقدم است و بر ضمیر منیر مویز
است، احتیاج عرض هم نیست -

در بسوی اتفاق رفتن شده بود، با میر کلو صاحب و محب الله
خان صاحب (پسر دوندی خان) احوال خود گفته بودم و برای روزگار
اطفال بخانه نجیب الدوله بهادر نیز گفته بودم که مرا اینها همیشه خف می
کنند و اکثر قصد بر خاسته رفتن ^{از طرف} می کنند و عهده برای خرج اینها ندارم
اگر اجازت دهید، رفته شکل روزگار اینها کرده بیایم و معرفت انا مل
هم ظاهر کردم - هر دو صاحب بتایید بسیار گفته که بی اجازت و استمراج
خان صاحب بهادر برگز مناسب نیست - باید که مرضی ایشان دریافت
باید حرکت کرد و روز خود را برگز از ایشان نباید گفت - و غلام محمد
را نزد لاله اقبال فرستاده بودم که آنچه گفته بود بر آن قائم است یا از
تلون مزاجی بود و بیروز غلام محمد آمد و ظاهر نمود که انا مل گفته است که به
شاهجهان آباد رفته بصلاح حضرت صاحب این امر خواهم کرد یعنی طلب
داشتن غلام و آنچه نقد وعده کرده بود هیچ نداد، بوعده گذرانید بنا بر اطلاق
معروض داشته شد - قبل ازین هم مکرر و اهل ارسال نموده ام به نظر گذشته

اه جام تهران ثابت ضمیر منیر دوست - اظهار احتیاج خود اینجا حاجت است
(حافظ)

تا این روز که شازده هم ماه است این غلام بعینت اهل و نوبه عالی جمع توابع بعافیت است -

باشد - قدرے جنا و خضاب خوب برائے غلام مرحمت شود - زیادہ ہرے
 بیولیم الم دوری از قدم است و بس - خدای کریم سبب سازد کہ بعقبہ
 عمر از خدمت جدا نشوم - در خدمت اندرون آداب فرزندانه قبول باد -
 میان پیر علی و شیخ جیو و ملا نسیم سلام خوانند - میان شاہ نور و غیرہ کور
 می رسانند - ارشد خان جیو و امام الدین خان صاحب و غالب علی خان و
 محمد علی و ظفر علی و دیگر برادران و ہم شیرای ایشان و مادران ایشان
 و دیگر ہمہ با کورنش و قدمیوں می رسانند - بہ غلام مصطفی خان صاحب
 سلام برسد -

۲۴

۷۸

حضرت پیر و مرشد قبیلہ ارشاد مدظلہ العالی - عنایت نامہ کہ بدست غلام
 مرحمت شدہ عرض جواب آن در حضور نتوانست نمود - لیکن مطالعہ آن با
 افزونی تشویش گشت - دی شب وقت فراغ نشستی خواست عرض نماید
 کہ ہمہ تشویشها برون شد، الا اندک عنایت و مہربانی لیکن خلوت
 نبود نتوانست عرض کرد - صبح این عنایت نامہ عنایت شد - قبلہ من
 چون غور فرمایند کہ سوائے ذات عالی بیچ کس نیست کہ بہ درد دل غلام
 رسد و غم خواری نماید و ہر کہ ہست از زن و مرد و صغیر و کبیر ہمہ را غم
 خود مقدم است و باغراض خود ہر چه مناسب می دانندی گویند - ہر گاہ اگر
 مطلب آنہای شود - بخوش دلی حاضر و غائب پیش می آیند و اگر اندک
 قصورے واقع می شود، ناخوش می شوند و زبان بہ غیبت درازی کنند
 و انواع گلہ می نمایند - مگر بہ شاہجہان آباد عرض احوال خود نوشتم
 و برہمان تشریف بردن پانی پت و اکبر آباد موقوف و مودہ در عین بارش

تشریف آوردند و حالا این چنین ارشادی شود - این نیست مگر زبونی
 ایام و سستی طالع هر چند این حرف هم بارها عرض کرده ام مضمون متبدل است
 لیکن چون فی الواقع چنین باز عرض کردم، حالا حیرانم که چه کنم و از پهلوی اینها
 بمن چه خواهد رسید - خداے کریم عاقبت بخیر کند - حالا چنین گمان می برم
 که راه عرض احوال مسدود شود، هر چه می خواستم بگویم، فراموش کردم
 دوبار خواستم روبرو عرض نمایم برات نیافتم -

۲۵

۵

حضرت پیر و مرشد قبله ارشاد مد ظله العالی - بعد عرض قدمبوس
 معروض می دارد - از حضور رخصت شده دو گهری شب رفته در چند
 منزل کرد - صبح روز یکشنبه دو گهری روز باقی مانده در آلوله رسید
 همان روز، شش گهری روز مانده، برات سوار شده بود - ازین جهت
 بروز صبح آن یازنجیب الدوله مع پسر سوار شده رفت، هر چند سعی کردم ملاقات
 نشد - تا نصف شب کربسته انتظار کشیدم، فائده نبرد - دیروز صبح
 اول وقت نماز سحر گرفته سوار شده رفتم، در حواس باختگی ملاقات کردم
 و رخصت گرفتم لیکن با دوندی فان بهادر که بعد انتظار دولت ملاقات
 شد - آنروز قصد مصمم بود که روانه شوم لیکن یک مانع پیش آمد که عرض
 آن روبرو خواهم نمود - ازین جهت آنروز توقف کردم - فردا پنجشنبه
 روانه خواهم شد - روز جمعه شرف اندوز قدمبوس خواهم شد - و تفصیل
 این احوالات روبرو گذارش خواهم نمود - کاغذ دیگر بدست نیامد -
 ازین سبب بر این عرض نمود - ولی نذر هم در آلوله هست، کورنش
 معروض داشته - ظفر علی و میان محمد فاروق کورنش و قدمبوس

معروضی دارد - یار علی خان صاحب و شیخ محمد کورنشی رسائند -

۲۶

حضرت پیر و مرشد قبله ارشاد مدظله العالی - بعد عرض قدمبوس معروضی
می دارد که تا تحریر عرضی که چهاردهم شعبان است غلام با همه توابع بخیر و عافیت
است - درین روز با سبب رفتن بسوی از ابراز عرض معصرا مانده بتاریخ
بست و هفتم رجب همه هارفته بودیم ، بتاریخ نهم این ماه آمدیم چون آدم نواب
موسوی خان صاحب زود روانه می شد ، لذا عرضی اجمالی مرسول ساخته متصل ^{احوال}
همه چیز با بدست آدم خانگی در دوسه روز انشاء الله تعالی معروض خواهیم داشت
همه خورد و بزرگ درونی و بیرونی کورنشی رسائند - در خدمت محل آداب
فرزندان قبول باد - میان پیر علی و شیخ رحمت الله جیو و اقوند نسیم جیو سلام
خواستند - به غلام مصطفی خان صاحب سلام برسد -

۲۷

حضرت پیر و مرشد قبله ارشاد مدظله العالی - آرزوی قدمبوس زیاده از
آنست که بعضی رسائیم موقوف داشته مدعا بعضی رسائیم - تا این وقت
که شب نهم ماه مبارک هست غلام با همه اطفال و برادران و توابع اندرون و
بیرون بعنایت الی بخیریت است و شب و روز در یاد اقدس می گذرانند -
مگر عرض ارسال داشته دیر است که بجواب آن سرفرازی شده ازین
خیله اضطرار دارد ، امیدوار است که جواب جمیع مطالب سابق مرحمت شود
زمین که در قلعہ پیا لشی شده است خط آن بنام هر که ارسال شود بنویسانم

بدون امر در توقف است. بیان عظیم الدین جیو هم تاکید دارند و احوال و سوال
 نواب نجیب الدوله و انا مل هم معروض داشته ام. و درین جا بامیر کلوم
 به اجمال آنچه گفت و شنفت بیان آمده بود، نیز عرض کرده ام -
 جواب همه امیدوارم که مرحمت شود. و احوال ضیق معیشت زیاده از
 آنست که خود بدولت گذاشته تشریف فرموده اند. ویرانم که چه کنم،
 نه پای گریز دارم و نه طاقت استقامت. خداے کریم ترحم فرماید. والد
 میان ظفر علی پاشا پوش می خواهد و بی بی زیبا یک صندوقچه فرمایش کرده است
 که حضرت مرا فرموده بود که چیزی فرمایش خواهی کرد. بنا برین عرض
 رسانیده. و از احوال شاه که تا کجا رسیده و باسکھان چه کرده نیز
 ارشاد شود. و این غلام را از تشریف فرمودن قدوم میمنت لزوم که کلفت
 گداغ عقیدت کیشان است بشارت فرمایند که عین مراد است تا که جلوه
 خواهد شد، تشریف داشتن عالی در نجایست پناه غلام است -
 درین امر هر قدر که مبالغه بعرض رسانم هم گنجایش دارد. بے حضور عالی
 بیکس می مانم. زیاده ازین نمی توانم معروض داشت. بخدمت
 اندرون آداب فرزندان قبول یابد. بیان پیر علی و شیخ جیو و افوند
 نسیم و سلام خوانند. بیان عظیم الدین جیو قدسیوس می رساند. اطفال
 مع والد و همشیره کورنش و قدسیوس بعرض می رساند. امام الدین
 احمد خان صاحب مع اولاد خصوصاً امین محمد خان و شاه نذر و غیره
 آداب بجای آرند. هو مکر معروض آنکه قبل ازین عرض دو سال
 ارشاد شده بود اگر باین حالت که می گذرد دو ماه به غلام دشوار است
 بچه نوع زندگی خواهد شد. منظور و قاسم و رضاء و نجیو و شاه محمد
 و غیره تسلیات بجای آرند. شیرا و جیوا قدسیوس می رساند.

حضرت پیر و مرشد قبلہ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمیوں
 کہ اہم آرزویا است معروض باد کہ شہر بست و یکم است تا تحریر عرضی
 بختایت الی یا ہم خورد و بزرگ غلام بعاقبت است و صحت جسمانی
 دارد مگر عراض ارسال داشته بنظر مبارک گذشتہ - دیر است کہ
 از عنایت نامہ عالی سرفراز نہ شدہ موجب تردد خاطر غلام است لیکن
 وجہ این شاید کہ ہمیں خواہد بود کہ این طرف درین روز ہا آئینہ بجنود
 نہ رسیدہ باشد آدم خانگی را غلام ہم نہ فرستادہ کہ جواب ہی آید
 بسبب تنگی فرج کہ تا حال ہم زسیدہ و مردمان ہم در کار و بار تغافلما ہی
 لیکن انشاء اللہ تعالی در دوسہ روز بہر طور آدم خانگی روانہ خواہم کرد کہ
 جواب ہا بیارد تا تشفی دل شود ، احوال ایجا بدستور است بل زیادہ بہر
 روز در ترقی رفیقا برضاء اللہ تعالی - غلام محمد از نزد لالہ انامل آوند
 زبانی انامل ہی گفتہ راست و دروغ ہر دورا خداے عالم العیب
 داند کہ با نجیب الدولہ مذکور غلام کردہ بود کہ فلا فی کسی معتبر خود فرستادہ
 است و حضرت ہم برای او فرمودہ بودند ، در جواب گفتہ کہ بلے حضرت
 فرمودہ اند ، لیکن بلے ملاقات حضرت فلا فی را نمی توانم طلب نمود -
 یہ شاہجہان آباد کہ ہی روم بخدمت حضرت خواہم رفت - ہر چہ خواہند
 فرمود موافق آن مقرر کردہ خواہم طلب داشت و زبانی لالہ مذکور است
 کہ این ہم بہ نواب گفتہ بود کہ تعلقات ایشان در ملک دوندے خان
 بہادر است در آمدن ایجا خلیے بآن نرسد - در جواب نواب فرمود
 کہ ازین خیریت است ہیچو کیسے را برای طلب خواہم فرستاد کہ از دوندے
 خان گفتہ خواہد آورد صدق این مقال را حق تعالی عالم است ینا

بر اطلاع معروضی داشته، زیاده بجز عرض قدوسی چه معروض نماید. اطفال
 و والدہ ایشان و خواهران ایشان و دیگر ہمہ خورد و کلان کورنش
 و قدوسی معروضی دارد. در خدمت محل آداب فرزندانه قبول
 نماید. میان پیر علی بیو و شیخ رحمت اللہ بیو و اخوند نسیم سلام خوانند.
 غلام کہ در بسوی رفته بود نزد کورمولوی صاحب بہ بسوی تشریف آرند
 بر چند غلام قبول نہ کرده کہ گفت کہ حرکت ایشان معلوم مگر اینکه حضرت
 تشریف فرمایند در رکاب حضرت اگر حرکت کنند می تواند شد. بنا
 بہ پیر علی خان خط نوشته در حصول ارسال داشته نموده ایم، امیدوارم
 کہ اگر کے بہ پانی پت برود بدست باید فرستاد. چہرہ؟ بسیار یاد
 می کند و کورنش می رسانند.

۲۹

حضرت پیر و مرشد قبیلہ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدوسی
 معروضی دارد. کلاً یا گوار روز سہ شنبہ پرا بداون رسید و عنایت
 نامہ رسانید. بوسیدیم و بر مرد مک دیدہ بنامم، پیچیدم، تعویذ
 سوخته کردم. الحمد للہ بہ توجہ عالی با ہمہ توابع بل با ہمہ قافلہ در دولت
 رسیدہ، فردا الثلث اللہ تعالیٰ بر کنکا (گنگا) رسیدہ می شود تا رسیدن
 غلام اطلاع آمدن برش برا عوہ نہ شود، و الا استدعا خواہند کرد
 شکر الہی کہ مزاج مردم محل آرمیدہ است و خط غلام مصطفیٰ خان ما
 بہ غلام نہ رسیدہ. محب اللہ خان صاحب تسلیم چہ معروضی دارند.
 محمد خان صاحب و خلیفہ بیو و محمد شاکر و نانک چند کورنش و قدوسی
 بر معروضی رسانند. از احوال مسطور اطلاع باید فرمود. میان نظر علی

مع دیگران دعا خوانند۔ بوالدہ ایشان از غلام آنچه مناسب باشد
بر فرمایند۔

مکتوبات ظفر علی بنام حضرت منظر

[ظفر علی، نواب ارشاد خان کے صاحبزادے تھے۔ ان سے
حضرت منظر کو بڑی محبت تھی اور اولاد کی طرح ان کا خیال
رکھتے تھے۔ متعدد مکتوبات سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کلمات طبیبانہ
کے مکاتیب ۱، ۲، ۳ اور ۴ میں حضرت منظر نے ظفر علی کا
ذکر یوں کیا ہے :-

(۱) مکتوب ۳ بنام مولوی ثناء اللہ سبحانی: "واچھ دریاں بر فرودار
ظفر علی خان نوشتہ اندو واقعی ست، از اخلاق و مناقب و اخلاص
و دیگر اہمیت ہر چہ می باید و دل می خواہد او ہمہ دارد..." (کلمات طبیبانہ ص ۲۲)
(۲) مکتوب ۳ بنام مولوی ثناء اللہ سبحانی: "اچھ از تدبیرات
و اہمیت بر فرودار ظفر علی خان اوصلہ اللہ تعالیٰ الی سائتمناہ نوشتہ
اند بجاست، ہنوز قدر او نشاخصہ اند۔ او جو ہر پارہ ایست کہ
قیمت ندارد و فقیر کے سبب گرفتار او نیستم۔ فو بہای او را
شناختہ ام۔۔۔" (ایضاً ص ۲۳)

(۳) مکتوب ۴ بنام شاہ ابو الفتح: "باعث تحریر آنکہ ظفر علی
خان سلمہ زبہ خلف نواب اعتضاد الدولہ ارشاد خان بہادر بنیرہ
نواب امین الدولہ مغفور است، از اولاد امجاد حضرت شیخ الاسلام

عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تربیت ظاہری و باطنی از فقیر
 یافتہ نسخہ سراپای او صورت و معنی بہ صحت رسیدہ، موافق و موافق
 حافظ رحمت خان صاحب کہ در بسوی در مجلس کتبخانی صبیہ دوزخ خان
 در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار دادہ بودند قصیدہ
 کردہ بنا برین بخدمت تصریح می دہم کہ بحق دوستی ہای قدیم و اتقانی
 کہ بر فقیر مبذول است شفعوق کہ لائق بزرگیہای آن مہربان باشد
 در حق این جگر گوشہ کہ مرا عزیز تر از جان است بزدل و نایند۔۔۔
 (ایضاً ص ۹ و ۱۰)

کلمات طیبات میں مرزا صاحب کا ایک مکتوب ظفر علی کے نام میں ہے۔ اس
 سے بھی اُن کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "جان میں سلا
 بائی، درین مدت مفارقت در رقم شمار رسید و عزیز جان گردید و روح
 تازہ در تن ناتوان دید۔۔۔ ہر صبح بعد نماز متوجہ بہ فقیر ہر نشینید
 بے نام تو جہ می دہم، از کسے قوم دیگر ید و اطاعت و اخیرین واجب دانید"
 (ایضاً ص ۸، ۹، ۱۰۔ مکتوب علی)

محرم عبدالرزاق قریشی کمرت کردہ "مکاتیب میرزا مظہر" میں بھی
 متعدد مکتوبات میں ظفر علی کا ذکر آیا ہے۔
 اب ذیل میں ظفر علی کے تین مکتوبات (نام حضرت مظہر) درج
 کیے جاتے ہیں۔

۳۰

معرض می دارد کہ بعد تہنیت بندگان عالی متعالی سے قطعہ عرض
 مرہ بعد افری ارسال داشتہ بہ جواب یکے ہم سرفراز نہ شد۔ ہر چند نوازش نامہ
 کرامت مکرر ورود فرمود سرافتخار بہ فلک رسانید، لیکن بہ جواب عرض سرفراز

نه شد مقدمه معلوم بابت نواب موسوی خان که در یاد زهی آن ناچار است
 بوضی رساند و از تشریف بردن نواب صاحب و قبله پیش نواب نجیب الدوله
 بهادر آنچه که منظور ضمیر منیر اقدس خواهد بود، یقین غلام شد که محال و غیر ممکن
 است، امیدوار عفو تو صیر است. یک در حال شمال غلام را ضرور در کار است
 اگر پیدا شود بهتر، و الا کر بند شمال برنگ زردی یا نوس یا زرد یا از هر
 که باشد مرحمت گردد. زیاده بجز آرزوی قدیم من چه معروفی دارد. والده صاحب
 کورنش بجای آرند. برادر صاحب و دیگر برادران و همشیرا و دانی و دوا
 و بوبوسنبل و دیگر همه غلامها کورنش بجای آرند. میان منظور و میان
 مداری آداب تسلیات بجای آرند. عفو

ظفر علی

در خدمت مولوی صاحب قبله یک مرتبه روز حاضری شوم. میان پیر علی
 و اخوند نسیم و میان مراد سلام خوانند. این خط که بنام میان اکرم است،
 میان پیر علی صاحب واقف اند، امیدوار است که حضرت تعید فرموده به او
 خواهد رسانید و جواب هم به تعید حضرت طلب فرموده مرحمت خواهند فرمود که
 این بی چاره بسیار مضطرب اند بلکه مشهور است که آن عزیز، اذوقی
 که محمد شاکر اینجا حاضر بود باو شان گفته اند که من عرض نوشته می آرم شما
 انتظار خواهید کشید. ایشان بی اطلاع همان وقت رفتند، لهذا عرض
 نوشته ماند، حالا که میان انور رسیدند، بدست ایشان ارسال نمود، بنظر
 مبارک خواهد گذشت.

۳۱

معرضی دارد تا آخر عرفی که نهم ماه رمضان مبارک است بحوال

له نوس = قوس قزح

ایچا مقرون بجد است و صحت و سلامتی ذات عالی از درگاه او سبحانہ
 سوال۔ از ارسال عرایض متواتر و سرفرازی نہ شدن بہ جواب یکے، ازان
 آجہ بردل غلام می گذرد، چه عرض نماید، خصوصاً نواب صاحب راحت
 فلق پیدا شده است۔ از افضال عالی امیدوار است کہ اگر تقصیر برزد
 شدہ باشد، معاف شود۔ ہر چند کہ بدانت غلامان سراپا جرم امری
 صادر نہ شدہ، لیکن بہ مقتضائے وجود مادیت معروض نمود۔ سابق از
 برای کربند یا رومال شال التماس نموده بود، اکنون کہ موسم درگذشت
 خیر انشاء اللہ تعالیٰ سال آئینہ عنایت خواهد شد۔ روزیکہ بہ شاہجہان آباد
 تشریف فرمودہ بودند ہمان جامہ و ہمان پاجامہ و ہمان بخت پاپوش کہ
 عنایت شدہ بود تا حال دارم، الحال بیچ نمازہ۔ چنانچہ خانہ نشین
 ام۔ علاوہ، عید بر سر آمدہ، واحوال فتوح بندگان عالی نیز ہویدا
 اگر از جائے بدست آید، درین روز ہمار صحت شود کہ تا بکار آید۔ زیادہ
 بجز آرزوی قدمبوس چه معروض دارد۔

اندرون قدمبوس بخدمت بیان پیر علی صاحب عرض نیاز۔ میان
 مراد و اخون نسیم سلام خوانند۔ عرض
 نظر علی

۳۲

حضرت قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی۔ معروض می دارد کہ آچہ از مہاجر
 قدوم میمنت لزوم می گذرد، شاہد آن فقیر الورع عالی خواهد بود، بعرض رسانیدن
 غیر از فضولی کنی داند۔ او سبحانہ، بکرم امتنان تمیم خویشی با سرع ترین
 کہ و کلمہ کلمات طیبات بکرتبیر ام۔ حضرت نظر علی کو کلمے ہیں " بہر حال با ہمہ
 بد معالگی با فیرت..... مناسب حال فقیر غیر از وفا و عقود دعا بیچ نیست۔"

اوقات سعادت ملازمت میرا آد کہ درین مہاجرت اسلے کہ بر غلام می گذرد
 یارای بیان نیت ، زیادہ دواویا نذیر ، احوال والدہ صاحبہ نیز بر
 ہمین طور است ، برادران و ہمشیرہ ہا اذاب کورنشات بجای آرنڈ ، برادر
 صاحب ، دای و دوا و دیگر عمہ کینز ہا خصوص بوبو سنبل عرض تسلیمات
 بجای آرنڈ۔ کاکا منظور و میان مداری و دیگر عمہ غلامان اینجا کورنشات
 بجای آرنڈ۔

مولوی سنا اللہ صاحب از توجہ حضور بعافیت اندو بر غلام بسیار
 مہربانی می فرمایند۔ بخدمت بیان پیر علی صاحب عرض سلام قبول باد۔ اندرون
 کورنش قبول باد۔ میان مراد و دیگر صاحبان حضور سلام خوانند۔

ع
 غلام طغز علی

مکتوبات غلام مسکری خان بنام حضرت مظهر

[غلام مسکری خان نے خود اپنے مکتوب میں محمد احسان احمدی کو اپنا بھائی
 لکھا ہے۔ علاوہ ازیں، حضرت مظهرؒ کا ایک مکتوب بنام غلام مسکری خان
 (مجموعہ ریتہ فلیق انجم، ص ۲۱۷) میں ہے کہ "آپ کے بھائی غلام حسن
 احمد اللہ کے ساتھ حسن اذیت سے پیش آئے ہیں اسے غور کرنے کیلئے
 الفاظ ہیں " اور غلام حسن کو مقامات نظری میں محمد احسان احمدی
 لکھا ہے میں سے بتایا گیا ہے یعنی غلام مسکری خان میں محمد احسان
 احمدی کے بھائی تھے لیکن شاید حقیقی بھائی ہیں تھے کیونکہ حضرت مظهرؒ

ہی کے مکتوب (ع ۱۷) مجرمہ مرتبہ محرم فلیق اہم، ص ۱۶۲) میں محمد احسان احمدی کے نام ہے یہ آتا ہے کہ "آپ کے اہل خانہ کا حال بتانا آپ کو بہت عزیز کرنا ہے اور اعزہ و اقربا کے حالات سے بے خورشاگاہ ہے، غلام عسکری خان کی والدہ و عزیز فاقہ کشی کی وجہ سے قرع آباد جانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔"

غلام عسکری نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے یا کچھ عرصہ وابستہ رہے تھے۔ کلمات طبیات میں مرزا صاحب کے ساتھ حکومتی غلام عسکری خان کے نام بھیجنے سے نواب عماد الملک کی سرکار سے تعلق ظاہر ہے۔

ہاں ذیل میں تین مکتوبات ایسے درج کیے جاتے ہیں جن میں اگرچہ مکتوب نگار کا نام ملاحظاً موجود نہیں، لیکن ہمارے خیال میں ان کے لکھنے والے غلام عسکری ہی جیسا کہ ان مکتوبات میں مذکورہ افراد کے رشتوں سے ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب [

۳۳

حضرت قبلہ و کعبہ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض عرض کورنش کہ شیوہ غلامان راسخ الاعتقاد است بعض اقد میں می رساند، احوال خود را مفصل مکر بہ عرض رسانیدہ، از نظر مبارک گذشتہ باشد تا حال کیفیت معلوم در ترقی است بلکہ سوامی بر اہر روز یکہ قضیہ تازہ بریامی شود تفصیل ان موجب شغلی مزاج مبارک دانستہ بر ہمین قدر اکتفا نمودہ شد۔ بعض مکروہات تازہ زبانی بھائی محمد احسان صاحب قبلہ بعض خواہر رسید، تا حال مشط جوابم امیدوار فضل و کرم کہ از انجناب صرف نظر نمی رسد ہمین قسم نمی گذرد۔ آنچه

امید تری و نیزه درین سرکار داشتیم از ہمہ چیز نوازش با حرف ہمین دعاء
 او دعاء او سبحانہ تعالیٰ جل شانہ است دعاء دارد کہ چندتے تا زندگی با برو
 بسر برد و این ہمہ توقعات ہم از آنجناب است، زیادہ حدادت
 حضرت والدہ صاحبہ و بی بی مجیدہ و محترم خانہ و دوا (؟) و محرمی
 و امینہ و حکمت اللہ عرض کورنش می رسانند۔

بجناب اندرون محل نام بنام عرض قدوسی می رسانند۔ بہ عالی
 خدمت میان پیر علی صاحب و دیگرها حبان سلام و بندگان قبول باد۔

۳۳

حضرت قبلہ و کعبہ دو جهان مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدوسی بعرض
 اقدس می رسانند، احوال غلامان آنچه بیان غلام حسن بعرض رسانیدہ باشند
 تا حال بہ همان صورت است، کدام مقدمہ تازہ در پیش نیست کہ معروض
 دارد جناب عالی از سہ ماہ تخواد گویا ماہ بہ ماہ دادہ اند، ازین جهت آنچه
 قرض قدیم است بہت و آئیندہ را خوب می گذرد، اگر ہمین شکل قائم باشد
 شاید از ہمہ بلا مخلصی شود، آمد و رفت غلام بدستور است مگر غلام امام
 معطل در خانہ نشسته است، دیگر ہمہ خورد و کلان عرض کورنش
 رسانند قبول باد۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش از ہمہ با قبول باد۔
 امروز کہ یازدہم رجب است میان غلام حسن رسیدند۔

۱- حاجن = دختر غلام حسن برادر غلام مسکری خان حضرت فطرت کے نام بتکثیر میں غلام حسن
 نے اپنی ان صاحب زادی کو "نور چشمی حاجن" کہا ہے۔ ان کے برادر خورد غلام مسکری خان

حضرت سلامت بعد عرض قدبوس کہ شیوہ غلامان است بوجہ
 اقدس می رسانند۔ عنایت نامہ یا مکروہ در جواب عرضی غلام ورود فرمود باعث
 افتخار کونین گردید، حزب البحر از مدت یک سال از میان محمد احسان صاحب
 و قبلہ اجازت گرفته، ہر دو وقت ہی خوانند و دیگر ہر چہ ارشاد شدہ است
 بہ عمل آرد۔ درین ولا کہ محمد انور رسید و عنایت نامہ رسانید، بسرو چشم نہاد
 لیکن احوال غلام بدستور است، یعنی آمد و رفت دربار شاہ بالکل موقوف
 است۔ بچرای جناب در سواری گاہے میسری آید و در فائدہ دیگر، بیچ کسی
 آند و رفت ندارم، قدرے مردم کہ ہمراہ غلام باقی ماندہ بود، انرا ہم از
 چند روز گویا جواب شدہ است و سوای گذران مشارالہ چندان دشوار
 نہ بود کہ گرانی ہی گذرد لیکن ہر چند بہ سماجت گفتہ شد تا مدت چند روز
 سوای نوکری جناب عالی قبول نہ کرد و زیادہ از یک روز نماند و وقت
 مراجعت از مکن پورا تقدیر جلدی فرمود کہ اگر شہرات فردی مروض داشتی
 فوت شد (انشاء اللہ تعالیٰ) نواب صاحب نواب ارشاد خان بہادر اول اینکہ
 ارادہ میان غلام حسن متصور است و اگر بر تقدیر اتفاق نشد کیفیت مفصل
 معروض خواہد شد، زیادہ حدادب۔
 از ہمہ داشتہ ہائے اینجانب نام بیام عرض کورنش قبول باد۔
 خواجہ قلندر خان و خواجہ سکندر خان و خواجہ محمود خان مروض کورنش ہی
 رسانند۔ از غلام امام عرض کورنش و قدبوس قبول باد۔ لہ

لہ یہ مکتوب غلام مسکری خان کا تحریر کردہ ہوگا کیونکہ "میان محمد احسان"
 اور "میان غلام حسن" کے ذکر کے علاوہ، اس میں حزب البحر کا بھی ذکر ہے۔ حضرت
 کے مکتوب ۶۸ (جلدات طبابت) میں غلام مسکری خان کو لکھا گیا ہے کہ "و طیفہ بفریب البحر مع
 ہمہ برادران ہی خوانندہ باشند۔"

مکتوبات مولوی ثناء اللہ سنہلی بنام حضرت منظرؒ

(مولوی ثناء اللہ سنہلی "حضرت منظر" کے خاص خلفا میں سے تھے اور علم حدیث و قرآن میں شاہ ولی اللہ دہلوی کے شاگرد تھے۔ سنہلی میں درسی و تدریسی کے شغل کے ساتھ طریقہ مجددیہ کی تعلیم میں بھی منہمک رہتے تھے۔ انتقال ۱۲۱۱ھ سے قبل ہو چکا تھا کیونکہ مقامات نظری میں جو ۱۲۱۱ھ کی تصنیف ہے انہیں "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا گیا ہے۔

معمولات نظریہ (تصنیف ۱۲۰۵ھ) میں حضرت منظرؒ کے ایک مکتوب بنام مولوی ثناء اللہ سنہلی سے اقتباس میں درج کیا گیا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ سنہلی کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اسی کا کچھ حصہ بیان پیش کیا جا رہا ہے حضرت منظرؒ لکھتے ہیں "شما در اینجا (سنہلی) جائے فقر گرم ساؤ دید کہ در ان ضلع عالمی فہمیدہ و درویشے صاحب نسبت نیست، بخاطر جمع بکار خود سامی و مرگرم پاید بود و تشویش را باطن خود راہ نیاید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاہر آؤ باطناً معروف دارند کہ او سبحانہ، شمارا دولتی دادہ است شکر ہمین است (مکتوب ۲۸ ص ۱۱۱ طبعاً) مقامات نظری میں ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں "از اعظم خلفای حضرت ایشان اند علم ظاہر تحصیل نمودہ علم حدیث و قرآن از خدمت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرمودند" طریقہ از خواجہ موسیٰ فان خلیفہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہا گرفتہ، تذکر و مراقبہ مواظبت نمودند و باہر ایشان استفادہ کالات باطنی از حضرت ایشان نمودہ یہ نہایت مقامات سلوک

طریقہ رسیدن و تعلیم طریقہ مجاز گردیدہ در بلکہ سنعمل بدرجہ علوم
و ہدایت بندگی راہ خدا پر داختمند بعلم و عمل و معیروالشفاعت
موصوف، و با خلاق نیک و ادوات حسنہ معروف بودن ایشان
ی فرمودند از مشغل درس حدیث و تفسیر نور و عفا بسیار حاصل نمود
و نسبت اندر یہ قوت و ترقی میگرد - مقامات ہی میں یہ بھی آتا
ہے کہ "فابی محمدیہ طریقہ از ایشان گرفتہ -
اب ذیل میں حققت نظر کے نام، مولوی ثناء اللہ سخیلی کے
دو مکتوبات درج کیے جاتے ہیں [

۳۶

عبدالقدوس مقدس حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رسانند۔ غلام با جمیع
وابستہا بتوجہات آنقبلہ بعافیت است و سلامت ذات قاض البرکات
آن خداوند از جناب حق سبحانہ، مسؤل و مطلوب۔ ثانیاً آنکہ یاران طریق
ہر دو وقت حاضر می شوند و غلام ہم بخدمت ایشان حصول سعادات و
برکات می نماید۔ او میان ظفر علی خان و برادران ایشان ہر روز تشریف
می آکند و مشغل کتاب دارند۔ و نواب صاحب و دیگر اعزہ اینجا گاہ بگاہ
مہربانی می فرمایند۔ قریب یک ماہ شدہ کہ بہ اطلاع فرعافیت اثر
آن قبلہ جمعیت دل عقیدت منزل حاصل نہ شدہ، حق سبحانہ آن خداوند
را بر مفارق ما غلامان سلامت دارد، آمین، زیادہ خدا دہ۔

ع

غلام ثناء اللہ

بنیادی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی آداب بندگی معروض می دارد

تحریرت میان پیر علی صاحب بندگی معروف باد - یاران طریق سلام ^{الاسلام}
 مطالعه فرمایند - غلام زاده و والده ایشان آداب قدوسی رسانند -
 به ملازمان حاضران حلقه آداب غلامی بجای آرند - اخون روزی آداب
 قدوسی رسانند و در کار یومیه ساعی می باشد - دیگر آنکه بیان محمد
 انور دوسه شب نزد غلام مانند احوال ماند و بود غلام همه وجوه
 خوب ملاحظه نموده اند - معروف جناب مقدس خواهند نمود -

۳۷

بجناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلهم العالی می رساند - غلام بایع
 لواقح محفوظ (با) جمعیت و عاقبت است و سلامت ذات فالص
 البرکات اقبله از حق سبحانه، مطلوب و مسؤل او سبحانه، اقبله
 بر سر ما بندگان سلامت دارد، آمین - ثانیاً آنکه غلام متوجه اقبله
 به شغل خدمت طریقه عالی و کتاب مشغول است - و هر دو وقت یاران طریق
 جمع می شوند و چند سبق تفسیر و حدیث هم می شنوند و صاحبان اینخانزاد ^{غلام}
 اکثر میربانی می فرمایند - چنانچه درین ماه مبارک امام الدین خان جیو دوبار
 آمده بودند و نواب صاحب و ارشد خان جیو و صاحبزاده نواب صاحب
 به شب برای سماع قرآن شریف که بر خوردار محمدی خوانند تشریف می آرند -
 و دیگر مردم بسیار جمع می شوند - چنانچه تمام سائبان و دیوان فانه پر
 می شود - و کرم خان پسر موسی خان نژاد غلام داخل طریق شده و
 ذکر لطائف خوب معلوم نموده - قدوسی رسانند مگر به سبب خستگی
 خونی که از همیشه زاده او شده از اینجا قصد بر قاسمین دارد و از منی
 احوال روزی روزینه به تفریق بدست می آید - بتوجه اقبله حق سبحانه

صله برادر زاده میر محمد حسین ۷۷ نواب ارشاد خان

دریں برکت دید آئین - زیادہ حد ادب -

بعلی خدمت خدمت محل مظالم العالی قدسوس می رسانند یاران
طریقه سلام سنت الاسلام مطالعہ فرمایند - غلام زادیا و والدہ النشا
و جمیع غلامان ایجا قدسوس عرض می نمایند - کریم خان ^{و صمیم خان} حاضر الوقت قدسوس
می رسانند - محمد اعظم خان حاضر الوقت قدسوس می رسانند -

صاحبزادہ بیان اسد اللہ صاحب بندگی می رسانند و معروض می
دارد کہ والدہ میر مصاحب را فاطمہ جمع باید فرمود کہ از پنج ماہ بیچ
تنخواہ نیافتہ ام ، لہذا میان میر مصاحب را در بر علی گذاشتہ اندہ ام
ہمیں بار تنخواہ بدست می آید - میر مصاحب در شاہجان آبادی رسد
و عریضہ کہ پیش ازین ارسال داشتہ ام ، جواب آن عنایت باید فرمود
ارادہ دارم کہ بعد وصول نوازش نامہ پیش محب اللہ رفتہ شود -
زیادہ بندگی -

مکتوبات میر محمد حسین بنام حضرت منظر

[میر محمد حسین سید شہت خان بہادر شہسوار جنگ کے صاحبزادے
تھے جیسا کہ خود حضرت منظر کے مکتوب ۱۷۶ بنام عماد الملک
(کلمات طیبات) میں فرات موجود ہے۔ ان کے والد سید شہت
خان سے بھی حضرت منظر کے مراسم تھے۔ چنانچہ کلمات طیبات میں
حضرت منظر کا ایک مکتوب (۱۷۱) سید شہت خان کے نام بھی
ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت منظر سے کسی معاہدے میں
سفارش کے طالب تھے۔ حضرت منظر کے ایک اور مکتوب بنام

غلامِ عسکری خان سے بھی میر حسین کے والدین سے حضرت منظرؒ کے
 تعلقِ خاطر کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے
 والدین نے ایک زمانے میں قریح آباد میں قیام اختیار کر لیا تھا۔
 حضرت منظرؒ لکھتے ہیں ” (ترجمہ) حضرت محمد بن اپنے والدین کی زیارت
 کے لیے قریح آباد جانے والے ہوں گے، ان (والدین) کے دم کو نہایت
 بچھنا پاپ ہے اور ان کی دل جوں میں کوئی فروغ نہایت نہیں رہی ہے
 کہ فقیر کی رضا اسی میں ہے۔ وہ (والدین) کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں۔“
 (مجموعہ محرمِ خلیق، ج ۱، ص ۲۱۷)۔ مقاماتِ نظری میں میر حسین کا ذکر
 کرتے ہوئے شاہِ غلامِ علیؒ لکھتے ہیں ” از سادات کبار و عمدہ اصحاب
 وزیدہ اعیان حضرت ایقان اند۔ بہ کمالات ظاہر و باطن اراک
 بودند۔ طریقت از آنحضرت گرفتہ، با انہماق مقاماتِ طریقت فایز
 شد و اجازتِ تعلیمِ طریقت یافتہ۔۔۔ (حضرت منظرؒ) در بارہ ایقان
 فرمودند کہ میر حسین از اولیاد خدا کبر و جانان صیرامت ...“
 (ص ۸۹)۔

حضرت منظرؒ کے مکتوبِ بنامِ عماد الملک شے بھی معلوم ہوتا ہے
 میر حسین نے نوابِ عماد الملک کی سرکار سے قریح آباد اختیار کرنا چاہا
 تھا اور حضرت منظرؒ اس باب میں ساعی تھے۔

میر حسین کی وفات ۱۱۸۹ھ میں ہوئی۔ حضرت منظرؒ کے ایک
 مکتوبِ بنامِ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (عبد عبد الرزاق قریشی)
 میں ۲۷ رذی قعدہ کو لکھا گیا میر حسین کی وفات کا ذکر لہوں
 آیا ہے ” و ساتھ میر محمد بن خان صاحب مرحوم صمدیؒ
 باشند کہ پیش ازین زمشہ ام“ اسی مکتوب میں طالعِ داد

۱۔ یہ مکتوب کلماتِ طبعیات میں نہیں ہے۔ و بطبع فتح الاخبار کول کے مطبعہ مجبورے ”رقعات
 کرامت سعادت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانان منظر ختمیدر عنی اللہ عنہ“ میں شامل تھا۔
 اس کا ترجمہ قرم خلیق انجام لے اپنا مجموعہ میں شامل کیا ہے۔

(ملازم داد) کے پانی پت اور سوئی پت وغیرہ میں مجدد المولد کی طرف سے
 معزز ہو کر جانے کا ذکر بھی ہے اور یہ ۱۱۸۹ھ کا واقعہ ہے اس لیے
 میر حسین کا سال وفات بھی یہی ہے۔ اس مکتوب (مورخہ ۲۷ ذی قعدہ)
 سے قبل کا ایک مکتوب بھی اسی مجموعے میں شامل ہے جو ہمارے سوال
 (صفحہ سوال) کا ہے اور اس میں ہے کہ "احوال میر محمد حسین سلمیہ
 پیچ معلوم عنیت" نیز درمیان عرصے کے دو مکتوبات بھی ہیں یعنی ایک
 ۱۲۷۷ھ کا دوسرے پر تاریخ نہیں، دونوں میں میر حسین کا ذکر ہی
 نہیں۔ اس لیے میر حسین کی وفات غالباً ذی قعدہ ہی میں ہوئی۔
 کلمات طبیات میں میر حسین کے نام حضرت مظہر کا عرف ایک
 مکتوب ہے جس میں یرسلان کی وفات کی خبر بتاؤں گے کا اظہار اور
 کلمات تعزیت ہیں۔ نیز اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخشی سرداران
 خاندان کے صرفوں کے فروغ کے متکفل تھے۔
 میر حسین کے بارگاہ کاتب بنام حضرت مظہر اس عرصے میں
 متاثر ہیں۔ پہلے مکتوب میں افواج ولایت (افواج درانی)
 کی دہلی کی طرف آمد آمد کے متعلقہ کا ذکر ہے۔ دوسرے مکتوب میں
 سرداران روسیہ ضیق اللہ خان، حافظ رحمت خان، اور جناب خان
 کے متعلق اطلاعات ہیں۔ اور اچھے بھائی (میر حسین) کے الہ آباد
 شکر شاہی میں جانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ تیسرے مکتوب میں
 جناب خان اور دوسرے سرداروں کے بارے میں اطلاع ہے البتہ
 چونکہ مکتوب میں کوئی تاریخی نوعیت کی اطلاع نہیں ہے۔
 حضرت مظہر نے ایک مکتوب بنام یرسلان میں جو نواب ارغوان
 خان کے انتقال کے بعد لکھا گیا ہے ملاحظہ کی ہے کہ میر حسین نے کچھ
 محنت کر کے اپنے نکالات کو نکالات بہتر تک پہنچایا ہے اور نسبت

ارشاد کی حاصل کر لی ہے۔ کل انھیں اجازت ارشاد اور فرقہ ہی
 دے دیا گیا ہے۔ (مکتوب ۲۶، مجرم محمد خلیق انجم)۔ اس
 اجازت نامے کے بعد ہی میر حسین نے اپنے مکتوبات میں دوسروں
 پر توجہ دینے کا ذکر کیا ہوگا۔ اس طرح یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی
 ہے کہ احمد شاہ درانی کی جس آمد کا ذکر ہے وہ اس سال کے بعد کا
 واقعہ ہوگا۔ میر حسنت خان کا سال وفات معلوم ہونے کے تو
 کچھ اور تعیین ہو سکتی ہے۔

اب ذیل میں میر حسین کے وہ چار مکتوبات ملاحظہ ہوں
 جو حضرت منظر کے نام میں ہیں:

۳۸

بہ عرض مقدس قبلہ عالم و عالمیان ملجائے غلامان قیوم زمانی
 قطب ربانی پیر دستگیر جناب حضرت ایٹان مدظلہ العالی می رساند
 کہ مکترین غلامان محمد حسین با جمیع عبید و اماء جناب عالی بہ ہمہ
 وجوہ احوال مقرون بہ شکر دارد۔ اوقات لیل و نہار را بہ طاعت
 تصور ذات مبارک می گذرانند۔ غرازیں تردد سے مہتمم بان شان نیست
 کہ مدتی محبوب واردان این سمت بہ ورود مسعود صحیفہ شریفہ
 کہ خرزجان و تعویہ الایمان است سرفرازیں شدہ۔ غلغلہ آمد آمد افواج
 ولایت جہت سکنہ شہر دہلی قلب ضعیف غلام را مضطر ساختہ
 ہر چند برکات حضرت ایٹان عاماً محیطاً ان صلح و ہمہ اہل زمانہ است اما
 امیدوار است کہ در باب حضرات والدین این غلام کہ از ان مزید نگاہ
 خصوصیت میزول باشد۔ قبل ازین بہ جہت زیارت والدین سخت

بے بیابان شدہ بود بلکه از مدّتی این حال دارد و هنوز هست ایاماً
 راستیافته که بعد برسات حرکت خواهد کرد بجاست - می خواست که
 بے زاد و رفیق خود را به روج رساند که از اینجا نوشته نمی رسد
 که در آن بے مزگی و بے دعائی واستبراء و الم حضرت والده صاحب
 مرقوم نباشد - درین صورت هم غم و اندوه و نبوی و اخروی لاحق است
 بارها عرض معذوری بجا نموده ، شاید آن خطوط نمی رسند یا مضمون
 عذر غلام قابل پذیرائی نیست از مواعظ تقدیری چه چاره - برائے تلاش
 اسباب با مراعات وضع و عنوان هر چند دست و پا زده شد پیش
 از جا بایک یقین به تیسر بود ، به بحر خطر و اراده انجام سردی شد -
 و اکنون که به تصمیم عزم داشت ، فر شاه درانی نخل گردید -
 این همه رجوع اسباب و رفع داغ شقاوت از جبین غلام
 موقوف بر توجّات و دعای حضرت ایشان است که ظهور هر جزئی
 از واردات در حیات و نجات بعدیات متعلق بجناب حضرت است -
 غلامان و کنیزان هر یک آداب قدیوس بجای آرند - با یازده دوازده
 کس صبح و نیمین قدر شام بعد مغرب می نشیند و حلقه می دید - بعضی
 ازینها یک وقت اندک که صبح می آید و کسے شام - قدیمان خود
 مدّست که از حضور بشارت ولایات یافته اند و جدیدان که
 یکے ملا عبدالرحیم نام یک توبه در اوله یافته و ملا عالم خان
 نام از برادری محمد خان جو یک توبه در دہلی یافته روانه این
 ضلع گردیده طریقه را پر بجد گرفته اند و مقر آثار و شکر گزاریم هستند
 و ملا نصیری از سروی برای چندے مهاجرت نموده ، در مسجد غلام
 فروکش کرده بسیار سعادت منداست ، خدمت و محنت در طریقه می نماید
 صاحبزاده میان سنا و معلوم صاحب بر تحصیل علم ظاهر و باطنی نیز مقید

اند. بر محمد شب در روز همین جای باشد. ازین هم آثار محبت بسیار
 ظهور می کند. و مردم پینیل (سنبل) نیز می آیند. بخدمت صاحبان
 اتحاد مستغیران حلقه تبرک مخصوصیت میان میر صاحب و میان غلام
 مصطفی خان صاحب که هر دو صاحبان فراموش کار برادرانند سلاطین
 و اشتیاق می رسانند.

۳۹

بعض مبارک مقدس قبله عالم و عالمان قطب ربانی قیوم زمان
 پر دستگیر حضرت ایشان مد ظله العالی می رسانند که کمترین غلامان مجربین
 با جمیع بندگان به تصدق ^{خارج} در گوشه از مکاره محفوظ و بدعا حاصل
 لغت عظام قدیوس مشغول است از فضل الهی به طفیل ذات
 با برکات عالی راجی است که زود به برادر خود برسد. اخوی عزیز القدر
 میان ولی نظر (ولی نذر) صاحب بتاریخ ششم از ورود خود که بمحل
 فتوحات غیبیه است سرور ساختند و بکلمات تفصل سمات ربانی
 نواختند. او سبحانه فضل نماید که سرداران از کار شادی فراغ یافته
 به سمت خود با برگردند. از ثانی (= تأخیر) دل غلام می لرزد که بسا از
 مقصود خود محروم ماند. فیمن الله فان دی روز که هفتم بود داخل
 شده و حافظ (حافظ رحمت خلق) به بریلی رسیده، امروز خبر گرم
 بود و فردا شاید او هم داخل شود و نجیب خان در پینیل (۴) افتاده
 است می گویند که تا پانزدهم تمام خواهد شد. چون سرداران
 همه در اینجا جمع شده اند چند روزی میان ولی نظر جویو در همین جا
 مناسب بود. هستند و تلاش روزگاری نمایند. قد میبوسن التماس

که به پینیلی هوگا چیا اخبار الصنادید می درج شده، سکه که اس سوس
 آتایه سکه زد بر کل غنیمت و بلبل زد در پینیلی. بارشاه شد رو سله تام او محمد علی

می نمایند. به بنده خانه قویش وارندگذاشته عرض داشت ملا عمر نام،
 از یاران مولوی عبدالرزاق صاحب است پنج یا شش توجیه از غلام گرفته
 بحصول قدمبوس فائز می شود. همه کثیران و غلامان آداب قدمبوس بجای آرند
 خانه ملا مهربان بسی بسیار تلاش نموده فر گرفت، از دو ماه بیمار بود، لوث
 به یاس رسیده بود، اکنون به تصدق حضرت شفا یافته، اما سخت نقابت
 دارد.

بعد از تر عرض داشت، ملا عمر مذکور در حساب و کتاب بیع و شرا
 بازارگانی گرفتار و متوقف شده و برادر عزیز ولی نظر به بسوی بازار گشته
 بعد تلاش روزگار اگر دست داد فیها و الا ثانیاً به آنکه معاودت
 می نماید. اخوی عبدا لجبار و ملا فیض الله عازم عتبه عالییه بودند، به
 دست اینها عرض داشت ارسال حضور نموده برادر عزیز القدر میر
 مکهر صاحب دیروز که جمعه و تاریخ دهم بود از کوره آمدند و بیرون
 بهائی صاحب و قبله در تدبیر خرج و رخصت اند، بر احوال همین بطف
 اله آباد به لشکر بارشاهی رفته اند، انشاء الله تعالی بعد حصول مقصود
 عن قریب تشریف می آرند.

۴۰

به عرض اقدس جناب قبله عالم و عالمان قطب ربانی قیوم زمان،
 پر دستگیر حضرت ایشان مدظله العالی می رساند که کمترین غلامان
 محمد تبیین اوقات لیل و نهار در تصور ذات مبارک و انتظار قدم برکات
 لزوم عاجلی معذور دارد. امروز که هیز دهم و روز شنبه است نجیب
 خان کوچ کرده و سرداران دیگر که منتظر بودند به اطراف خودهای روند.

او سبحانه، اما غلامان را هم به حصول مراد بعوازد - درین هنگامه نعمت
 ملاقات نواب صاحب زاد الله وولته وبرکاته، عجب فوز عظیم بدست
 آمده لیکن سرور تلافی افعال قصوریه نموده، هر چند فقر و آلمی سامانی
 نگهبان شرم است - و ملا عمر که از یاران مولوی عبدالمرزاق صاحب
 است و قریب بست وقت با غلام شسته - از طریق اخلاص
 بسیار دارد - و ملا صالح محمد نام که از غلام طریق گزیده و زیاده
 از پنجاه لقمه یافته و نسبت به ظاهر تمسیه و هموار طبیعت است
 و مدعی کشف هم هست - بحصول قدمیوس فائز می شویند - و دیگر
 غلامان کورنش می نمایند - و خدمت نواب صاحب و خان صاحب و
 میان ظفر علی صاحب و میان محمد علی صاحب و دیگر صاحبان از غلام
 عرض است -

۲۱

بعرض مقدس قبله عالم و عالمیان جناب پیر دستگیر حضرت ایشان
 مد ظله العالی میرساند که کمترین غلامان محمد بنین به تصدق حضرت ایشان
 مع دیگر بندگان حضرت به همه وجه عافیت دارو - بر طبق ارشاد عالی
 که زبانی برادر زاده میان محمد الوردی سماعه افزوده گشته، بظاہر توقف
 عزم سعادت حضور نموده و بدل و جان صدقه محوره میسر که مستعمل
 است و شب روز در انتظار طلوع کوکب اقبال است - ان شاء الله
 تعالی از غره ماه آینده مشغول به شمار ایام و ساعات خواهد بود -
 و امیدوار است که یک دو روز قبل باین بشارت سرافرازی یابند -
 درین دلائل الفاظ خدمت میان عبدالحفیظ صاحب تشریف آوردند

غلام مجملہ جو تھی حال خود را غنیت دانستہ تحریر نموده روانہ حضور پر نور
 ساخت ظاہراً ایشان از ہفتہ وارد بودند۔ چون بجز رسیدن بخانہ
 صوفی صاحب زاج ایشان را کسل گرفتہ و غلام را خرم نہ کردند۔
 ازین سبب ہنگام معاودت ملاقات بر سر می فرمودند۔ ورنہ غلام
 خود آتیا قاضی شد۔ و از لشکر نہ برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب
 مراجعت نموده اندونہ ہنوز خبر رسیدہ۔ حال ملا مہربان
 معلوم نہی کہ عازم اجہانے (اوجھیلی) بود چون از
 مدینہ بے رخصت و بے اطلاع رفتہ۔ خاطر غلام متفکر است
 غالب گہ در حضور عالی رسیدہ باشند۔ از اندرون ہمہ کنیزان
 و از بیرون ملا عبد الجلیل و غیرہ غلامان آداب قدمبوس بجای
 می آرند۔ بخدمت خان صاحب و لوآب صاحب و دیگر برادران
 سلاما و اشتیا قہا میرساند۔

مکتوبات میر علی اصغر عرف میر مکھو بنام حضرت منظر

آیہ میر حسین کے اقربا میں سے تھے۔ تقابلات نظری میں
 ان کے بارے میں آتا ہے کہ "از اقربای میر محمد حسین خان
 زبدہ خلفای حضرت ایشان اندو بوجاہت ظاہر و خلاق
 باطن و آداب کاملہ و صرف کمالیہ از آنحضرت گرفتہ کہ
 کارسلوک باطن و قریب بہ انہا رسانیدہ باحوال تقابلات
 طریقہ فایز شدند از بس اظہار کہ ذکر اللہ بدم رسانیدہ

بالعکاس واردات عالیہ حضرت ابن نیر وقتی فرس
 داشتند۔۔۔۔۔ ایشان بجمع فیوض الہی و نظر انوار اٹھای
 بودند، اجازت بذات طریق باطن یافتہ، طالبان را
 تلقین ذکر و مراقبہ می نمودند در مرشد آباد ایشان را مرید
 بسیار پیدا شدہ، مجمع از ارباب قلوب الوعاد
 یافت در طلب قوت حلال پیوستہ تجارت می نمودند
 اما شغل ظاہر ایشان را از غیر اوقات بوظایف
 عبادات باز نمی داشت۔۔۔۔۔ بدینے است کہ ازین
 جهان رخت سفر بر بستند۔

حضرت نظر نے میر محمد معین کے نام جو مکتوب ان کے
 والد کی قربت کے سلسلے میں اول لہ سے لکھا ہے (مکتوب
 کلمات فیہا) اس میں یہ بھی ہے کہ میر محمد کمالات بہت
 کے مقام تک پہنچ گئے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میر محمد بھی
 میر معین کے والد اور متعلقین کے ساتھ اول لہ ہی میں
 مقیم تھے۔

مجموعہ ہذا میں میر محمد کے جو مکتوبات حضرت نظر سے
 کے نام ہیں۔ پہلے نظر میں انہوں نے میر معین کو بھائی
 صاحب و قبیلہ لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ میر
 معین سے عمریں کم تھے اور رشتہ کے بھائی تھے۔ اسی
 مکتوب میں محمد احسان احمدی اور غلام مسکری بھائی
 کے فرخ آباد میں قیام کا ذکر بھی ہے۔ یہ مکتوب غالباً
 اول لہ سے لکھا گیا ہے، علی ہذا دوسرا مکتوب (یعنی
 مکتوب بھی اس دوسرے مکتوب میں) جو جمادی الاخر

کی کسی تاریخ کا ہے، حضرت نظریہ کے تشریف لانے کی توقع کا
اظہار، موسیٰ مکتوب میں (غالباً اول سے) جنیب الدولہ
کے کوچ کر جانے اور اگلے دن فافظہ رحمت خان کے کوچ
رکنے کی اطلاع ہے۔

میر محمد حسین نے ایک مکتوب میں مر لکھو کو برادر عزیز
لکھا ہے اور مر لکھو نے ایک مکتوب میں میر عا شوری کو برادر
عزیز القدر لکھا ہے [

۳۲

جناب اشرف حضرت قبلہ دین و دنیا پیر دستگیر مردومرا
ادام اللہ ظلل افضالہ۔ تقدیم مراسم عبودیت و تمنا ہائے قدسیوں
مکتوبین غلامان علی اصغری رساند فیروز کہ روز جمعہ و رات
شہر حال پور کھینہ ہمراہ بدرقہ فضل الہی و توجہ آجناب محفوظ
از جان و مال و آبرو بخانہ رسید و ایجا نوید ہر دم برکت لزوم
باین قصہ بعد القضاے ایام شادی عبیہ سعد اللہ خان
مقرر۔۔۔۔۔ دریا فتنہ شکر انبوی بجا آورد و الا عارم
طوف آستانہ عالی می شد۔ بھالی صاحب و قبلہ میر محمد معین
خان صاحب و قادر باز خان صاحب و نصرت اللہ خان پیر
ایشان و برادر عزیز القدر میر عا شوری بعد تمنا ہائے قدسیوں
آنجہ معروض داشتہ انداز تمنا سے دعا سے حسن فائز
و حفظ آبرو بحضور عرض خواہد رسانید۔ و ایض میاں محمد

احسان صاحب و غلام عسکری خان جیو و میاں غلام حسین خان صاحب که از فرخ آباد بدست آمده بود در سل گشته به نظر مبارک خواهد گذشت. کلو کر که همراه غلام آمده سخت آرزو مند دولت قدیوس است. بعرض عبودیت مفتخر است، زیاده حدادب.

۳۳

بجناب فیض مآب قبله کونین حضرت پیر و مرشد برحق ادام الله تلاله العالی علی المتفارق جمیع الموالی کترین بزرگان علی اصغر بعد عرض تمنا ملازمی رساند که بامید حصول شرف ملازمت بزرگان انجناب روز را پیش می آید امروز که روز شنبه و هژدهم شهر حال است بحیب الدوله بهادر کوچیده رفت. فردا خیر کوچ ^{بفضل} با نظر رحمت خان نیز شهرت دارد. انشاء الله تعالی البته خواهد شد. او سبحانه شرف دولت قدیوس را نصیب سازد. و ازین که ایام ماه آخر شده بیم آن پیداشده است که ایانا مانع پیداشود و اجتناب موافق قرارداد عازم مراجعت شوند. لهذا بعروض می دارد که اجازت دعای عزب البحر بطور سیعی مرحمت شود که بعضی عقد با از سالها افتاده اند، و بعضی الحال بیش آمده. تفصیل آن بوجوب طول عبارت دانسته نموده است.

بالفعل سدّ رق که می رسید از شش ماه بند است. و بتوقع آن
 قریب پنجاه روپیه قرض گرفته بود الحال فریک ماهه شنیده می شود
 درین صورت تشویش و خوف چیزها را در این گیر که در شهر بیگانه و باین
 عنوان این قسم بدنامی سبب خفت است. او سبحانه بهین عنایت
 آنجناب ابرو نگدارد و از تشویش برساند در همین امر بیشتر مانع
 سعادت حضور گشته است. زیاد بجز تمنای قدمبوس چه عرض نماید.

مکتوب شیخ محمد مراد بنام حضرت منظر

[مقامات نظری می آن کا ذکر لئون آیاج - شیخ محمد مراد از
 قدامت اصحاب حضرت ایشان اند - طریقه از آنحضرت گرفته
 تا سی و پنج سال هر روز یکبار در خلعت ذکر حاضر شده اند و بهین
 نسبت مبارک بمقامات مصلوبه طریقه رسیده و نسیجه بلند حاصل
 نمودند و جناب فیض مآب خصوصیت بهم رسانیده که دیگر از
 اصحاب در آن شریک نیست. سعادت دولت خانه بایشان
 تعلق داشت. حضرت ایشان می فرمودند که در اصحاب ما در
 رفعت نسبت کسی بایشان مساوات ندارد، کمالات که در
 ذات ایشان جمع است بسبب پیشه تجارت طالبه بایشان
 رجوع نمی کند زیرا که شیخ را علم و عقل سلیم و کشف صریح با و جبران
 صیغ و شرف نسب و تجمل ظاهر و دولت فقر و قناعت در کار است

شیخ محمد مراد مقامات نظری کی تالیف (۱۲۱۱ھ) کے وقت حیات
تھی۔

ان کے نام کلمات طیبات اور محترم عبدالرزاق اولیٰ کے
مجموعے میں حضرت مظهر کے مکتوبات موجود ہیں۔

۴۴

عرفی فدوی فاک پای محمد مراد بعد از اشتیاق لوازم
بجا آورده معروضی دارد۔ عنایت نامہ گرامی بموعہ خیر و عافیت ذات شریف
یک تھان سوی و پارچہ نثر (۱۲۱۱ھ) و کتاب حصن حصین بدست محمد رفیع
ارسال فرمودہ بودند خوش وقتی و قری ہزاران ہزار حاصل گشت۔
بموجب ارشاد عالی رقعہ شریف بہ شیخ رحمت اللہ بیو صاحب و تھان سوی
اندرون محل رسانیدند، بسیار پسند آمدند، خوش وقت شدند۔ الحلال
لغایت بست چہارم این ماہ مردم اندرون محل بمع توابعان
اللہ با خیر و عافیت ہستند۔ چنانچہ بیان پر علی بیو صاحب بمع توابعان
محل خود با خیریت اند و شیخ رحمت اللہ با مردمان محل خود با خیریت اند
میان غلام مصطفیٰ بیو صاحب بمع توابعان خود بخیریت اند۔ چنانچہ شیخ
حبیب اللہ بیو مرزا جاکنہ بطرف فرخ آباد رفتہ اند۔ بیان محمد میر
بیو صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ میر بادی بیو قدمبوسی عرض کردند۔
لالہ جعفر مل بیو صاحب بطرف دہولانہ رفتہ اند، قدمبوسی عرض کردند
لالہ بیون علی از فرخ تگر نیامدہ اند، لالہ صاحب قدمبوسی عرض کردند۔
لالہ شادی رام قدمبوسی عرض کردند۔ چنانچہ اندرون محل ماء الجبن
شروع کردہ بودند، چیزے حرکت نزلہ کرد، موقوف شدہ بود۔

تخیل غازی آباد ضلع میرٹھ

الحال شروع کرده است و الحال طبیعت خوب است. خاطر شریف صح فرمایند و از طرفی از جمیع صاحبان حلقه سلام بزرگی و نیاز بخیرت ثواب صاحب، طفر علی صاحب، رحم فان سلام برسد.

مکتوبات محمد خان (برادر محمد نامدار خان) بنام حضرت منظر

۴۵ کونین، کعبه

قدوة السالکین، زبدة العارفين، قبله الشائین، حضرت صاحب دام جلاله و افضاله
 بجز عرض بندگان عالی می رساند که ورود کرامت نمود پروانه سعادت نشانه موجب بر فرازی کونین و بر طریقی
 نشائین گشته بر افتخار با وج افلا فائز ساخت از عالم اش دیده دل روشن گردید گویا روشن را بمنزله هادی برده
 بجای آمدنی الواقع بر و ارشاد حقین بنیاد گردیده عین گواه شد فاما عذرهای غلام در مقصدی از سعادت قدس
 است. لاچاره... حالا اراده معصم داشت از سر قدم ساخته در یافت سعادت قدس فاما صاحب حقین
 بعضی حق جل و علا بخانه اخوان صاحب محمد نامدار خان برده از ده سال که امید تو الله نبود، قولی که نهال
 مگردید و هنوز از شادی رسوم... بیرون نگریده. اگر شادی گذاشته بجهت بر سر کعبه برادر از می گردد.
 لاچاره حال در دل عقیدت منزل قرار داده است که اگر چیزی از آن خدائیمان به نور قدم این صلح را مشرف
 می دارد تا بعد فراغ رسوم شادی و کرامت معصم بر روز غره رجب الحرام است تا هزار کار را گذاشته بجهت
 سعادت قدس شرف افتخار خواهد انداخته خادم بحر ذات بابرکات دیگر طلبا و ما وای خویش نمی بپردازد
 امید و ارفض و کرم... دل فریاد ضمیر منبر کیم... ازان است خواهند داشت
 فلاح دارین این غلام معصم بتوجهات کریانه... الی ظلم محدود باد بحرمه الزن والهاد
 بخدمت صاحب مرادان خدا گفان ملا نسیم و ملا قائم خان و جمیع صاحبان حلقه و تمامی خادمان
 جناب آداب بزرگ فدوی خادمان معصم بخدمت میر باز خان کورنشاهی رساند. محمد باشم اخوان
 را کورنشاهی رساند امیدوارم لطف الاوار خادم کسبینه محمد کورنشاهی رساند.

۴۶

بجز عرض خادمان جناب قدسی جناب، حضرت صاحب مدظله و افضاله.

از نزول اخبار تشریف بندگان عالی مقامی خادمان جناب فیض مآب در بلکہ سنبلیہ
چندان مبارکی و فرخی روداد کہ قلم دوزبان از تیراں عاجز و قاصر خواستہ بودم کہ از سر قدم نموده
حصول سعادت سرمدی سازد و خاک قدم پاک را کہ تو تیاے دیدہ چشم خود نماید قانا چون
دری روز ہا بسبب قرض امور کہ ذکر آن بموجب قیاس ناقص خود خیلے نامناسبی پنداشت۔ از انرا
صاحب محمد نادر خان و اخوان صاحب میر باز خان جو بچیان آندہ چنانچہ حضرت والدہ ماجدہ فدوی
نیز بہ ہمراہی حاجی میر باز خان قصبہ سرمدی را گذاشتہ مسکن موضع ہر داسپور
بہر صحت و بیخ ششش کردہ ہے از قصبہ مذکور واقع است اختیار نموده چونکہ اشیائے السب را از جائے
بجائے بردن این را ایک چیز سے تدبیر سے ہی بالیست از حصول سعادت دیدار فائز الانوار خودی
دست داد۔ لکن دل و جان در قدم خادمان جناب امیدوار است مگرین خادمان
را..... بدعای دلی و قوم باطنی فرا یاد دل فیض منزل کہ نمونہ لطف الہی است خواہند داشت
در ہر دو جان بجز ذات بابرکات هیچ مانجائے و ماوائے قریشی نمی پذیرد شرم و اکبروتے دو جهان تعلق بہ
فوازش تشریف..... الی فیض بخشی و فیض رسائی دائما باد۔ فدوی میر باز خان و مرزا محمد علی بیگ
فدوی قائم خان و امیروار دیدار قدم محمد خان کورنشہای رسانند۔

مکتوب غلام حسن بنام حضرت منظر

[غلام حسن، بھائی تھے محمد احسان احمدی کے، جیسا کہ
مقامات منظری میں مذکور ہے (ص ۸۴)۔ شیخ
محمد احسان احمدی کے دوسرے دو بھائیوں کے نام یہ ہیں۔
غلام عسکری خان جو نواب عماد الملک کے متوسل تھے
اور محمدی جن کا ذکر "مکاتیب میرزا منظر" مرتبہ عبدالرزاق
قریشی (ص ۸۴) میں ایک جگہ لیا گیا ہے: "جواب ان

بدست میان محمدی برادر غلام عسکری خاں فرستادہ ام
 گویا تینوں بھائی مرزا صاحب سے تعلق خاطر رکھتے تھے
 محمد احسان احمدی کے ان مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ سے
 بھی جو مجموعہ ہذا میں شامل ہیں یہی ظاہر ہے۔ ان مکتوبات
 میں محمد احسان احمدی نے تینوں بھائیوں غلام عسکری
 غلام حسن، اور محمدی کی طرف سے حضرت مظہرؒ کو
 سلام لکھا ہے۔

غلام حسن کے حسن اخلاق اور آدمیت کی طرف
 خود حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب بنام غلام عسکری
 خاں (مجموعہ رتبہ محرم خلیق انجم ص ۲۱۷) میں یوں کی
 ہے :

” آپ کے بھائی غلام حسن، الحمد للہ (خزند قافی
 ثناء اللہ بالی پٹی) کے ساتھ جس آدمیت سے پیش
 آئے ہیں اسے تحریر کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔
 کیوں نہ ہو بزرگ زادے ہیں اور بزرگی حاصل کی ہے“
 غلام حسن کا ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کے نام، مجموعہ ہذا میں
 شامل ہے جس میں مرہٹوں کے لشکر کے بارے میں لکھا ہے
 کہ کروٹی کی طرف جو یہاں سے بارہ منزل کی مسافت پر ہے
 مرہٹے پہلے گئے ہیں [

۴۷

آداب کورنشائت ہزار عجز و نیاز بجا آوردہ بعرض اقدس

اعلیٰ می رسانند۔ احقر تا تحریر کہ سوم شعبان است مع وابستہ بہم
 وجوہ بعافیت است و آرزوی دریافت دولت سعادت پائی ہوں
 آنقدر بحال این خاک رسدنی است کہ لمحہ قرار و آرام ندارد کہ
 درین ضلع مع عیال اقامت داشتیم، امید آن بود ہر گاہ عزما کردم
 بحضور پرنور سعادت قدمبوسی مشرف خواہم شد۔ در میولا غزہ
 شہر حال کوچ بندگان عالی بسمت لشکر مرہتہ مقرر شد۔ چنانچہ
 ہر روز غزہ داخل خیمہ شدند۔ چند مقام حوالی شہر منورہ و کوچ بکوچ
 روانہ خواہد شد۔ مستمع گشتہ کہ مرہتہ بطرف کرولے کہ دوازده
 منزل ازین حدود مسافت دارد مشترک است و معاہلت آنجا
 در پیش دارد۔ درین صورت باید دید مراجعت کے اتفاق افتد
 از بعد مسافت سخت مشوش گشتہ خداوند باز کے حصول سعادت
 قدمبوسی میر آید۔ و بجا بیصاحب و قبلہ در لشکر ہستند۔
 ازین جہت عرضی ننوشتہ اند۔ کورنش معروض باد و جمیع مردم خانہ
 عرض کورنش و قدمبوسی معروض می دارند و نور چشمی تحین و محبت اللہ
 کورنش و بندگی بعرض می رسانند۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش
 و خدمت میان پیر علی صاحب عرض بزرگی قبول باد۔ عرض
 غلام حسن

مکتوب نعیم اللہ بنام حضرت مظہر

[نعیم اللہ نام کے دو حضرات ہیں کا ذکر حضرت مظہر]

کے مکتوبات میں ملتا ہے ، ایک تو صاحب معمولات مطہرہ
 مولوی نعیم اللہ بھراچی ، ان کا ذکر مقامات مطہری میں
 بھی ہے اور کلمات طیبات کے بعض مکتوبات میں بھی۔
 اسی نام کے دوسرے شخص "سید نعیم اللہ" ہیں
 جن کا ذکر محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات
 ۱۸، ۲۲، ۱۰۱، ۱۰۸ میں ہے۔ مکتوب ۱۸ میں جو مرزا صاحب
 نے دہلی سے قاضی صاحب کے نام لکھا ہے، یہ ہے کہ
 "سید نعیم اللہ قرآن در تراویح خوانند و وہ
 دوازده کس، ہمہ از یارانِ حلقہ در جماعت حاضر
 می شوند۔" مکتوب ۲۲ میں قاضی صاحب کو تاکید کی گئی
 ہے کہ "میر سید نعیم اللہ" کا احوال دریافت کر کے لکھیں
 مکتوب ۱۰۱ میں جو دہلی سے لکھا ہے یہ ہے کہ "افسوس و
 ہزار افسوس! رقعہ از گلا و کھی رسیدہ کہ سید نعیم اللہ
 صاحب مشرف بلالک، توقع حیات نماندہ۔"
 اس مکتوب کے بعد حضرت مطہرہ کے کسی اور مکتوب میں
 سید نعیم اللہ کا ذکر نہیں۔ وہ انتقال کر گئے ہوں گے
 مقامات مطہری میں جہاں کے بارے میں ملاحظہ ہے کہ
 "در حین حیات حضرت ایشان ازین تہاں رحلت
 نمودند۔" ذیل میں جن "نعیم اللہ" کا مکتوب دیا جا رہا ہے
 وہ غالباً ہی سید نعیم اللہ ہیں، نہ کہ نعیم اللہ بھراچی۔ اور
 چونکہ مکتوب میں نواب ارشاد خاں کو سلام بھی لکھا گیا ہے
 اس لیے مکتوب نواب ارشاد خاں کی وفات سے قبل کا ہے۔

بجناب فیض مآب حضرت صاحب و قبلہ دو جهانی و کعبہ مرادات باوردا
 مد ظلم العالی از غلام نعیم اللہ بعد از عرض نیاز معروض باد۔ پورود عنایت
 نامہ فیض شامہ کہ مشتمل بر طلب این احقر و خرید دو حقہ عطا شدہ
 متفق و مباحی گردید۔ حضرت سلامت! بتلاش تمام ہمیں دو حقہ
 ہم رسید و ازین بستر موجود نبود۔ اگر خوش و پسند بندگان عالی
 باشد فیہا والّا بدست آدم بعقیر واپس فرمایند و احقر بسبب
 رعنے مسہل کہ بموجب تجویز حکیم باہل خانہ ضرور بود۔ از سعادت
 خدمت خدمت متصرف ماندہ بروز چار شنبہ انشاء اللہ تعالیٰ مشرف اندوز
 خدمت فیض موہبت کہ آرزوی قدمبوس بدرجہ کمال است خواہد شد۔
 زیادہ حدادب۔

خدمت شریف نواب ارشاد خان صاحب و ارشد خان صاحب سلام
 قبول باد و بجمع عتبہ یوسان آنہ محفل فیض منزل سلام نیاز قبول باد۔
 از حضرت محمد مرصاحب و مولوی صالح خان مع اولاد خود قدمبوسی می رسانند
 و از محمد عوض و غلام رسول و غلام حسین و محمد میر و حفیظ الدین و نجابت
 علی و محمد معین و منور علی و میان شجاعت علی و میان غنایت غوث و میان
 پیاول تسیمات قدمبوس مطالعہ شریف باد۔ و بی بی رحی (؟) مع صبیہ
 بتدگی می رسانند۔ از اہل خانہ غلام بتدگی معروض باد۔

مکتوبات شاہ علی بنام حضرت منظرؒ

[یہ حضرت منظرؒ کی اہلیہ کے عزیزوں میں تھے اور وہ انہیں بہت عزیز رکھتی تھیں۔ حضرت منظرؒ نے اپنے مکتوبات میں ان کا نام کہیں پیر علی، کہیں شاہ علی اور کہیں کہیں مرزا شاہ علی لکھا ہے "مکتوبات میرزا منظرؒ" میں حضرت منظرؒ کا ایک مکتوب (مکتوب ۱۲۳) شاہ علی کے نام ہے جو یوں شروع ہوتا ہے "حامداً ومصلياً از فقیر جان جانان، بر فور دارین مرزا شاہ علی عاقاہ الرحمن در یابند کہ فقیر تا دم جمادی الثانی در پالی بیت بعافیت است و خط شمار سید و مطالب معلوم گردید۔ بدانند کہ فقیر را با شما شفقتی کہ بود تغیر نیافتہ۔" اسی مجموعے کے مکتوب ۱۲۳ میں ہے کہ "در مقدمہ اصلاح فیما بین مردم محل و میان پیر علی تحریر نمودن بی فائدہ است کہ ایٹا ہر دو مغلوب طبیعت و مزاج خودند۔ حرف کسے درینہا تا اثر ندارد۔" مکتوب ۱۲۴ میں ہے کہ "امروز پیر علی از بد سلوکیہاے مادر خود ترک معاملات کردہ جدا شد، قلیلے برائے مصارف اور بر ذمہ فقیر افتاد۔" مکتوب ۱۲۵ میں ہے کہ "وگر کہ پیر علی کردہ، یعنی نکاح دوم، شنیدہ باشند۔ چگویم چہ قدر ذلت و اذیت عاید شدہ۔" ایک اور مکتوب میں شاہ علی کی طرف سے یوں بے اطمینانی

ظاہر کی ہے۔ " از خط بر خود دار مولوی احمد اللہ معلوم شدہ
 بود کہ پیر علی در اصلاح می کوشد۔ بر حرکات او اعتماد نسبت
 خدا از دور دور دارد۔ آنچه در دل بود شمارا آگاہ کردم۔
 شما ہم فرمید کہ معقول است یا نہ " (مکتوب ۴۱)۔

کلمات طیبات کے بعض مکتوبات سے بھی شاہ علی اور
 حضرت دظہرؒ کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے نیز ایک مکتوب
 حضرت منظرؒ کا شاہ علی کے نام بھی ہے۔ مکتوب ۳۱ میں
 شاہ علی کی گھر پیر شانی کا ذکر ہے کہ دو بیویوں اور تین
 بچوں کے باوجود گھر میں ایک بھی کوکر نہیں۔ مکتوب ۷۵
 میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کی قسمت میں دنیا نہیں
 ہے حالانکہ لاگو ہاتھ پر مارتا ہے۔ مکتوب ۷۸ میں قاضی
 صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کے مشورے سے جو مناسب ہو کرنا
 کیونکہ وہ ان کا (اہلیہ حضرت منظرؒ کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود
 فقیر کا طرف دار ہے اور ان کا مزاج داں بھی ہے۔ اسی مکتوب
 میں یہ بھی ہے کہ پیر علی شور سودا سے موروٹی رکھتا ہے اس کا
 خیال رکھنا ضروری ہے۔۔۔ دعا کرو ان سزاویوں کا مزاج
 ٹھیک ہو جائے (دیکھئے) "مرزا نظر جانان کے خطوط" مرتبہ خلیق الخلیق

(ص ۱۳، ۱۹۸، ۲۰۲)

۵۱، ۵۰، ۵۱
 ذیل شاہ علی کے تین مکتوبات کا نام حضرت دظہرؒ
 درج کیے جا رہے ہیں۔ ان میں آخری دو (۵۱، ۵۱) میں
 شاہ علی کے نام کی صراحت موجود ہے۔ پہلے مکتوب (۵۱)
 میں مکتوب نگار نے اپنے نام کی صراحت نہیں کی ہے مگر قیاساً
 یہ بھی شاہ علی ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

بعضی حضرت صاحب و قبلہ مدظلہ سر نیاز بعثت ارادت نپاہ
 لیسیدہ عقیدت ذات رسوخیتہ بجا آورده ملتئم می سازد
 کہ بفضل الہی و عین توجہات عالی احوال این حوالی مقرون شکرانہ
 متعالی است و از کار تمنای آرزوی پالوس مع استدعای صحت مزاج و با
 ورد اوقات دارد و دامستان بی پایان آرزو مندی را محقر ساخته
 نوک ملک عرض ہمدعاے آرد کہ سابق عرایض مندرجہ کوالف مصحوب پیو
 چو بیدار رسول داشتہ بنظر اقدیس گذشتہ باشد و مزاج مبارکہ اندر
 بخوبی اصلاح یافتہ و تداوی علاج موقوف شدہ - و بعضی عرایض مثل
 غلام مرتضیٰ خان وغرہ از لفظہ سالی فرو مانده بودند الحال ملغوف
 ارسال داشتہ - دیگر ہمہ وجوہ خیریت است، خاطر عاطف جمع باد -
 و بموجب ارقام عالی انشاء اللہ تعالیٰ امید قویست کہ نسبت بہ
 این ماہ یا غرہ ماہ آئندہ کہ رجب است کثیر تفریحیت ہر روزی
 فرماے مہجوران این مکان خواہد شد۔

۵۰

حضرت قبلہ و کعبہ پیرو شد جهان مدظلہ العالی از غلام خانہ پرو
 شاہ علی بعد عرض ادائے نیاز و بندگی و عبودیت معروض می دارد -
 بفضل الہی و توجہات حضرت قبلہ پشت پناہی جناب حضرت والدہ محترمہ
 مدظلمہا مجوز طلب مردم خانہ غلام شدہ اند۔ چنانچہ امروز زبورے

عنایت فرموده اند و غلام را رخصت ساخته اند که زودتر بهمین
زور در محل آرد تا بر عرض معروض داشته هر چه ارشاد شود بعمل
آرد - زیاده حد ادب -

۵۱

بعد عرض عالی متعالی مدظله العالی - غلام فقیر شاه علی بعد
ادای تسلیمات و کورنشاتی می رساند که همه وجوه تحصیل عاقبت
این جای است و همواره مستدعی حالات آنجا را خواهد بود و بدل نیازی
می خواهد به وزارتش پرسش حال غلام متضمن خط اندرون برقم دعا معجز
گشت او سبحانه تعالی آن ذات پر سنده حالات ما را بر مفارق
مایان سلامت با کرامت دارد و از دولت پادشاهی عالی متمنا می نموده
باشد - و فرمایش را معروض ساختن در بندگی خیل بی ادبی است
لیکن بطریق اظهار ضرورت بندگان را گذارش ضرورت خانی سابق
در مقدمه کفیس با معروض داشته بنظر گذشته باشد - آنرا امید
دارد که همراه رکاب خواهند آورد لیکن سواء آن موازی دو آثار بیره
قسم اول خالصاً جهت غلام بی مشارکت غیر از دوکان سنبل تیار
فرموده نیز همراه آرد عین غلام پرور است - و مکرراً این معروض داشته
اغلب است که پس و پیش بلاخطه اقدس آمده باشد - زیاده حد ادب -

مکتوب اہلیہ حضرت منظرؒ بنام حضرت منظرؒ

۵۲

بجز عرض بندگان عالی متعالی - مردم اندرون محل

بعد ادا سے بندگی و نیاز ہی رساند بفضل الہی و توجہ عالی حصول
خیریت اینجالیست و پیوستہ سلامتی و صحت ذات فالص البرک
مستدعی می باشد نوازشہ نامحبات سے کثرت سرافرازی یافتہ -
چون بنوید قدم قدس لزوم قطع مراسلات و ہنگام مسرت ملازمت
سعادت آیات مقصود است و بجز از عرض بندگی گزارشہ ندارد -
بنا بر لفظ بندگی و عالی خدمت متعین عرفیہ شیخ صاحب التماس می سا
و بران قرار اکتفا می نماید و از عنایا تیکہ این مرتبہ در حق خود از
جناب عالی نوازش می یابد سجدات شکر توجہات بجای آورد - باقی
بہم وجہ بخیریت است و استعمال ماء الجبن تا امروز کہ ہفدم ای
ماہ باشد جاری است ، و اشارہ آن سہل مسہل لعل آمدہ بنا بر
عرض مروض داشتہ زیادہ جداوب -

مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ بنام حضرت منظرؒ

[محمد حسن خان خانزادہ کے دو مکتوبات حضرت منظرؒ]

کے نام ہیں جن میں مکتوب نگار خود کو محمد حسن خان زاده
 لکھا ہے مگر وہ محمد حسن خان زاده ہو گا کیونکہ حضرت
 مظہر نے اپنے ایک مکتوب میں اکتیس خان زاده ہی
 لکھا ہے۔

محمد حسن خان زاده کے پہلے مکتوب (مکتوب ۵۳)
 مجموعہ ہذا میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے متعلق حضرت
 مظہر کو جو لکھا گیا ہے وہ خود حضرت کے ایک سفارشی
 مکتوب بنام محمد حسن خان زاده کے جواب میں ہے۔ اور اس
 سفارشی مکتوب کے بارے میں خود حضرت مظہر نے قاضی
 ثناء اللہ پانی پتی کو اطلاع دی ہے: "فقیر موافق نوشتہ شما
 کہ سابق رسیدہ بود بہ محمد حسن خان زاده کہ از یارانِ حلقہ
 و مرد طالب علم و صالح است نوشتہ بودم کہ اگر از مردم
 پانی پت کے در لشکر نواب نجیب الدولہ اخبار شکایت
 مولوی صاحب نماید، باید کہ اورا دخل نہ دہند و حرف او
 نشوند و ازین معنی نواب رانیز آگاہ سازند"
 اب وہ جواب دیکھیے جو محمد حسن خان زاده
 نے (مکتوب ۵۳ مجموعہ ہذا) لکھا ہے، وہ لکھے ہیں:
 "جون در مقدمہ قاضی ثناء اللہ ارشاد گفتمہ
 اندک با آن ہنوز حاسدان رخصتہ نیافتہ اند۔ اس مکتوب
 کا زمانہ تحریر غالباً ۱۱۷۸ھ ہے کیونکہ اس قضیہ
 کا ذکر قاضی صاحب کے ایک مکتوب میں بھی ہے جس سے
 زمانہ تحریر ۱۱۷۸ھ ظاہر ہوتا ہے۔
 "کتابت میرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی میں

یہی حضرت منظرؒ کا ایک مکتوب محمد حسن خان جیو کے نام ہے اور اس میں قاضی صاحب کی سفارش کی گئی ہے بلکہ جو مکتوب ذیل میں دیا جا رہا ہے وہ حضرت منظرؒ کے اسی مکتوب (مکتوب علیہ) صفحہ ۲۱۱ مکاتیب میرزا منظرؒ کے جواب میں ہوگا۔ حضرت منظرؒ لفظ "باعت" تحریر آگست کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر در شکر نواب بیابند درہر کاری کہ فرمایند امثال امر ایشان را سعادت دانستہ سعی واجب دانند کہ آئیہ ایشان خواهند گفت حق خواهد بود بے شبہ، اگرچہ بظاہر مخالف رای دیگران باشند۔ نیز اسی مجموعہ مکتوبات میں حضرت منظرؒ کا ایک مکتوب (۱۴۵، ص ۲۰۹) "مولوی نعمت صاحب و خان بر خوردار محمد حسن خان جیو کے نام ہے۔ اور اس میں حضرت منظرؒ نے ایسے ایک اخلاص مند جو دہری ایزد بخش جو دہری پالی پیت کی سفارش کی ہے [

محب خاص خاندان نبوی علیہ السلام، ربی اقطاب مرادات الوری حضرت دستگیر جیو انار اللہ برہانہ، علم الہدی مالک ازحہ السلاک، کشف الدجی امیدگاہ بیکسان ہموارہ سایہ لطف و مرحمت بر سر مریدان تابان باشد ازینصوب ترا اب الاقدام آنجناب عالی مکان مقصرا لخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفہ تجلیات

و آداب مستندانه کہ شیوہ فرو بیان است چون درین ولا در سعید
زمانہ خط شریف ورود یافتہ الحمد للہ والمنة للہ از باعث فوازش نامہ

مشک بنت النعیم یافتہ و نافہ مخومہ یافتہ چنانچہ گفتہ اندہ

نیچے کر دیار شاہ آید میجا برسے بیمار آید

چون در مقدمہ قاضی ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند بان ہنوز حاسران رخنہ

نیافتہ اند۔ امید کہ از توجہ آن عالی شان جاہ و جلال رخنہ درہ....

خواہد یافت فی الحال سے نفر از پانی پت آمدہ اند۔ چیزے از دہن صادر

نشہ است۔ و این فقیر مولوی صدر صدور فتح خان راہم آگاہانیدہ

ہجرت است کہ ایشانرا امداد سازند۔ انشاء اللہ تعالیٰ رخنہ خواہد

یافت۔ خاطر شریف جمع دارند۔ زیادہ سلام۔

از فتح خان میان صاحب جیوبندی رسد۔

خدمت اخوندزادہ محمد نسیم و اخون امان اللہ جیو سلام

بصد شوق برسد۔ از حاجی احمد نیز بندی برسد۔

۵۲

ہادی رہنما کشف الدجی عصیان کہ رنگ بر آئینہ دل بیشتر
نشیدہ

ہر گنہ رنگ است بر آئینہ دل (۱) دل شود زین رنگا خوار و خجل

چون صیقل مری بردل بہند آب از دریتیم بیشتر گردد۔ از جانب

تراب الاقدام مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفہ....

و کور نشات.... کہ شیوہ قدویا لست مشہود رای مہرا بجلای

لہ کذا فی الاصل۔ قافیے کی رعایت سے شہاد کی جگہ یار ہوگا۔

النور و منور بار ازینصوب مستوجب حمد و سپاس و صحت و سلامتی
 آن ذات فائز البرکات همیشه از درگاه لم یزل و لا یزال خواہان و خویام
 او سبحانہ و تقدس و تعالیٰ آن ربی رہنما کونین را مدام بر سر بریان تابان
 باشند۔ چون منفا و فدہ شریف و مکاتیب عجیب در سعید زمانہ تجلی
 نمود خرمی صوری و معنوی حاصل آمد الحمد للہ و اطمینان للہ کہ نوازش نامہ
 آن عالی جناب قرۃ العین آمد چون آنچه در باب ہر خان و سیف اللہ تحریر
 بودند مفصل ظاہر آمد۔۔۔۔۔ این بندہ بقدر کوشش و سعی علی محمد خان را
 گفتہ بودم و در لشکر تعین نمودم و علی محمد مذکور گفت کہ اغلب بظرف
 چاند پور رفتہ بود و بعضی گویند کہ عمر خان بگریختہ انشاء اللہ تعالیٰ
 بعد از اندک مدت۔۔۔۔۔ چاند پور۔۔۔۔۔ رفتہ است و الا نہ درین
 باب لا چارگی است۔

مگر آنکہ آنصاحب کہ تحریر سافخہ کہ روہیہ یا مردمانرا ایذا
 رساند، این ہمہ رویداد پیش نواب صاحب عرض نمود و نواب صاحب
 مذکور فرمان بظرف شیخ قاسم بطریقہ قدغن نوشتہ است کہ خود بروید
 در خدمت میان صاحب قیام نمایند۔ از نواب صاحب تسلیات و سلام
 بصد شرق قبول باد۔

مکتوب رحیم خان خانزادہ (۹) بنام حضرت مظهر

[ذیل میں مکتوب درج کیا جا رہا ہے وہ یا تو محمد حسن خان
 خانزادہ کا ہو سکتا ہے یا رحیم خان خانزادہ کا۔
 کیونکہ حضرت مظهر نے، قاضی ثناء اللہ پالی پٹی کی

اس درخواست پر کہ اگر بہ کسی از سرداران لشکر یا از
 رفقای افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن متنا
 یا شہر حمت گردد (مکتوب علماء مجموعہ ہذا) جواباً قاضی صاحب
 کو اپنے ایک مکتوب (مکتوب علماء مجموعہ مرتبہ عبد الرزاق
 قریشی) میں الہی دو حضرات، محمد حسن خان فائز زادہ
 اور رحیم خان فائز زادہ کو سفارشی خطوط لکھنے کی
 اطلاع دی ہے۔ محمد حسن خان کے دو مکتوبات اسی
 مجموعے میں شامل ہیں اور پیشتر آچکے ہیں۔ ان کا اسلوب
 اس مکتوب سے ہر جہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔
 اس لیے قیاساً یہ رحیم خان فائز زادہ ہی کا مکتوب ہے
 قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوب علماء (مجموعہ ہذا)
 میں حضرت مظہرؒ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ "نوازش
 نامہ عالی بدست بیان محمود مع شفقہ خاص بنام
 رحم خان فائز زادہ شرف فرمود"۔ وہ ہی رحیم خان
 ہیں گے اور مکتوب ذیل انہوں نے حضرت مظہرؒ کے
 اسی مذکورہ بالا شفقہ خاص کے جواب میں ارسال کیا
 ہوگا۔ حضرت مظہرؒ ثناء اللہ کو اس سے سننا اللہ
 لکھا کرتے تھے۔ مکتوب ذیل میں بھی حضرت مظہرؒ کی
 تقلید میں "ثناء اللہ" ہی لکھا گیا ہے [

۵۵

صاحب وقبہ خداوند خدا بیگانہ دام ظلہ بعد عرض نیاز کہ

شیوہ کثرین عبودیت کی شان است، معروض رائے خوشید
ضیائے ہی دارند کہ احوال بندہ تا زمان تحریر و تصنیف نیاز کہ لبست و ششم
شہر شعبان المعظم است بتوجہ و تفضل آنجناب فیہن ماب مستلزم
ہزاران شکر است و ہموارہ خاطر عقیدت کی شان منتظر ورود مفاد
سرت آیات ہی باشد۔ رجا کہ ہمیشہ حصول سعادت استان بوسی
بارسال عنایت نامہ جات مفتحہ فرمودہ باشند و یقین کہ بدعای فرار
گوشہ خاطر فراموش فرمایند کہ بتصدق دم عیسوی آنجناب ابقائے
حیات خود میدارم۔

بابت مقدمہ مولوی سناء اللہ صاحب کہ ارشاد شدہ بود
بالفعل آیات عالیات جناب نواب صاحب و قبلہ رونق افزاے
سمت روہنگ است۔ اگر اچھا نا بہ آن طرف متوجہ شوند، ہر گونہ
رضی مولوی صاحب باشد۔ انشاء اللہ تعالیٰ در سر انجام کار ایشان
بدل و جان خواہد کوشید۔ در باب رفاقت عزیزیکہ در برگہ پالی پتہ
استقامت دارد لہ ارشاد شدہ بود یک بار ایشان پیش این
حقیر تشریف آورده بودند۔ می خواستم کہ پروانہ نواب صاحب بنام
ہما کر سر (کذا) عامل برگہ منزلور مشتمل بر مسترد کمانیدن حصول
ایشان از زمینداران نوشتہ می دہانیدم۔ مرتبہ دیگر ہرگز پیش حقیر
تشریف نیاوردند و از یوسف خان بعد عرض بندی مروض آنکہ این
حقیر شروع تلاوت قرآن مجید نموده رجا کہ دعائے بدستخط عالی
نوشتہ عنایت فرمایند کہ بہ برکت اکن حفظ و ہم زیادہ شود۔

الح "عربزے کہ در پالی پتہ استقامت دارد" سے مراد نعمت خان ہیں
جیسا کہ خود حضرت مظهرؒ کے مکتوب ۱۶ (مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی)
بنام قاضی ثناء اللہ پالی پتی اور مکتوب قاضی صاحب بنام حضرت مظهرؒ
(مجموعہ ہذا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

[ان کے دو مکتوبات (بنام حضرت منظرؒ) اس مجموعے میں شامل ہیں، ایک مکتوب میں اپنے حق میں دعائے خیر کی درخواست کی گئی ہے، دوسرے مکتوب میں حضرت منظرؒ سے رخصت ہو کر ہفت شعبان کو لواب صاحب کے لشکر میں پہنچنے اور ملاقات کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

یہ عبدالعزیز خان غالباً وہی ہیں جن کو حضرت منظرؒ نے اپنے ایک مکتوب (بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی) میں عزیز خان روہیلہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ حضرت منظرؒ لکھتے ہیں: "امروز میان محمد احسان صاحب کہ بہار از مقام کورٹ بونڈی آمدہ بودند، بنا چاری برائے تدبیر معاش بادوکسن از یاران طرفیہ حافظ محبوب علی و عزیز خان روہیلہ روانہ لشکر ملا رحیم داد شدہ اند" (مکاتیب مرزا منظرؒ مرتبہ عبدالرزاق قریشی ص ۹۹)

۵۶

خداوند خدایگان فیاض زمان مرزا صاحب جان جانان جیو

مدظلہ

ازینصوب نیازمند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی معروض
رای فیض پیرائے میگردد اند احوال اینجائے بفضل الہی مستوجب شکر

و صحت و تندرستی ذات والا صفات شب و روز خوابان و بویان -
 سابق ازین بزرگی در خط ملاک عمر معروف داشته بود واضح رای
 مہرا بجلائے گردیدہ باشد لهذا معروض می دارد کہ این نیاز مند قدم
 والا گرفته است - توقع از ذات شریف این است شب و روز
 نظر غور و پرداخت داشته دعاء خیر در حق نیاز مندی فرمودہ باشند
 کہ از تفضلات عالی چیزے مشکل صورت نہ بندد و جمعیت نیاز مند
 گردد تا خدمت آن خداوند کہ در دل دارد نماید و بعضی عالی کامیاب
 گردد - زیادہ -

۵۷

م
 خداوند خدا یگان فیض بخش فیض رسان مرزا صاحب سلام
 ازین صوب نیاز مند عبدالعزیز خان بعد از سلام بزرگی واضح رای
 شریف می گرداند الحمد للہ والہمۃ کہ احوال این جانب بفضل قادر
 ذوالجلال مستوجب شکر و صحت و تندرستی ^{نیاز مند} والا صفات از درگاہ
 قادر برحق شب و روز مطلوب - از خدمت فیض تو بہت رخصت
 شدہ بخیریت تمام در شکر نظر اثر بتاریخ ہفتم شعبان بروز پنج شنبہ
 رسیدہ شرف ملازمت نواب صاحب حاصل کردہ چنانچہ نواب
 صاحب بسیار مہربانی فرمودند بنا ا اطلاع بعلم آمد -
 و حالا این نیاز مند دامن دولت گرفته توقع از ذات شریف
 آنست کہ نیاز مندرا از مریدان خود دانستہ شب و روز در دعاء خیر
 و ترقیات در حال بندہ از درگاہ قادر بے چونی خواستہ باشد کہ
 بمطابق آن مقصود نیاز مند حاصل شود و یقین کہ با شرف ملازمت از

منایت نامہ جات یاد و شادی کردہ یا مٹنے کہ تسلی از بردل تواند
شد۔ زیادہ۔

مکتوب محمد کلیم بنام حضرت منظرؒ

[حضرت منظرؒ کے خلفاء میں محمد کلیم بنوعالی کا ذکر آتا ہے۔ صاحب معرلات منظریہ نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ان کے نام حضرت منظرؒ کے اس مکتوب سے اقتباس بھی نقل کیا ہے جو کلمات طیبات میں مکتوب پنجاب و سوم کے عنوان سے درج ہے۔ مگر مقامات منظری میں ان کا نام مولوی کلیم اللہ بنوعالی درج ہے اور ان کے بارے میں یہ ہے کہ "از خلفای جلیل القدر حضرت ایشان اندر طریقہ از خدمت مبارک گرفتہ سالما فیوض باطنی حاصل نمودند و بہ نسبت کمالات رسیدہ و اجازت یافتہ بوطن خود رفتند۔" مقامات منظری میں ان کے حالات میں قاضی مرشد آباد کی ضیافت میں شرکت کا ذکر بھی ہے جس سے ان کے قیام مرشد آباد کا پتا چلتا ہے۔ کلمات طیبات میں حضرت منظرؒ کا جو مکتوب ان کے نام ہے (مکتوب ۵۳) اس میں حضرت میر مسلمان کے سفر حج کی اطلاع کے ساتھ یہ ہے کہ اگر وہ اس علاقے (بنغال) سے گزریں تو ملاقات کریں اور نواب قاسم علی خاں کو بھی یہ خط پڑھا دیں جس سے ظاہر ہے کہ محمد کلیم نواب قاسم

علی خان سے بلا واسطہ رسم ملاقات رکھتے ہوں گے۔ محترم
 خلیق انجم بھی محمد کلیم اور کلیم اللہ ایک ہی شخصیت کے
 دو نام خیال کر کے مکتوب کے عنوان میں محمد کلیم اور حاشیے
 میں مقامات کے حوالے سے کلیم اللہ لکھا ہے۔ اور یہی
 درست ہے۔ حضرت منظرؒ کے مکتوبات کا دوسرا مجموعہ
 "کتابت میرزا منظرؒ" ہے جسے محترم عبدالرزاق قریشی
 نے مرتب کیا ہے اور اس میں بھی کئی مکتوبات میں مولوی
 محمد کلیم کا ذکر ہے ایک مکتوب میں صرف مولوی کلیم صاحب
 اور ایک اور میں مولوی کلیم اللہ علی ہے۔ یہ سب مکتوبات
 اس وقت کے لکھے ہوئے ہیں جب کہ حضرت منظرؒ حلقہ
 دہلی سے باہر تھے حضرت نے دہلی کے دوسرے یاران
 کے ساتھ مولوی محمد کلیم کو بھی یاد کیا ہے۔ یعنی یہ
 مکتوبات اُس وقت کے ہیں جب مولوی محمد کلیم دہلی
 میں حضرت منظرؒ سے اکتاب فیض کے لیے مقیم تھے۔
 جبکہ کلمات طیبات میں حضرت منظرؒ کا وہ مکتوب جو
 مردمان کے سفر حج کے سلسلے میں مولوی محمد کلیم کو
 لکھا گیا ہے اس وقت کا ہے جب کہ مولوی محمد کلیم اجازت
 ارشاد کے بعد دہلی سے اپنے وطن واپس جا چکے تھے۔
 ذیل میں محمد کلیم کا جو مکتوب درج کیا جا رہا ہے اس
 میں میر حسین کے حوالے سے ایک بات کہی گئی ہے یعنی یہ مکتوب ان کی وفات
 سے قبل کا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت منظرؒ
 کے مکتوبات میں (جو ملا رحیم داد کے ہاتھوں سے شکست لگانے کے ذریعے
 بنا پر ۲۷ ذی قعدہ ۱۱۸۹ھ کا ہوگا) میر حسین کا ذریعہ آتا ہے

” و ساجده میر محمد حسین خان صاحب مرحوم مصحح شد
 باشد که پیش ازین نوشته ام۔“

۵۸

قبله دو جهان کعبه جان و ایمان خدایگان مد ظلمک علینا الرحمن
 از کترین محمد کلیم بعد قدمبوس لانهایه عرض آنکه احوال احقر
 موجب شکر است خیریت بندگان جناب مطلوب دارد عنایت نامه که اصد
 یافته بود زبانی اطلاع یافته منتظر گردید و با حقر نرسید این احقر
 اراده مصمم دارد۔ انشاء اللہ بقدمبوس مشرف گردد۔ و زبانی
 میر حسین صاحب و قبله اصعارفت که این ضلع بقدم بندگان رشک
 خواهد گردید۔ توقع قوی است که در اینجا اگر ممکن شود بسعادت قدس
 برسد۔ ظل فیض رسائی محدود باد برب العباد۔ زیاده چه عرض
 دارد بخدمات اعزه همراه رکاب، سلام نیاز برسد۔

مکتوبات فتح خان بنام حضرت مظفر

۵۹

خداوند خدایگان فیاض زمان پرورش صاحب مرزا جان جانان
 جیومد ظله ازین صوب فدوی فتح خان بعد از ادای آداب تسلیات
 که شیوه فدویان است معروض می دارد، الحمد لله والمنة که احوال ما بخیر
 است و صحت تندرستی ذات والا صفات شب و روز قرین حال۔ از خدمت

فیض موبہت رخصت شدہ بخریت در لشکر سیدہ و توقع از ذات عالی
 آنست کہ شب و روز از دعا، خیر یادی فرمودہ باشند کہ بمطابق آن
 کامیاب گردد و ہموارہ از عنایت نامہ عالی سرفرازی فرمودہ باشند
 کہ باعث پرورش است زیادہ چه عرض نماید۔ مجمع صاحبان و برادران
 سلام دعا برسند۔

مگر آنکہ شاہینشاہ درانی در دو آبہ قیام ورزیدہ و معاملات
 مکانات می شود۔ ہماں وقت باین سمت تشریف می آرند۔

۶۰

بخش بیاض

خداوند خدایگان فیض / زمان پروردگار شد مرزا جان جانان
 جیو مدظلہ از بیضوب کترین عقیدت گزین فتح خان بعد از آداب
 تسلیمات کہ شیوہ عقیدت متدان است معروض رب فیض پرک
 می گرداند۔ الحمد للہ کہ احوال ما بخیر است و صحت و تندرستی ذات
 فائض البرکات از درگاہ مجیب الدعوات شب و روز مطلوب۔
 درین ولا قاضی ثناء واللہ جیو از پالی پت در لشکر آمدہ چنانچہ این
 ندوی ہر روزہ با ایشان ملاقات می نماید۔ بنا بر اطلاع معروض
 داشتہ شد و خبر شاہ از زبانی ملاں عمر و لعل خان واضح رای عالی
 خواہد شد۔

بخدمت جمیع برادران و یاران خورد و کلان سلام دعا برسند۔

۱۸۵۵ء میں پھر ملہ میں نے جو ۱۸۵۵ء میں خلیفہ ہوئے تھے، ایک مکتوب میں ملائم
 کا ذکر کیا ہے کہ وہ مولوی عبدالرزاق صاحب کے مرید ہیں اور ان پر بھی میں نے توجہ
 دی ہے۔ اور شاہ سے مراد شاہ درانی ہے۔

خداوند خدا یگانہ فیض بخش فیض رسان پیر و مرشد جیو مدظلہ
 از بیضوب کترین عقیدت گزین فتح خان ادا اب تسلیمات کہ شیوہ
 عقیدت ندان است مروضی راے فیض پراسے میگردد لاند الحمد للہ کہ احوال
 بخیریت است و صحت و سلامتی ذات والا صفات از درگاہ قادر برحق
 شب و روز مطلوب۔ از جناب فیض مآب رخصت شدہ بخیریت تام در
 لشکر رسیدہ و خط کہ بہ قاضی پانی پت مرحمت شدہ بود این عقیدت
 گزین بان سمت نرفته و از زاہ باز چون در لشکر رسیدہ می خواست کہ
 ازین جارفتہ خط برساند لیکن بہ سبب آنجورد ارادہ آن طرف بھل
 نیامدہ و بطرف بریلی روانہ شدم۔ ازین سبب خط آن خداوند نعمت
 را بدست آدم دیگر پیش قاضی فرستادہ ام خواہد رسانید۔

و بہ ملا حسن خان کہ عنایت نامہ بود بمشارالید رسانید
 و مردمان قصبہ پانی پت کہ از قاضی آنجا نارضا ہستند پیش نواب
 صاحب تبر رسیدہ و بعد کہیے نیامدہ۔ و ملا حسن خان گفتہ است
 کہ مادر و بہنجا در لشکر حاضر ہستم کہ ہر گاہ کہ از قصبہ مذکور نالشی
 پیش نواب صاحب می آید ہر قدر مقدور ماست در سعی قصور نخواہم
 کرد خاطر تشریف جمع دارند و توقع کہ ہر گاہ نماز ادا فرمایند در حق
 غلام نظر توجہ بدارند و ہموارہ تا شرف ملازمت از عنایت نامہ ہر فراز
 می کردہ باشند۔ زیادہ حد ادب۔ بخدمت جمیع یاران حاضر الوقت
 از ~~بیش~~ از فتح خان سلام دعا برسد۔ بخدمت ملا محمد نسیم سلام
 نیاز رساند۔

کہ محمد حسن خان خانزادہ۔ ان کے مکاتبات پیش ترا چکے ہیں۔ حضرت و ظہر
 نے فتح خان کو بھی قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مقابلے میں سفارش کے لیے کہا ہے۔
 اور ممکن ہے کہ یہ فتح خان خالصا مان ہوں جو روہیلہ سر داروں میں سے ہے۔

مکتوب والدہ عبدالرحیم بنام حضرت منظرؒ

[ملا عبدالرحیم کا ذکر مجبوراً ہذا کے مکتوب ۳۸ میں آتا ہے۔ یہ مکتوب یرمبین نے حضرت منظرؒ کے نام لکھا، وہ لکھتے ہیں: "و حیدریان کہ یکے ملا عبدالرحیم نام یکے قوم در آنولہ یافتہ ... بر کیف با معین کرنا مشکل ہے کہ شاہ جیو" اور عبدالرحیم جن کا ذکر مکتوب ۳۸ میں ہے کون تھے]

۶۲

ہو المعزز

بجناب کرامت مآب قبلہ حاجات صوری و معنوی مدظلہ العالی۔
 برذات عالی صفات مبرہین و ہویدا است کہ این ضعیفہ ہنہا نیست۔ بیج
 چہار کس اطفال دارد و شاہ جیو کہ شیوہ عمر لیت اختیار کردہ انداگر (بیج)
 رزاق مطلق حق است لیکن اسباب ظاہر دنیا شرط است۔ خالق جل شانہ
 ذات حضرت را برائے ما مردم دستگیر کونین خلق فرمودہ اندا لاچار
 محض شدہ متصدع اوقات شریف است کہ دستگیری بظاہر اینقدر
 باید فرمود تا بہ اطفال نان و پستی نہ بہم رسد۔ یا شاہ جیو را تلقین
 باید فرمود کہ درین امر لایبوی دنیا گزیر حرکت نمایند۔ زیادہ بندگی و
 حیا و ادب۔

ع رضی
 والدہ عبدالرحیم

نہ پستی پشتو کا لفظ ہے، معنی پتلی دال۔

مکتوب حمزه خان بنام حضرت منظر

۳۳
 مرشد کامل باری آگاه دل، کعبه دین و دنیا سلامت
 از بنده غلامان فدوی حمزه خان بعد از سلام بزرگ و غلای
 بجا آورده بغیر میر عالی می گردد که بجاری این حدود بعد شکر است تمامه
 وصحت و تندرستی آن ذات شریف دم بدم نیکو مطلوب - ثانیا آنکه عطف و شفقت
 عظامی در باب طلب اسپ که صادر شده بود شرف ورود یافت - بن
 صاحب من محبوب ارشاد اسپ مذکور مصحوب میر اسمعیل و سار علی خان
 بخدمت مرسل داشته یقین که خدمت خواهد رسید سابق زبانی بعضی
 معلوم شده که آنصاحب داعیه فروختن اسپ می دارند - درین باب است
 فدوی در دل نهد که بجای دیگر رفتن اسپ خوب نیست، اگر خواه خواه
 آنصاحب (را) اراده فروختن است اگر نزد ما خواهد ماند از همه
 بهتر اگر مرضی آنصاحب داشتن اسپ نزد خود شد، این از
 همه خوب شد که درین کار بماند و بنده بهر عنوان وابسته آنجناب است
 زیاده عرض بزرگی -

مکرر آنکه بخدمت میر صاحب جیو و میر ابوالعوالی جیو از طرف
 حاج میر محمد خان و سید بان (کذا) و علی خان و حمزه خان میر افضل
 خان، محمد یار خان، عزیز الله خان و رحم خان و لال محمد و روس دوه (کذا)
 سلام بزرگی قبول فرمایند -

مکتوب غلام نبی بنام حضرت مظہرؒ

[مکتوب میرزا مظہرؒ مرتبہ عبدالرزاق قریشی کے کسی مکتوباً میں حضرت مظہرؒ نے غلام نبی کا ذکر کیا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیانیہ ت کے رہنے والے اور حضرت مظہرؒ کے ایک واقف "خاتیت اللہ فان جیو" کے بڑے صاحب زادے تھے۔ اور حضرت مظہر کے مرید بھی تھے کیونکہ ان کو تیاران طریقہ میں سے ایک بزرگہم کر خود حضرت مظہر نے متعارف فرمایا ہے (مکتوب ۵ مجموعہ محترم عبدالرزاق قریشی)۔ غلام نبی نے قاضی سنا اللہ بانی تہی کے صاحب زادے دلیل اللہ کو فن تیر اندازی سکھایا تھا (مکتوب ۱۱۸ مجموعہ قریشی) جس زمانے میں حضرت مظہرؒ نے سفر حج کا ارادہ کیا تھا، غلام نبی عظیم آباد کا قصد رکھتے تھے (۱۱۸۸ م) اور غلام کا جو مکتوب ذیل میں درج کیا جا رہا ہے وہ اسی زمانے کا ہے۔ مگر غلام نبی یا تو عظیم آباد گئے ہی نہیں یا پھر جلد واپس آئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب (مکتوب ۱۱۸ مجموعہ قریشی) بنام قاضی احمد اللہ میں جو صفر ۱۱۹۰ م کا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مظہر نے بیان غلام نبی کو بھی سلام کھانا ہے۔ اب ذیل میں محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے سے حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے ۱۵۹ اقتباسات پیش

کہ اس میں دو سطروں اور سکوں کے مشترکہ خطے کا ذکر ہے جو نواب ابوالقاسم خان پر کیا گیا تھا جبکہ نواب ابوالقاسم خان اپنے بھائی کے طور پر خود لایا اور اسے اپنی بیٹی سے نکاح فرمایا۔

کیے ہاتھ میں جن میں غلام نبی کا ذکر آیا ہے :-

(۱) مکتوب ۷۵ : بنام قاضی ثناء اللہ
 "خدا صبح غلام نبی جو نام عزیز از یارانِ ^{مطلوبہ}
 روانہ دہلی ہی ستوند۔ زہت عزت نسبت ... ماں غلام نبی جو
 را قوجہ برادرہ باشند" (ص ۷۷)

(۲) مکتوب ۷۶ : بنام قاضی ثناء اللہ
 "فقیر اللہ و غلام نبی بقصد عظیم آباد یہ دہلی ہی آئید
 در حق اینہا سیار شش بہ برادران آئی بااید نوشت" (ص ۸۷)
 (۳) مکتوب ۷۷ : بنام قاضی ثناء اللہ
 "و حمایت اللہ خان حیرت مزہراہ غلام نبی لیسر کلان
 ایشان روزی آندہ بود در شہر است و لیسر فور و ہم در عی
 ست" (ص ۱۰۶)

(۴) مکتوب ۷۸ : بنام قاضی ثناء اللہ
 "و درین ایام دلیل اللہ را با سید غلام نبی علاوہ تلمذ
 فن تیراندازی و موافقت مزاجی زیادہ از حد است لیس در تقدیبات
 مرفوعہ سید مذکور کہ ہم آشنای فقیر ہم آشنای آن بر فور دار است
 توجہ از اہم مہمات باید دانست و لیس تہمت حق رعایت جانب
 از واجبات خیال باید کرد کہ درین صورت فقیر مہزون خواہد شد"
 (ص ۱۷۴)

(۵) مکتوب ۷۹ : بنام قاضی ثناء اللہ
 "میر غلام نبی دعا" (ص ۱۷۴) اسی مکتوب
 میں حمایت اللہ خان جو کوہی دعا لکھی ہے۔

(۶) مکتوب ۸۰ : بنام ماورق قاضی ثناء اللہ
 "غلام نبی در حق ضای قرض جواب صاف داد" (ص ۱۹)

(۴) مکتوب نمبر ۱۲ : بنام قاضی احمد اللہ

”تجارت اللہ خان و..... بیان غلام نبی سلیم“
(ص ۱۹۵)

لیکن اسی مجموعہ کے مکتوب نمبر ۶۲ سے یہاں ملتا ہے کہ
حضرت نظرؒ کے تعلق کے لوگوں میں ایک ”غلام نبی
پیر شیر محمد“ بھی تھے۔ ان کا ذکر مکتوب مذکور میں
لوں آتا ہے :

”جواب ان راجعہ فصل نوشتہ بدست غلام نبی
پیر شیر محمد چہار پیشتر فرستادہ ام رسید باشد“
(ص ۸۸)

پہر کیف، اب وہ مکتوب ملاحظہ ہو جو غلام نبی
نے حضرت نظرؒ کو لکھا ہے :

۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
اس سے توجیہ گویمت کو مکان (۶)
ہم ز بیان مبتدی ہم ز نشان منہتی
قبلہ دو جهان، کعبہ دین و ایمان، سلمہ الرحمن - زمین خد
بہ لب ادب بوسیدہ بروض حضور فیض محمودی رساند۔ الحمد للہ، تا
حین تحریر بفضل حق العیوم بدون قبلہ حقیقی نیم جان توہام، و
سلامت ذات والا صفات مقصود از حیثہ کہ غلام در عالم صورت
مرخص شدہ کہ ام وقت بے تصور حضرت قبلہ نیست بلجوب

اگر خدا همیشه در مداومت و رزق مراقبه سعی بلیغ می نماید - اکثر گناه دل را لذت از آن حاصل می آید و گاهی بصیحت در باطن خود نمی بیند - و از فیض صحبت چه لذتها است که نیافت - دل همیشه می خواهد طوف کوی جانان کردن لے پرو بالے - واسے ناتوانی - اراده مصمم بود که اندکے ہم از سدر منق ما یحتاج فراغت می شد ' قدم از سر ساخته ' چندے جناب عالی گزرا میزه سلوک تمام کند - زہے سعادت آنکسان کہ در حضور پر نور اند - ہیات ہیات ' طلب دنیا مانع عقبی گردد تخم روزی در پراگندگی ریخته اند - لے اختیار به سمت مشرق می باید رفت - بگاہ رجب کہ اراده مصمم بود موافق آن خورد صورت نہ لپست - در شہر حال اگر قسمت بآن صوب می گذر لاچار - دگر خیریت مدام است و بس

عرفے
غلام نبی

مکتوب جان عالم خان بنام حضرت مہر

۶۵

حضرت صاحب قدوة السالکین زبدة العارفين حضرت صاحب دام اجلالہ و افضالہ -

بعض عرض بندگان عالی متعالی می رساند - آرزوی دریافت قدوسی
خادمان از اندازه معروض خارج - اگر چه بنور قدوم در عالم ظاہر
مشرف اندوز گردیده ' غامما در عالم باطن یکے از غلامان و خادمان
کہ یعنی عظیم آباد ' حیا کہ حضرت نظر کے مکتوب عطا (مجموعہ قرآنی) میں ہے -

آن جناب آرزوی دارد که لطف و توجیه آن پادشاه مریدان حامی این
 غلام گردد، بدریافت سعادت قدوس مشرف می گردم. کل امر
 مریدان باوقاها بران شاکر، امیدوار توجیحات جلالست از توجیه
 دلی که فلاح و صلاح کوشین این غلام در ضمیر آن مضمراست طرح
 انظار گریانه خواهند داشت از وجه غلامی که در انتخاب فیض مآب
 دارد، توجیه نیکو برینجای میرین و روشن

الهی ظلم محدود
 مکتوبین غلامان

جالعالم خان

مهر

نعت خان
جالعالم خان ولد

مکتوب امانی بنگم بنام حضرت مظهر

(بقلم سید علی احسن)

۶۶

حضرت قبله دو جهان سلامت - از مکتوبین امانی بنگم
 بعد از عرض بزرگی معروض را به خاطر فیض پیرایه واقع خاطر شریف
 یار که بعضی الی و از توجیه دعای خیر آن مرشد بر حق بحر و توفیقیت از الهام
 به عظیم آباد تاریخ چهارم شهر رجب المرجب رسیده از قله های

و برادر عزیز ملاقات میسر آمده هزاران غری و انبیا طروداد - و هنوز
 از میر خیرالدین حسین ملاقات نشده، از عظیم آباد دوسه منزل جاب
 قشرف دارند، لیکن بیکار نشسته اند - و حضرت قبله گاہی و برادر عزیز
 نیز عدم روزگار معطل اند - از بیکاری این صاحبان البتہ بخاطر لال و
 اندوہی گذرد، توقع آن دارد کہ از دعای خیر فراموش نہ فرمایند - و اگر از
 راه شفقت و مہزہ نوازی گاہی از دو کلمہ خیریت صحت مزاج تریف
 یاد و سر فراز فرمایند، عین نوازش و تقویت خواهد بود - زیادہ جہ عرض
 نموده آید -

بخدمت گزای مشفقہ مکرمہ حضرت والدہ صاحبہ و برادر صاحب
 و ہمیشہ عزیز دامن بگم سلمہ اللہ بزرگی و سلام بعد نما قبول و موصول
 باد، و از طرف دایہ آداب بزرگی نیز قبول باد -

از راقم الحروف اصحف العباد سید علی احسن، و میر علی
 محسن بزرگی و نیاز قبول فرمایند - اگر چه بصورت ظاہر کمالات سہای
 ہرہ اندوز نہ شدہ، لیکن سعادت معنوی و ملاقات روحی کہ
 فیض و کمال عارفان است حاصل -

مصاحبت چه فروراست آشنائی را

ہنوز بادین محونکت عربی ست

زیادہ بزرگی بزرگی - خط ملفوف بخدمت والدہ صاحبہ فرستادہ شدہ
 البتہ توجہ فرمودہ خواہند رسانید -

مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادہ دوندے خان)

بنام حضرت مظهرؑ

[محمد خان، روہیلہ سردار دوندے خان کے بھانجے تھے جو
سدری سے دہلی آکر حضرت مظهرؑ کی خدمت میں رہے تھے اور تربیت
حاصل کی تھی۔ حیات حافظہ رحمت خانؑ میں انھیں حافظ
رحمت خان کا بھانجا بتایا گیا ہے، اور یہ بھی درست ہے کیونکہ
وہ نرے خان حافظ رحمت خان کے چچا زاد بھائی تھے اور محمد خان
کی والدہ حافظہ رحمت خان کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت مظهرؑ
کے میں مکتوبات بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (غنا) علیہ
غنا، مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق حرکتی میں محمد خان کا ذکر آیا ہے
مکتوب غنا میں ہے کہ دریں اثنا ہمشیرزادہ دوندے خان
محمد خان نام، جو انے ازبازان طریقہ برائے کسب مقامات
از بسولی رسید۔ چند روپیہ و سواری رکھ کر عہدہ داردار اول
ای جا ملاوظ نمودہ مکلف و محرک شد کہ قصد گنہگار باید کرد۔
..... مردم فاش ہم راہی بہ سوز شدند چنانچہ پس فردا کوچ است
یہ مکتوب وہی سے لکھا گیا ہے۔ مکتوب غنا میں جو ای سلیہ کا
ہے، قاضی ثناء کی خبر دی گئی ہے کہ مردم کل روز سے شنبہ روز ہم
ماہ معہ ہر قراحتوا الی بہ ہمراہی بر خوردار محمد خان ہمشیرزادہ
دوندے خان کہ برائے کسب مقامات آئندہ بود و مولوی نعت
و میان مراد یار قدیم و میان پیر علی باچہ روہیلہ ہستہ بند و چنی
در سواری رکت و چھکڑاہ اسباب روانہ سنجمل شدند۔
مکتوب غنا میں بھی محمد خان کا ذکر ہے مگر اس میں ہمشیرزادہ

دو روزے خان کی فراحت اسنی ہے اور اس لیے اس مکتوب کے
 محمد خان سے مراد محمد خان برادرنا مدارخان بھی ہو سکتی ہے جن
 کے مکتوبات پیشتر آچکے ہیں۔ اس مکتوب نمبر ۱۳۱ میں حضرت
 نظر لکھتے ہیں کہ محمد خان حامل رقعہ از یاران طریقہ است
 اگر طلب نماید تو جمع می دادم باشد و نیز لیکر کہ کوطنی رہے
 واضح رہے کہ یہ مکتوب (نمبر ۱۳۱) ۱۱۹۰ م کا ہے کہ اس میں
 نواب ابوالعاصم خان (م ۱۱۹۰ م) کے انتقال کی خبر ہے۔
 بیان محمد خان کے دو مکتوبات پیش کیے جا رہے ہیں
 ان میں پہلا حضرت نظر سے تعلق بیعت قائم ہونے سے قبل
 کا معلوم ہوتا ہے اور ان میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضرت اگر
 بدالوں کی طرف تشریف لائیں تو غریب خانہ راہ میں ہے ایک عقد
 قائم فرمائیں۔ دوسرے مکتوب کے انداز تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ
 یہ تعلق بیعت قائم ہونے کے بعد کا ہے، بلکہ اس میں دہلی کے
 یاران طریقہ کو سلام بھی ہے گویا یہ محمد خان کے دہلی میں حضرت
 نظر کے زیر تربیت رہ کر بسولی واپس جانے کے بعد کا ہے۔
 اب وہ مکتوبات ملاحظہ ہوں:

۶۷

جانخان صاحب سلمہ اللہ الواہب۔
 شاہ صاحب قبلہ مسٹر شادان و کعبہ مستفیضان، حضرت شاہ صاحب
 سلامت۔ مقصر الخدمت محمد خان بعد گزارش لوازم تلبیہات و قدیموں
 کہ سرمایہ سعادت دو جہانی است معروض عاشقہ نشینان محفل خلد مشاغل

می رساند. احوتر اگر چه از سعادت قرب حضور دور است. لیکن در حفظ العیب
 آن خلاصه دودمان عالی موصول. امید که این مخلص غایبانه را از توفیق خالص
 فیض ماکثر فراموش نفرمایند. و اگر داعیه طبیعت گرامی بر سمت بدوون
 مصروف باشد، چون غریب خانه در راه است، توجه مبذول فرموده برای
 یک روز به قدم کرامت لزوم کلبه احوتر را منور سازند تا بمشاهده دیدار
 شریف و قدسوس سامی سعادت اندوز گردد. زیاده حد ادب دانستند.

۶۸

بجناب پیر و مرشد برحق، قبله و کعبه دین و آخرت معروض
 می دارد که از نواب صاحب قبله که در بسوی تشریف آورده بودند
 خبر صحت و سلامت ذات عالی استماع یافته بود. هزار سجده شکر بدرگاه
 واپس حقیقی بجا آورده آنچه از تمنای شرف ملازمت و پیوری قدسوس می گذرد
 ادبخانه عالی دانا است. همواره مستعدی این دعا را است که بزود تراویقات
 این سعادت عیسر آید. زیاده حد ادب. بجناب عالی و والد صاحب عرض کونش
 میان پیر علی و محمد منیر بیو و میان محمد مراد و آخوند نسیم سلام خوانند. والد
 غلام و غلام زاده مع مادر خود تسلیات می رساند. ملائها آخون خان محمد
 قادر داد خان کونش می رسانند. فقط. محمد خان

مکتوبات ضیاء الدین حسین بنام حضرت منظر

۴۹

قبله نیازمندان و کعبه مستمندان دایم افضاله سلامت -
 اضعف المخلوقین فقیر ضیاء الدین حسین بعد تقدیم مراسم بزرگی
 و نیاز معروض می دارد که الحمد لله احوال این مسکنت مآل بجز ایزد
 ذوالجلال سترون است و صحت و سلامتی جناب فیض مآب در همه حال
 مستدعیست از سبحانه و تعالی ظل عاظمته عالی را بر مفارق مستر شادان
 و تسبیح نیازمندان و بیچارگان سلامت دارد - قبله من ! آرزوی سعادت
 قدسوس آنچه بر دل نیازمندان مستولی است شرح آن از حد احصاء بیرون
 است - روزی که غمی گذرد که سواست این آرزوی دیگر خیال باشد
 اما موانع ازین سعادت محروم داشته امیدوار است که
 عن قریب به تحصیل این سعادت میمنت لزوم بگذرانند و سبحانه
 تعالی علاذک قدیر و بالاجابه تبذیر - درین روزها خیر قدم
 میمنت لزوم به بلده پانی پست استماع یافته که عن قریب به تحصیل آرزوی
 نیازمندان این ضلع متوجه خواهند گردید - درین تنها روز و شب انتظار
 دارد - حق سبحانه و تعالی امیر آرد - قبله و کعبه من درین ایام از هجوم
 عوامل عوارض روحانی که غیر از جناب عالی از هیچ جانب به نظر نمی آید
 امید است گری دارد از وساوس و خطرات شیطان رحیم که بغتت
 مستولی قلب می شود و به لغو و لاجول همان آن مدافعت می نماید
 و بعد زمانه باز خطرات وارد قلب می شود و دفع می گردد
 و آن خطرات را نمی تواند معروض داشت - بعد مدافعت آن خیالات

در ہم و حزن آن قدر گرفتاری ماند که قریب ہلاک نوبت می رسد۔
 درین حالات غیر از دست گیری جناب عالی صلاحیت ممکن نیست۔
 امیدوار است کہ بمعالجه این مرض قلبی کہ از چند گاہ مستولی حالات
 است۔ بتوجہات عالی مسدود شود و درین بابت ہر چہ ارشاد بہ عمل
 آرد۔ زیادہ ازین حد ادب ظلم محدود باد۔ نور چشم مولوی قلندر بخش
 آرزوے قدمبوسی دارد۔

۷۰

حامداً ومصلياً

قبلہ و کعبہ دو جہان مظلمہ العالی۔ بعد تقدیم مراسم عیدیت
 و نیاز بروض عالی متعالی می رساند۔ آرزوی ملازمت سرا سر سعادت
 بحد مستولی است کہ شرح آن درین قسطاں نمی گنجد حق سبحانہ و
 تعالی باین دولت مشرف گرداند۔ ہنگامہ این اضلاع علی الخصوص
 آمد آمد شاہ ابدالی ازین سعادت مقصود داشت کہ از حالات
 اضطراب قلب نمی توأم معروض داشت و کفای باللہ شہیدا۔ امیدوار است
 کہ بحال این نیاز مند توجہ مبذول شود کہ ازین گرداب بلا برآمدہ باین
 سعادت عظمی مشرف گردد۔ مجلاً از حالات این غلام نور چشم میان
 قلندر بخش صاحب بروض عالی رسانیدہ باشد کہ از توجہ مروجہ نور چشم
 در سلک غلامان انجناب منسلک گشتہ و چند روز مشمول لوتجات

لہ جیسا کہ اس فقرے سے ظاہر ہے مکتوب نگار ضیاء الدین حسین
 مرکزی قلندر بخش کے والد ماجد ہوں گے جو حضرت منظر کے ممتاز خلفاء
 میں سے تھے۔ اور تقابیر کے رہنے والے تھے۔

گشته در توجہ اول گریہ بسیار غالب ماند و بیاضی نمودار شد و در دیگر
توجہات الوان مختلف بیاض و سواد و تیزد فام و گل های زنگار رنگ
نمودار شده و می شود و چند دفعه رویای عجایب و غرائب بمشاهده آمده
این همه را شکر یک نمی تواند کرد

گر بر تن من زبان گردد هر موی

یک شکر و از هزار نتوانم کرد
الحال رویای الوان بدستور است - منصل احوال غلام را نور چشم
لعرض عالی رسانیده باشد - از فضل و کرم امیدوار است که تا حصول دولت
آستانه بوسی توجہ بحال غلام مبذول شود - و وقت حلقه غلام هم تشریح توجہ
گردد - زیاده ازین معروض داشتن حد ادب نبیند - زیاده بندگی
و نیاز و عجز و انکسار -

۷۱

حامداً ومصلياً

قبله و کعبه نیازمندان مدظله -

آه من العشق و حالاتم احرق قلبی بحر اراته
ما نظر العین الی غیرکم اقسام باللہ و آیات

بعد ادای مراسم نیاز و بندگی معروض می دارد -

آرزو دارم که خاک آن قدم توتیای چشم سازم دم بدم
حالات خود را سابق لبرض رسانیده و نور چشم میان قلندر بخش منصل
گزارش کرده باشد - ازان جا آرزوی ملازمت مراسم سعادت از حد گذشته
وی گذرد - حق سبحانه و تعالی بزودی میسر آرد، که آمد امید ابالی

خیله در تردد انداخته، عن قریب که بفضله سبحانه ازین تشویش و لطمی
 می گردد، خود را بحضور می رساند، امیدوار است که فدوی را از آن خود
 تصور فرموده شود، غائبانه مشرف باید داشت - دیگر شرح احوال
 موجب ملال است - زیاده چه گزارش رود - ظل عاطفت عالی مدام
 مستدام باد - آئین یارب العباد - زیاده بزرگی و نیاز -

مکتوب منصب خان بنام حضرت مظهر

۷۲

قبله جاودان، کعبه مریدان حضرت پیر و مرشد حقیقی سلمه الله تعالی
 غلام فدویت نهاد منصب خان آداب تسلیمات و مراسم تظلمات که
 شیوه غلامان خاک پای بلکه آئین سگان آستان جناب فیض مآب
 است معروض می دارد از خدمت سراپا فیض و برکت مرخص شده در لشکر
 رسید و صبح آن از موجودات فراغت حاصل نمود و موجودات برادری
 ملاک نامرتاحال نه شده - غلام که هر وقت و هر هنگام امیدوار تو جهات و
 متوقع ادعیه ذاکیم بوده بود و بهبود دارین دران میدانند - امیدوار است
 که تا حصول قدمبوس بدعای خیر یار فرما باید بود - زیاده معروض ندارد -
 از فدوی سراپا نیاز ملاک محب الله تسلیمات و قدمبوس قبول باد -
 بخدمت همه یاران از منصب خان سلامت نیاز برسد -

مکتوب محمد وجیہ الدین بنام حضرت مظهرؒ

[وجیہ الدین نام کے ایک شخص کا ذکر حضرت مظهرؒ نے اپنے ایک مکتوب (عن ۱۳ مجوعہ عبدالرزاق قرظی) میں جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہے، یوں کیا ہے : " کرام شخصے بر شیخ وجیہ الدین صاحب عرف شیخ مٹھا کہ بجائے برادر و فرزند فقیر اند و نیز با شما برادری دارند، دعویٰ کردہ - یقین است کہ آنچه حق است بہ عمل فرماید اورد۔]

۷۳

حضرت سلامت! آرزوی ادراک قدمبوس زیادہ ازانت کہ بہ تحریر در آید۔ از خدمت شریف مرخص شدہ، بہ مراد آباد رسیدہ، پندرہ ایام بہ اولیٰ رقم و الحال چند روز شدہ کہ باز بخانہ آمدہ ام۔ احوال حویلی سید اصالت مجتہد خان رو برو گذارش کردہ بودم و برائے حویلی دیگر متصل آن کہ بہ پیرسین مالک موقوف داشتہ بودم چون معلوم شد آن مکان خالی نمی شود۔ و یک حویلی دیگر خام متصل میر خیر علی بہست مالک آن در بریلی بہست اجازت آن ولعین کرایہ موقوف بر او است لیکن بے ملاحظہ و پسند نہ گفتہ شدہ اگر مرضی شریف باشد یا و گفتہ شود۔ یک دالان خام و کھپریل پیش دالان و صحن مناسب و دو حجرہ دارد و بیرون دروازہ احاطہ لوگیر دارد کہ قابل بود و باش است و اگر در اینجا صورت اقامت خواہد شد بتدریج زمین ہم میسر خواہد آمد کہ در آن مکانے ساختہ شود۔ بہر حال تشریف فرمودن دریں شہر سعادتے است کہ خدا میر آورد۔

یک قدر ارسال داشته می رسد - پیش ازین زبانی شخصی متشیع شنیده
 بودم که کتاب جنکة العالیہ فی فضائل معاویہ تصنیف است
 از تصانیف شاه ولی اللہ صاحب - هر چند قابل محترم بود لیکن فقیر با مرار
 تمام تکذیب و سکر و به بعضی مقدمات کذب این خبر ذہن نشین
 و سکر کردم - طرفه اتفاق است که در اوله عزیزه پیش راے بہادر سنگ
 باز مذکور نموده فقیر بارے تکذیب و سکر کرد - لیکن از بہادر جیو معلوم
 شد کہ کتاب مذکور دو مجلد ضخیم در شاہجہان آباد پیش من بہ بیع آمدہ بود
 فقیر گونتا کہ پیش ازین در وجود این کتاب شک داشتم - حالا کہ وجود
 آن محقق باشد ظاہراً شیعہ کہ فویل للذین یکتبون الکتاب یا یدیم
 تم یقولون ہذا من عند اللہ لیستروا بہ ثمناً قلیلاً گویا بیان حال آنها
 است برائے عداوت ایشان این ہمہ درد سر بر خود کشیدہ باشد و
 فضائل شخصیہ کہ جمیع محدثین انکار حدیث وارذہ در باب و سکر کردہ اند
 و نسبت وضع و بطلان بآن کردہ - این چنین عالم محدث چه گونہ خواہد
 نوشت محض افتراء و بہتان است - بنا بر اطلاع گذارش نمود کہ
 آن مخدوم ہم و مولوی ثناء اللہ صاحب ہم از تصنیفات ایشان بہ تفصیل
 مطلع اند - از حقیقت حال اطلاع باید فرمود - و بہادر جیو از کتاب مذکور
 بعض فقرات نقل می کردند کہ از ان کذب صریح معلوم می شد - بعض کلماتی
 کہ منسوب بہ نواسب است و سید یوسف علی خان ساکن رواری
 (ریواری؟) ہم می گفتند کہ از دوسہ معتبر چنین شنیدہ ام - زیادہ
 چه عرض نماید -
 از خانصاحب محمد علی خان جیو و بندہ محمد وحید الدین بزرگ التماس
 است -

مکتوب اسدخان بنام حضرت مطهر

۴۴

می رساند که تا تحریر این عرضی نهم رمضان المبارک است -
 فدوی مع متعلقان و توابع از توبه عالی متعالی به عاقبت است و خیریت
 و سلامتی ذات عالی منقول - از دیر رسیدن نوازش نامه که مشعر بر ^{فیت}
 مزاج اعتدال امتزاج طبیعت فدوی عقیدت سرشت بسیار متعلق ^{است}
 امیدوار است که بجواب آن سزاوار شود - زیاده چه عرض نماید - محمدی
 و دولت النساء مع والده و نانی و همیشه با اسم باسم کورنش می رسانند
 عرض

اسدخان

مکتوب برادر خواجه فتح الله بنام حضرت مطهر

۴۵

بعد بجا آوردن آداب قدیموس بعضی می رساند امروز که تاریخ
 چهاردهم شهر ربیع الاول است مع برادر گرامی قدر خواجه فتح الله صاحب
 و نور چشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب به توبه آن قبله ^{شکر} فرین حمد و
 است و خیریت مزاج مبارک لیل و نهار از جناب اوسیحانه مستدعی است
 احوال سرایا ملال خود را چه شرح دهد که بقلم راست نمی آید - آنچه از مکروها
 زمانه صدمات کشیده وی کشد - هوش و حواس مطلق نمانده که التماس

نماید بعد مدت پنج سال نوازش نامہ متضمن برین سافہ جارگاہ خواجہ
 کامیاب کہ حق تعالیٰ بیاورد پر تو نزول افروختہ از مطالعہ آن حالتی
 بر دل طاری گشته کہ ہمہ تاب و طاقت سلب گردید و عجب حیرانی لاحق
 شد کہ آسمان و زمین در نظر تیرہ می نماید۔ با وجودیکہ صدوبات زمانہ از
 حیدرے لاحق است کہ یک دفعہ آسمان بر سر ریختہ و مزہ زندگی پیچ نمادہ
 بر حیدرے ایام زندگی را چار و ناچار کہ درین بے اختیار است خیلے بہمیزی
 ارمی برد کہ درین اثنا این ساخہ ارقام شد۔ از دریافت آن
 بچی ایام زندگی تلخ کہ خاک برین زلیستن خدا داند چہ برسد کشد۔
 سخت بجان کندن بسر خواهند شد۔ آن قبلہ گاہی درین مدت این غلام
 را یاد نہ فرمودند ہر گاہ یاد فرمود این ساخہ ارقام شد۔ ارقام فرمودن
 این چہ فائدہ داشت چرا کہ او شان تنها بودند عیال و اطفال نہ داشتند
 کہ بزدہ ازین خبر رسیدن خبر گران آنہای شدیم۔ پس فائدہ شد
 کہ پیش از مردن حالت مرگ معائنہ گردید۔ درین ایام پیری کہ روز
 بہ روز قوی ضعف افزونی دارد۔ علاوہ صدقات زمانہ، بچو
 شکستہ آورده کہ پیچ باقی نہ ماندہ، حق تعالیٰ بہ تصدق حضرات
 ایمان سلامت برد۔ پس پارچہ کمنہ او شان بہ کدام شیخے باید
 داد، بزدہ چہ خواهد کرد۔ و دوا شرفی کہ ہستند بہ اطفال مرزا
 فتح اللہ کہ خیلے در حالت افلاس گرفتار اند و بزدہ طاقت ندارد کہ
 خبر گیر او نہا شود۔ او شان را بفریستہ کہ مستحق اند و بکار او شان
 بیاید۔ عرض خواہم تحریر نہ داشت کہ بمنصل عرض می گردو۔ از مزاج
 کل مردمان محل دیگر تردد لاحق شد۔ حق تعالیٰ شفاے کامل
 عطا فرماید۔ نور چشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب قدمبوس
 می نمایند۔

مکتوب امان اللہ و ہمیشہ فتح محمد بنام حضرت منظر

۷۶

بعض عرض قبلہ دو جهان، کعبہ جاودان سلمہ اللہ تعالیٰ می رساند
 فدوی خاک پای امان اللہ و ہمیشہ فتح محمد بعد ادا سے آداب
 کورنش و بندگی معروض می دارد۔ غلام احوال کار خیر عاجزہ فتح محمد
 کہ از قدیم واجب الرعايت عالی بود در دارا مخالف بجانب عالی
 مفصل معروض داشته بود۔ ارشاد شده بود کہ خاطر جمع دارد۔
 خدا تعالیٰ فضل خواہد کرد۔ چون علامان سوائے ذات شریف
 درین وقت ملجا و پشت پناہی ندارد و احوال علامان این
 است کہ بجهت نان و پارچه محنت کٹی دارد۔ بجز صبر و شکر علاجی
 ندارد۔ از فضل و کرم عالی امیدوار است کہ بحال فدائیت و بندگی
 فدویان نظر فرموده صرف عند اللہ دانسته این قدر توجہ مبذول باید
 فرمود کہ علامان از کار عاجزہ فراغت حاصل گردد۔ بہ دعا گوی عالی
 مشغول باشد۔ واجب بود بعض رسانند۔ زیادہ حد آداب۔
 فدوی پیر محمد انوار کورنش بجانب عالی می رسانند۔

عز منہ

علامان قدیمی امان اللہ و ہمیشہ فتح محمد

مکتوب افضل بنام حضرت مظهرؑ

۷۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله
 واصحابه اجمعين - جناب اقدس مقدس بندگان عالی حضرت
 میرزا صاحب و قبلہ خداوند خدائگان احقر افضل بعد ادا آداب
 نیاز مندی با وسلاہنا معروض می دارد کہ ضعف مزاج حضرت قبلہ گاہی
 بہ دستور و تشنہ لبی این مشتاق روز بروز در ترقی حقوق ایشان تہ بدرجہ
 نیست کہ ازین طرف در چنین وقت چشم پوشی کردہ بہت التساب سعادت
 بعالی خدمت رسید صرف در بودن خدمت ایشان ہزاران سعادت ہا
 دارین مندرج است - لہذا در پی حصول سعادت لے از سعادت دین
 محروم ماندہ - انشاء اللہ العزیز ہمیشہ اندک قوت بیاید و ضعف بر طرف
 شود - شرف اندوز عالی جناب می گردد - امید کہ غایت از توجہ مرحمت
 سامی ذخیرہ اندوز فیوضات کرد - باقی خیریت است - و مشتاقان ستر
 قدوم سیمنت لزوم اند - لالہ لچمین سنگہ بہ بندہ ربط قدیم در رد
 در کار خود یگانہ روزگار است - بخدمت زانو نشینان استانہ
 خود را خواہد رسانید - امیدوارم کہ در حق مشارالہ توجہ می فرمودہ
 اگر درین لوح یکے بنویسند بہتر والا در پورب بہر کہ مناسب دانند
 برائے نامیردہ قلمی فرمایند ، و بندہ را بنوازند - حضرت قبلہ گاہی
 قدمبوس و سلام و محمد صبر و برکت اللہ کورنشما و اندرون بخانہ

احقر و محمد منیر و بہولی آداب کنیز گانہ می رسانند، و میان غلام رسول
و غلام حسن نیز قدمبوس بعرض می رسانند۔

غالب است کہ نواب صاحب ہمراہ محب اللہ خان صاحب تشریف
برده باشند، و اگر در اینجا باشند سلاما مطالعہ فرمایند۔ بیارانِ حلقہ
نام بنام سلاما مطالعہ باد، والسلام۔

بخدمت شریف مولوی سنا اللہ صاحب سلاما مشتاقانہ

الہامس است

مکتوب نادعلی پسر شیخ غلام محمد بنام حضرت مظهر

۷۸

بخدمت فیض درجت حضرت مرزا صاحب قبلہ دو جہانی مدظلہ العالی
می رساند۔ فقیر نادعلی پسر شیخ غلام محمد سہپور ^{کے} آداب تلبیبات
قدویانہ و کورنشانات نیاز مندانہ بجا آورده معروض می دارد۔ غلام ^{مردی}
خلف نیاز مندا ارادہ طالب علمی محاورد و آن نھر الزمان سبب اوقات
بہ تمام سرمایان است کہ در قصبہ ^{کے} سہپور ^{کے} کسی مدرس نیز میر
نیست۔ لاچار شدہ آن قبلہ حاجات را فری و مشفق دانستہ،
جناب عالی فرستادہ، یقین کہ معترف خواہد شد۔ موقع ضرورت
فائز البرکات آنست کہ یک خط سفارش میر کلوجیو عنایت فرمایند
کہ میر کلوجیو جاگیر نمودہ در مدرسہ خود سکونت دہند و یا در لہوری
در مسجد خود دارند تا از توجہ سالی بندہ زادہ بمقتضود خود برسد۔ زیادہ
چہ عرض نماید۔

کے نام سہپور پور ہوگا۔ اس نام کا قصبہ منلیج کینور (زویلی کھنڈ)
میں ہے۔

مکتوبات والد محمد رفیعی خان بنام حضرت مرطرا

۷۹

بخدمت حضرت مرزا جان جانان صاحب مدظلہم و دام ارشاد ہم
عرض سلام بہ نیاز تمام قبول باد۔ تفصیل احوال ایجنار در خط سید حسنت
خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ ام ملحقہ نظر مبارک خواہد شد۔
ازین جهت تکرر بہ تحریر آن مصدر نگردید، دام ظلالکم۔ از اندرون
بندگی می رساند۔

پر نورداران نام بنام خصوصاً محمد رفیعی خان و والدہ اش
تسلیات و کورنشات و شکر نسخہ عاصفہ بجای آرند۔ عزیزے دیگر
تسلیات معروض می دارد۔ از اندرون بہ اندرون دعا معلوم بار۔
میان کامو صاحب سلام مطالعہ نمایند۔ برادران در پینہ ملاقی شدہ
بودند۔ ایشان بسیار یاد می آمدند۔
نصف محرم روانہ شد۔

۸۰

غریب نواز سلامت۔ نوازش نامہ فیض مشخون مریمہ
میان غلام مصطفیٰ مرحمت فرمودہ بودند رسید و موجب افتخار
و مبارکات گردید۔ درین ولا میان روح الامین جو سمت وطن خود

والد میر محمد عین۔ کلمات طیبات میں ان کے نام حضرت بظہر کا مکتوب ۵۹ ہے
پیر اسی مجھے کے مکتوب ۶۳ میں بھی ان کا نام آتا ہے۔ اور مکتوب میں ان کے انتقال پر
توڑی کلمات ہیں۔

رفته اند. ازین سبب عرض بلغوف نموده ارسال نکرده ، زبانی میان
 غلام مصطفی جنو آداب کورنش بعد نیاز بجای آوردند و میان مراغی
 مع والده و همشیره خود کورنش و تسلیات بجای آرند.

مکتوب همشیره خواجه بادشاه نقشبندی

بنام حضرت مظهر

۸۱

حضرت پیر حقیقی و مرشد تحقیقی بد ظله العالی حضرت مرزا صاحب
 جیو از طرف همشیره خواجه بادشاه نقشبندی بعد از عرض کورنش
 و بندگی فراوان معروض آنکه درین روز با معلوم گردیده که حضرت
 تشریف شریف را طرف سنبل فرموده اند خاطر متفکر گردید
 حق سبحانه و تعالی از کرم فضل خود بزودترین اوقات باز
 بشهر حضرت را بیارند که نصرت ما مردم بیکسان از طمانیت ذات
 آن حضرت بالکل است. کیفیت این جانب بجناب عالی روشن
 است، خصوصاً درین روز با تنگی و عسرت نهایت ملحق شده. امید
 بر اخلاق کریمانه و مربیانه نموده برخوردار میرز بهاء الدین را بخدمت
 ارسال داشته. امید که توجیه فرموده مبلغ محسوس این جانب از سرکار
 نواب ارشادخان وصول گناینده حواله برخوردار میرزا کور فرمایند.
 درین باب غور فرمودن ممیزیت بیکسان است و مشکور عند اللہ
 عند الرسول گردیدن است. بجز بندگی چه عرض نماید.

ہندو دوستوں اور معتقدوں کے مکتوبات

حضرت منظر کے نام

[حضرت منظر کے نام ان کے ہندو دوستوں اور معتقدوں کے گیارہ مکتوبات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ پنورام جیون، اور لساون رائے بیدار کے والد کا لکھا ہوا ایک ایک مکتوب ہے۔ چھترمل اور نانک چند کے دو دو اور مری دھر کے تین مکتوبات ہیں، اور ایک مکتوب کے لکھنے والے کا نام نام معلوم ہے مگر اس کے مندرجہ سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا حضرت منظر کا کوئی ہندو دوست اور عقیدت مند ہے۔ اور یہ مکتوب نام معلوم الاسم مکتوبات میں پہلا ہے، یعنی اس مجموعے کا مکتوب ۹۲۔

ان مکتوبات سے ظاہر ہے کہ لکھنے والے حضرت منظر سے عقیدت و اخلاص کا ایک تعلق رکھتے تھے۔ پنورام نے تو بھراحت خرد کو حضرت منظر کا جانسیار اور تربیت و پرورش یافتہ لکھ کر عقیدت ظاہر کی ہے۔ مرطاد کے مکتوبات سے بھی قلبی تعلق ظاہر ہے اور بڑی توقع کے ساتھ حضرت منظر سے امداد کی درخواست بھی کی گئی ہے۔

حضرت منظر پریشان حالوں کی مدد کے معاملے میں سب کے کام آتے تھے۔ پھر مل کے ایک خط میں جو ڈاسنہ (ضلع میرٹھ) سے لکھا گیا ہے کمال اظہار عقیدت ہے، دوسرے خط میں شاہ درآنی کی آمد آمد کی خبر کی تصدیق و تفصیل چاہی گئی ہے۔ مری دھر کے ایک خط میں شاہ درآنی کے سر ہند میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ یہ دونوں مکتوبات ۱۷۸۸ء کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ شاہ درآنی نے اپنے بلوچ حلیف امیر نامر کے ساتھ مل کر پیش قدمی کی تھی اور شاہ سر ہند میں داخل ہوا تھا۔

ایک مکتوب میں بسا وں راے بیدار (یا بسا وں لال بیدار) کا ذکر یوں آتا ہے "بر خوردار بسا وں در امر وہ لبا فیت است"۔ بسا وں راے بیدار حضرت منظر کے شاگرد تھے۔ سفینہ خوشنگو میں ان کے بارے میں ہے کہ "بسا وں راے بیدار تخلص، شاگرد مرزا جانان منظر صاحب است تربیت و تخلص از جناب مرزا یافتہ، خیلے صاحب طبع رسا است۔ چنڑے بہ عظیم آباد پٹنہ ہمراہ دیوان صوبہ رفتہ و الحال باز بہ دار الخلافہ مرا کردہ" (ص ۳۱۰)۔

۱۷ دیکھیے "احمد شاہ درآنی" سید نصیر احمد جاسی، ص ۲۰۹ تا ۲۱۱

مکتوب چو رام بنام حضرت منظر

۸۲

قبله خدایگان کعبه دو جهان سلمه الرحمن مکررین عقیدت الیاء
 چو رام بعد ادا سے آداب بزرگی و پرستندگی بجا آورده معروض
 رائے فیض برائے میگرداند از استماع نوید تشریف آوردن آن
 خدایگان در جهان آباد خاکسار را چندان نشاط و انبساط حاصل گردیده
 که در تحریر و تقریر نمی آید. لیکن حیث صدحیف که آن حضرت قدر قدرت
 از سرفراز نامه آگاه فرموده سرفراز و ممتاز فرمودند. این قدر
 لے توجہی بر آنچه من جان سپاران نباید فرمود. آخر خود تربیت و
 پرورش یافته آن چمنستان ملک چمنان هستند که دور نیستند
 آئینده از تفضلات کریمانه امیدوار است که گاه گاه از سرفرازان
 سرفرازی فرموده باشند. زیاده بزرگی چه برأت نماید.

مکتوب جیون بنام حضرت منظر

۸۳

حضرت صاحب خداوند نعمت سلامت
 از مکررین خانزادان جیون بعد ادا سے آداب بزرگی و
 پرستندگی معروض حاشیه بوسان بساط فیض مناظ میگرداند.

غلام معالجی در بھکر رسید و از جدائی خدمت فیض درجت عالی
 وارد بوده کہ بر خدائے علیم یا بر آن قبلہ روشن خوابد بود۔ امیدوار
 کہ در حال این کثیر الاحتمال بر توجہ ظاہری و باطنی فرمودہ ازین
 منحصر نجات بخشند و از جواب عینی سر بلندی فرمودہ باشند۔
 زیادہ حد ادب ندید۔

بخدمت حضرت فیض بخشید از نام

غلام عقیدت پیوند جیون

مکتوب والد لبساون راے بنام حضرت منظر

۸۴

بعلی خدمت حضرت مرزا صاحب خرائگان فیض رسان نیاز
 بعد اداے مراتب نیاز مند ہیا و آرزوے ملاقات ہا معروضی دارد کہ
 مکرمت نامہ ورود کرامت فرمود، خاطر مشتاق را سرور بے اندازہ
 و فرحت بے شمار حصول نمود۔ حق سبحانہ جل شانہ باین خوبہاے
 ذاتی و صفائی سلامت دارد۔ ورود شریف درین مملکت باعث
 ترقیات طالبان خدا و موجب انبساط دوستان با صفا است۔
 الحمد للہ و اطفو کہ عذر مسموع شد، و معذوری ثابت۔ دل بندہ
 بکلامت سامی تپا کہا دارد و پیام یاد فرما باشند۔ بر خوردار لبساون
 در امر وہہ بعافیت است، امیدوار دعا است۔ و متعلقان اینجا
 بخیریت اند۔ بخدمت لوایب ارشاد خان صاحب سلام فرما بند و السلام۔

۸۵ مکتوب میں بھی جیون مل کا نام آ رہا ہے۔ اس مکتوب میں بھی جیون مل نے حضرت منظر
 لکھا ہے کہ "از احوال خرو عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند" واضح ہے کہ حضرت منظر نے
 حلقہ اعراف میں ایک سید جیون کا بی بی ذرا نام ہے جو طبقہ عالیہ سے تعلق رکھتے تھے (مکتوب ۸۴)

ملکوبات چترمل بنام حضرت مظهر

۸۵

حضرت پیر و مرشد سلامت - خاکسار را پانکسار چترمل
 که بے نصیب از حصول سعادت ملازمت حضرت است آداب
 عقیدت و ارادت بجا آورده برض عالی متعالی می رساند - چیز روز
 است که از سرفراز نامہ با وجود ترسیل عالین نیاز متواتر یاد آورده
 موجب کم طالبی خود دانست حق تعالی سایہ بلند پایہ آن حضرت
 را بر مفارق با غلامان محدود و مخلد داراد - قبلہ من! ہر چیز خواستم
 کہ جناب عالی مستفید شدہ حصول ملازمت سراسر سعادت کاہد
 لکن گذاشتہ آمدن کار اینجا را برخلاف بہا نصیحتان صلاح
 وقت ندانستہ، لاچار بتوقف پرداختہ و یک ماہ دیگر ہم فراغت فر
 (میسر) نمی آید - انشاء اللہ تعالی دوچار روز باقی مانده ماہ رمضان المبارک
 غلام جناب عالی شرف اندوز خدمت می گردد - قبلہ من! از اخبارات
 مختلف خبر آمدند شاہ درانی بہ ضلع آن طرف سپہرند بسیار شنیدہ
 می شود - آنچه احوال آن حدود جناب عالی دریافت بود کہ غلام اطلاع
 باید فرمود - زیادہ حد ادب ندید -

از احوال خیر و عافیت لالہ بیون مل اطلاع بخشند -

غلام چترمل

۸۶

حضرت پیر و مرشد سلامت - فدوی چترمل آداب تسلیمات

بجا آورده بعرض عالی می رسانند سابق ازین دو دفعه عرضی به
 جناب عالی ارسال یافته ، از نظر مبارک گذشته باشد - لیکن از
 تشریف بردن بآن سمت عنایت نامه معتمنین خوشی مزاج مبارک
 صادر نه شده ، خیل طبیعت منتظر و نگران است - و فدوی از یک
 ماه ^(کمتر) زیاد ، در داسنه ^(دائمی) استقامت دارد - اگر
 بجواب عریضه سرفراز شود ، نوازش نامه بخدمت حضرت شاه
 کمال صاحب در داسنه شرف نفاذ می شده باشد - و فدوی
 لا در هر حال غلام خود تصور کرده ، از گوشه خاطر مبارک فراموش
 نباید فرمود - زیاده حد ادب ندید - واجب بود بعرض رسانید -

عریضه
 غلام چهتر مل

مکتوبات نانک چند بنام حضرت مظهر

حضرت صاحب خدائگان ، قبله عالم و عالمیان سلامت
 بعد تقدیم لوازم نیاز که طریقه نیاز مندی و عبودیت است مشهور
 ضمیر منیر که آئینه جهان نما است می گرداند - والا نامه ساهی
 از روی عنایت عمیم نامزد خیرخواه ، اصدار شده بود ، شرف صدور
 ارزانی فرمود - از فضل و کرم عمیم گرامی خیرباد خداوند تعالی آن
 خدائگان را دیرگاه کرم فرمائی نیاز مندان دارد - در مقدمه
 مولوی شفاء اللہ جیو که مع علایق در آنجا آمده اند سمت تحریر

یافته بود سعادت اطلاع گشت - بر طبق ارقام شریف خط محمد روشن
 در مقدمه دادن یومیه بلا قصور و ماه به ماه بنام گماشتگان
 مشارالیه لویانده بخدمت ابلاغ داشته می رسند - مسطور
 خلیفه فیض الله در خدمت سامی حاضر اند - مبلغ در ماهه ^{نزد لوی}
 از مشارالیه گرفته صار وصول کرده کارن روپیه های دو او شان
 باید کرد که خلیفه معز الله زود یا ایصال رسانیده خواهد داد - زیاده
 از فضل و کرم گرامی که بحال این احقر ^{بمنزول است} بپیراد عنایت نامجا
 سامی که ذریعه سعادت و مفاخرت است معزز و ممتاز می شده باشند
 زیاده چه بر طرازد - تلامم محدود باد آئین رب العباد - فدوی نانک خند
 تسلیمات می رساند -

۸۸

فدوی نانک چند اجرض می رساند - غلام تراب الاقدام
 خلیفه فیض الله سر به سجود نهاده تسلیمات غلامی معتکفان حضور
 فیض گنجوری رساند و انشاء الله العزیز فردا پس فردا قدمبوس خواهد
 شد و محمد خان و محمد شاکر نیز کورنشات غلامانه بروض می رساند
 بوعده معدوده می رسند - و غلام محمد برمی نیز تسلیمات میرا
 و بخدمت نواب صاحب مهربان ^{صلوات الله علیه} الدوله بهادر تسلیمات
 برسد و یاران طریقه که سعادت مند اند سلام بعد شوق مطالب
 باشند زیاده -

حضرت شاہ صاحب و قبلہ فیاض زمان سلامت۔
 بئذہ مرلی دھر بعد اداے آداب تسلیمات و کورنشانات کہ طریقہ
 نیازمندان عقیدت کیش است معروض راے بیضا ضیاء میگردد
 تا امروز کہ روز دوشنبہ نهم رمضان است بئذہ بخیریت مع متعلقان
 در سرائے ہندوان استقامت دارد، و در بارہ قدم فیض لزوم
 مستجل او سبحانہ تعالیٰ سببے سازد کہ نوع دولت قدمبوسی
 حاصل گردد و تکلیفات کہ از عدم روزگار آنچہ می گذرد قابل تحریر
 نماندہ و علاوہ آن آنچہ شبانہ روز از تفکر با بر حال است۔
 چہ عرض نماید۔ حالت جان کنذلی است مگر از فضل او امید است
 کہ شاید یا بن تن مردہ باز ہم جانے تازہ بخشند والا ماندن ابرو
 بہ نوع بہ نظر نمی آید۔

ما سیم پرگناہ، تو دریائے حقیقی جانیکہ فضل تست چہ باشد گناہ ما
 قبلہ من! علاوہ این ہمہ تفکر خبرے رسیدہ کہ شاہ درانی داخل سرحد
 شدند، از استماع این جان در قالب نماندہ۔ یقین است کہ
 بآن خداوند خبرے معتبر خواهد بود۔ امیدوار است کہ بہ غلام منصل
 اطلاع باید بخشید کہ چگونه است۔ اگر ہمچنین باشد مردمان را
 از اینجا برداشته جائے دیگر برودہ شود۔ زیادہ بجز بزرگی نیاز چہ عرض
 نماید۔ میان پیر علی صاحب ہندگی مطالعہ نمایند۔ بہیہ (بھیہ) حکومت
 برادر رام پرشاد کورنش می رسانند امید قبول۔ عرضے
 غلام مرلی دھر

دستگیر در ماندگان و اسرمانه بیکان سلامت

کترین غلامان حلقه بگوش مرلی دهر بعد آرزوی قدمبوسی معروض
 می دارد که عرصه شش ماه است از لشکر بادشاه رسته نوکری
 غلام گسته باز در بندر این بخانه خود رسیده و درین عرصه
 آنچه شرط تالاش است درینجا کرده شد لیکن بیخ به ظهور نیامد ناچار
 بخانه خود نشسته و نظر بر فضل او تعالی داشته - قبله من !
 حالا حالت تنهایی به نظری آید که نزدیک رسیده است و بر سبب
 ظاهر برگزینی بیم که آبرو بماند - خوارا مدد و دستگیری کنید - و
 حالا اسباب یک روپیه بخانه مانده و دخل یک حبه نانی ،
 و فرج روز مره می آید - درین باب آنچه ازین تفکری گذرد ، بجز
 ذات او سبحانه تعالی کس نمی داند - قبله من ! غلام را بجز ذات
 عالی کس تکیه و پناهی نیست - ناچار شده بعالی خدمت باز معروض
 داشته که این وقت دستگیری است والا حالا آبرو غلام معفت
 از دست می رود ، و غلام به ارشاد عالی به عالی خدمت می رسد -
 اگر آنجا یک روپیه روز را هم روزگار غلام بشود ، غلام را یاد فرمائید
 که در خدمت برسد ، و از براسه خدا عندالله نظر توبه در حق غلام
 مبذول داشته که ازین تکلیفات رهایی یابم - قبله من ! غلام در
 حالت نزع احوال خود بعالی خدمت گذارش نموده است توبه
 بمزاج عالی گرانی نگذرد و باز برگز باین بی حجابانه معروض خواهد
 داشت و دیگر تا حالت تحریر همه و بوه غیر آنهاست - زیاده حداد

نزدید - در خدمت والده صاحبہ و قبلہ کرنش می رساند -
 امیدوار است که عنایت در جواب عریضہ نیاز بدست
 دارنده عریضہ نیاز مرحمت باید فرمود که بعللام برسد -

عریضہ

فدوی زلی دهر

۹۱

قبلہ حاجات، کعبہ مرادات، فیاض زمان دستگیر در ماندگان
 کثرین غلامان حلقہ بگوش در کید پسر بعد از زوی قدیموسی که حد و
 نهایت ندارد ملکشوف راے ضیا ضیای می گرداند - امروز که روز جمعہ
 تاریخ سنیم جمادی الثانی است، غلام در الوچہ کہ از خورجہ شش
 گروه است بخیریت رسیده است، و در یاد قدیموسی آن ذات
 فائز البرکات مشغول - اگر چه این دولت و نعمت در ظاہر باین غلام
 میسر نیست - لیکن روز و شب در دہ بیان این چشمان را بران قدمها
 می سایید و شکر با بجای آورد و ہمین آرزو است کہ روزے او سبحانہ
 اعلیٰ این دولت و نعمت زود نصیب کند کہ ازین کش مکش زمانہ توقع
 زندگی ہم از دست رفته، بارے بہر حال شکر است

راضی برفیای دوست می باید بود + در هر چه رفتی دوست می باید بود

امید از ذات فائز البرکات آن دارم کہ قلم عفو برگنا ہم کشیده ہماره
 توجہ دلی در حق غلام مبذولی شده باشد کہ درین صورت ترقی بہبودی
 در جهان است - و قبلہ بمن! بنزدہ حال سمت ناچار شدہ از خانہ
 برآہ است، اسب سوار می کہ بود قرض خواہاں گرفتہ - ناچار بہر صورت

کہ شد از خانہ برآمدہ ام و ارادۂ شکر و اب بحسب الدولہ بہادر دارم
 اوسبحانہ تعالیٰ فضل فرما پدود ستگیری کند کہ آبرو بماند
 واللہ یا قسمت۔ و عنایت نامی کہ بدست برادر شام لعل
 مرحمت فرمودہ بودند ورود فرمود معزز و منور ساخت نہ
 عنایت نامہ را چون بر کشام + گچہ بردیدہ کہ بر سر نہادم
 اوسبحانہ تعالیٰ ان ذات فیاض زمان را باین نوار شہا دیر گاہ بر
 سر ما غلامان سلامت با کرامت نگاہ دارد کہ ہمین آرزوست زیادہ
 نیاز و بندگی۔ در خدمت والدہ صاحبہ مدظلہ مکرمہ کورنش نیاز قبول یابد
 در خدمت بیاب پیر علی صاحب بندگی عرض
 کمترین غلامان مرلی دہر

مکتوبات نامعلوم بنام حضرت منظرؒ

۹۲

حضرت صاحب و قبلہ خدائگان کعبہ دو جہان سلمہ الرحمن بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی معروض رائے عالی گردانیدہ می آید۔ نوازش نامہ نمود مع چند عدد سیپاری و سرہای سنبھل کہ از راہ خانہ زاد پروری عنایت شدہ بود، یو صلیہ بقیقت سمر و عوسر مباح کہ در جسم سمن صدرا کس (کذا) پیدای کند شرف ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ آداب تسلیمات این عنایات بے عنایات بجناب فیض مآب باریابان حضور کرم ظہور می رساند قبول افتد۔ خداوند من! درین مدت سوائے ذات والا صفات ہمہ عالم دنیا را سیر نمودم و آنکہ حقیقت راستے بار بار می گوید کہ بخدمت این خانہ زاد حاضر شوم، درین جا آمدہ، چہ خواهد کرد۔ امیدوار فضل و کرم آنست کہ بوجہ مشارالیه را ازین ارادہ خام بازدارند۔ اگر از ارشاد آن حضرت صاحب قدر قدرت نامبرہ بازمی ایستد، از ادای شکر این بر نخواهد آمد۔ اما چنان نشود کہ ہنگامہ بریا گردد۔ چنانچہ کہ حضرت صاحب دو ماہ این مرد کہ را باز

داشتم، همان قسم باید داشت لاله لبها حمص لاله امرنا تو ازین واقف
 هستند و نادان (نالان) اند و نام عمل (کذا) را می دانند، از نامبره
 هیچ مذاکره نکنند - زیاده حد ادب ندید -

۹۳

میرزا صاحب مهربان قدردان سلامت - مدتها گذشت
 که دل برای استماع خیر خیریت نگرانها دارد - هر چند صدای راه
 عذر خواه است لیکن دل مشتاق عذر پذیر نمی باشد - او سبحانه
 تعالی ذات سامی را سلامت با کرامت دارد که جهان آباد نزد ما محمود
 است - از نور الهدی و نور العلی و نور المصطفی آداب نیاز
 قبول فرمایند هر کدام سائل و صاحب اولاد است - نور الهدی که
 فیض نظر شریف در یافته، در مراتب علوم نقلی و عقلی و در تفاوت
 و تفاوت بالغ ببلوغ الرجال است و گوشه چشمی سوسه دل هم دارد
 نور العلی شرح تجرید و حاشیه قدیم مع لوازم و مصالح بود - نور الهدی
 با استعداد بمرافقت جماعه از طلبه می خوانند - نور المصطفی بقاییت
 خام ماند، از شرح ملا شرح و قایم ترقی نمی کند - دعا فرمایند که او
 سبحانه، تعالی همه را جامع مراتب ظاهری و باطن کند - اگر کسی از
 اصحاب که فقیر را دیده باشد و زمانه فرصتی او را داده باشد
 سلام او را رسانند -

و از اهل بیت به اهل بیت سلام رسانند و بر توضیح احوال
 اطلاع بخشند -

زیاده از شوق چه نگارو - والسلام

۹۴

صاحب مہربان میرزا جانچانان جیو اعوانی الاعز الداعی الی الخیر
 خلاصۃ الارواح نیر المشکوٰۃ والزجاجۃ والمصباح، شمس الحق والیقین
 نور اللہ فی الاولین والآخرین سلامت، بعد تکفای دریافت سعادت
 قدموس و بندگی مکشوف ضمیر الوری گرداند۔ احوال بفضلم مقرون
 شکر و سلامتی ذات والا مطلوب، از روزیکہ ازینجا تشریف
 بردہ اند دل بے اختیار مشتاق است۔ ایزد تقدس و تعالیٰ فضل
 خود فرماید۔ اگرچہ دل فدوی بندہ بحصول دولت صحت بزرگان
 ہی خواہد لیکن علاقہ دنیا نمی گذرد۔ اگر بخاطر می گذرد کہ دامن از دنیا
 برافشانند۔ درین مقدم صلاح می آید ہرچہ اقتضاء فرمایند۔ اگر ما خود
 عند اللہ نشود، ارادہ است ہرچہ ارشاد شود، از دوست نشان دار
 عارف خان۔ خونذ جیو و صاحبان دیگر ہمراہ صاحبی آمدہ
 اسم آن فراموش شدہ، بخدمت آن سلام نیاز موصول باد۔ زیادہ بندگی۔

۹۵

بجناب ارشاد مآب، قبلہ اہل تحقیق و کعبہ صاحب تدقیق بعد تقیم
 مراسم نیاز و آرزو بندی معروض می دارد عرفیہ نیاز مشتملہ
 احوال خود مصحوب تیمرخان از آشنایان میان محمد افضل خیر
 نمودہ بود، شاید بجناب عالی نہ رسیدہ باشد۔ از استماع
 خبر ہیمنت اثر قدم مسرت لزوم مسرت فراوان و نشاط بے پایان

رو نمود۔ الحمد لله على ذلك حمداً طيباً كثيراً۔ دریں ولا اکرام الله را
 در زیر بغل زنبیل شدید پیدا است که سبب آن تب دارد و در ^{خانه او}
 نیز بیماری تب است، لهذا مقصر ماند، والا قدم را از سر ساخته
 بخدمت می رسید۔ والشاء الله تعالى اگر صحت دست می دهد بجناب
 فیض مآب خواهد رسید۔ و این خادم دیرینه را روز بروز انحطاط
 قوت است و ضعف و ناتوانی بیشتر، و اسباب سواری
 میر نیست، ولی آرزوی قدسیوس بسیار دارد۔ اگر آمدن امر و
 اراده عالی باشد، اگر سواری انجام متعارف بهم رسد، به سعادت قدسی
 مشرف گردد۔ میان جلال الدین حکیم در فضل ذکر تهر رساله نوشته،
 آن را فقیر ملاحظه کرده که در تحریر حدیث غلطی نموده است و در فضل
 ذکر جبرادعای محض کرده است، و طعن در پرده به میان محمد اعظم
 قدس سره نه نموده، بلکه بجناب حضرت مجدد نیز۔ لهذا فقیر رساله
 در فضل ذکر خفی که از تفاسیر بیضاوی و عمده و نیشاپوری و جلالین
 و بحر مواج و مدارک و تفسیر حسینی و غنیة الطالبین و رشحات
 استنباط نموده، قریب دو جز، تحریر کرده، جزء اول بجناب عالی
 ارسال داشته، ملاحظه فرموده و اصلاح نموده عنایت فرمایند۔
 اکرام الله و مکو و جکو و فرحت الله و همه مردمان خانه بندگی
 می رسانند۔ و سیاهی و قلم و کاغذ بسیار ناکاره است، قابل
 تحریر نبود۔

له شیخ محمد اعظم خدیوہ حضرت حاجی میرزا فضل خان۔ بزار شیخ محمد اعظم در بلده
 بجز اول (بجز اول) است۔ دیکھے نقارات پٹنری ص ۲۵

۹۶

کتاب ارشاد مآب غلام بمبعه متعلقان بتوجهاث القبله
بعافیت است - وسلامت ذات قائله البرکات بر مفارق ما غلامان مسؤل
از جناب او سبحانه تعالی می نماید - غلام متعلقان را درین مقام آورده
است ، و خود تمام روز در دیوان خانه نشسته می ماند - یاران طریق
هر دو وقت می آیند ، توجه ذکور و اناث از بست زیاده می شود و گاهی
قریب سی هم شود - و چار پنج شش هم می شود - و امروز نه روز شده
که نواب صاحب و میان ظفر علی خان صاحب و ارشد خان صاحب و دیگر
اعزاه از پسران و متعلقان نواب صاحب به بسوی تشریف برده اند -
خبر است که در دو سه روز خواهند آمد - و روشن خان در شتابان
در ماهه چیزه تکامل می نمود - لهذا غلام مقرر نمود که هر روز گرفته باشد
چنانچه آن قبله هم همین طور ارشادی فرمودند - به برکت توجهاث القبله
حق سبحانه تعالی در معاد و معاش غلام برکت عطا فرماید - آمین -
آخرن روز در آوردن زر یومیه و دیگر امور غلام بسیار سعی می نماید -
امیدوار توفیقات است ، و دیگر همه یاران طریق به غلام اخلاص می نمایند
و دیر شد که بفرود عنایت نامه و اطلاع اخبار عافیت آثار آن خداوند
الطینان نیافته ، و دیگر همه عافیت است -

بسم الله
..... الله

جناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہ و لطفہ
 بعد عرض نیاز می رساند که حق شیخ محمد عظیم در مقدمه حویلی ثابت
 شد که میر حمزه و غیره بجنور سامی اداے شهادت کردند. لیکن تا حال
 بحق خود نه رسیدند. اگر توجه سامی بلیغ بحال ایشان بذول شود. در اند
 توجه کاسیاب می شوند، و در سهولت طرف ثانی که جماعه کثیر از آنها
 گراه می شوند. اولاً بحسب اللہ خان نگاشته شود که ناواقف حمایت
 آنها سازد و این مقدمه را بعلماء سپرد نماید. هر چه بموجب شرح شریف
 انفصال شود، طرفین اطاعت سازند. محمد خان و خلیفه شیخ فیض اللہ
 درین باب بتوجه سامی ممد و معاون بدل و جان شوند. اسلوب
 خواهد شد. و آنچه زبانی مرزا اسد اللہ بیگ صاحب گزارش سازند، موافق
 شده باید شنید و قبول فرمایند.

جناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہ و لطفہ
 بعد عرض سلام نیاز گزارش می سازد. شیخ محمد عظیم ویرا باری
 که وطن قدیم در سنبل می دانند چنانچه حویلی جد ایشان در تودهری
 مقرر است و از مدت استغالی اند، کسی بحق نمی رساند. الحال که
 قیوم میمنت لزوم باتفاقات حسنه واقع شده، امید قولیت که
 بتوجه سامی بحق خود برسند. البته توجه فرموده بود لیکن چون توفیق

بیتاثر از این سخن است بسیارند در حضرت قبله ای که در تمام در سخن در حق ایشان توجیه فرموده

بود تا حال انصرام نہ رسیدہ ، گویا بر قوم عالی موقوف بود و کلمہ از زبان مبارک بہ عمد خان صاحب و خلیفہ فیض اللہ جو فرمودہ دہندہ انشاء اللہ تعالیٰ حق بمقدار خواہد رسید۔ و ازین مقدمہ لواب صاحب لواب ارشاد خان صاحب ، امام الدین احمد خان صاحب خوب و مہتمم مطلع اند ، مفصلاً گزارش خواہند ساخت ، بمعرض قبول افتد۔ زیادہ حدیث بخدمت ملزمان خدمت شریف سلام شوق مطالعہ بار۔

۹۹

حضرت سلامت

عنایت نامہ چہرہ و حصول افروخت و باطلاع خیریت مزاج شریف سر تھا اندوخت شفقت نامہ کہ سابقاً اقدار شدہ بفقیر نہ رسیدہ قدوم مہمنت لزوم درین حدود باعث جمعیت و اطمینان باطن گشت کہ تا تشریف داشتہ درین ضلع ہر چند دولت حضور میسر نیست لیکن جمعیتہ حاصل وقت می شود کہ جز بزبان ذوق املا سے آن ممکن نیست۔ بعضی از اعزہ کہ ^(آیت) گر کمہ وین یکسب خطیئۃ او اثمائمہ بیم بہ بریئافقد احتمال بہتانا و اثمائمینا ہ در شان امثال این با وارد است آنچه اظہار کردہ باشند از پاک طینتی آن با دور نیست

اصل آلت کہ شفقت سالی بحال بی حال می بیند ، حسد بران می دارد کہ چنین امور ظاہر سازند تا مگر عتبار فقہ ایشان حجاب ہ عالی خاطر با گردد۔ مخدوم من ! محبتہ کہ براسے امور دنیاویہ باشد وقوع زیادت و نقصان دران ظاہر است ، و خلعت کہ براسے آخرت بود انقطاع بل عدم زیادت آن نامکن۔ و ہر چند روایت را اثرے

می باشد لیکن (آیت) کریمه یا ایها الذین امنوا ان جاءکم فاسق سبیاً فینوا
 روایت فاسق را که فسق و فاسق و منصوص کلام مجید است، از درجه اعتبار
 ساقط می گرداند. سخن از دایره ادب بیرون رفت، لیکن حدیث ان
 لصاحب الحق مقالاً عذر خواه من است - بهر حال امیدوار عفووم -
 اجازت نامه عنایت باید فرمود و اسناد از شایستهان آباد رحمت خواهد شد
 زیاده حد ادب - خان عزیز از جان محمد فقیه الدین خان سلام التماس
 می دارند و محمد علی خان صاحب نیز - حافظ طیب که در سلسله داخل شده
 بود سلام نیاز معروض می دارد -

۱۰۰

هو العنی

حضرت سلامت! بعد ادا آداب بندگی و قدمبوس که شیوه
 نیاز منان است، بجا آورده بعرض عالی متعالی می رساند - این احقر العباد
 از فضل او سبحانه جل شانہ، تالی یوم مع متعلقان و متوسلان بهم
 و بوه خیریت دارد و خیریت ذات عالی صفات شب و روز مطلوب
 و مرغوب است - شاه البوالفتح صاحب سلمه ربیه عریفه، بجناب عالی
 متعالی همراه عرضی فقیر فرستاده اند - توقع از ان جناب است که جواب
 عریفه ایشان قلبی فرمایند که از قلمی فرمودن دوستی آینه نومی شود و مدتهاست
 مدید گذشت که از لوبه گوشه خاطر عالی یاد فرموده اند که از دیدن عنایت
 مشکین شمامه اطمینان خاطر از ان متصور است و یاد آوری همچو من عامی
 غرق معاصی باعث افتخار و سرفرازی پر دو جهان است - حق تعالی
 ذات عالی صفات را بر ما بیکسان دیرگاه سلامت دارد، بصدقه
 حبیبه صلی الله علیه وسلم -

باسم سبحانه

حضرت سلامت!

ادایه آداب بندگی و تسلیمات و آرزوی قدمبوس والا بجا آورده، بجناب عالی متعالی می رساند که این احقر بتاریخ سیزدهم جمادی الاولیٰ بخانه رسیده و انشاء الله تعالی تباری اسباب بر ما نموده بسعادت قدمبوس والا می رسد. ممتازی و بر فرازی هر دو جهان حق سبحانه جل شانہ بزودی نصیب کناد. پیشتر احقر العباد از پستی بجهت عریفه شاه ابو الفتح بخدمت فیض الفخر خان صاحب سلمه ربه فرستاده بود، ایشان همراه عریفه از خود معسوب قاصد سرکار والد بزرگوار خود روانه نموده اند و بعد دریافت گردید که آنحضرت در سنهیل تشریف فرما شده اند. باید دید که آن قاصد بجناب عالی می رسد یا نه. حالا باز زیرک آدم بر کار خود روانه کردند. این احقر نیز عرضی نموده همراه عریفه خان صاحب مذکور ارسال داشته، امید که بنظر مبارک خواهد گذرانید. تمنای قدمبوس عالی از احاطه تحریر بیرون است. تا کجا نویسد. زبان قلم جوا نمزد است. آنهم قاصر البیان افتاد. پس به تحریر و تقریر نمی رسد. آخر الامر از درگاه مجیب الدعوات دعای قدمبوس والا که مسرت افزا و هوش و گوش است، و سعادت دارین در آن هویدا است. به نصیب کم نصیبان مدام نصیب کناد. زیاده زیاده بندگی و قدمبوس عالی معروض باد. حضرت والد صاحب میرزایند و از خادم حسین نیز قبول باد.

حضرت سلامت -

پس از ابراز تمناے ادراک سعادت قدموں شریف کہ تشریف تریں
 متمنیات است بعضی رساںد با ستماع نوید قدم میمنت لزوم درین
 ضلع کمال خورسندی حاصل شدہ ' انشاء اللہ تعالیٰ دولت حضور ہم میر
 خواند آمد۔ از احوال خیر شمال صحت مزاج و باج اطلاع باید فرمود۔
 و اسناد سفت کتاب بیضاوی و مدارک و جلالین و مشکوٰۃ و حصین
 و عوارف و شمائل ترمذی کہ اجازت ان فرمودہ بودند اگر ہمراہ آمدہ
 باشد نقل فرمودہ عنایت شود۔ زیادہ عرض آرزو۔ و برائے میان
 اکرام اللہ کہ ایما شدہ بود فرمودہ تشریف بجا آوردن سعادت علاوہ
 این مرد بشمول کمالات محلی و یکجا بودن این چنین اشخاص مغتیبم۔
 لیکن بسمع مبارک رسیدہ باشد کہ درین ایام در سرکار رئیس این ملک
 تغیر و تبدیلی در سپاہ ماند و سنوز صحت ' فرصت گفتن برائے کہے بود
 ازین سبب تاخیر واقع شد۔ فقیر بایشان گفتہ است ' ہمیں کہ فرصت
 یافتہ برائے ایشان می گویم زیادہ نیاز یلہ
 از بندہ محمد فقیہ الدین بزدگی التماس است۔ تشریف فرمودن
 بمراد آباد رفتن خان صاحب قبلہ در سنبھل بخدمت تشریف او محروم
 ماندن بندہ ہر دو مرتبہ از دریافت و برکت ملازمت بوجہ کمال تاسف
 و محمول بر کم سعادت خود گردید۔ او سبحانہ سببے سازد کہ تلافی ان
 بوجہ احسن تواند شد۔

کہ یہاں تک ملتویا، ناعلوم الاسم بکتب نگار کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد
 بطور پس نوشت محمد فقیہ الدین کی طرف سے بھی چند سطریں ہیں۔

۱۰۳

حضرت سلامت! بعد عرض کورنش عرض اقدس می رسانند -
 لہذا الحمد تاخیر کہ پنجم ماہ است احوال غلامان مقرون بحد است
 وصحت و سلامتی آنجناب روز و شب مطلوب - سابق احوال خود
 را مفصل عرض رسانیده، درین ولا امروز کہ پنجم ماہ است
 جناب عالی غلام را در سواری طلب فرموده خبر از شاد کرده پیش
 یک درویش براسے جواب سوال فرستادند - از نجا ہر گاہ آمدم - باز
 طلبیدہ، مقدمہ انجا را مفصل شنیدند و وقت شام پیش جواب
 احمدقان براسے کارے فرستادہ بودند بلکہ از نجا چیزے حصول
 ہم شد، و در ظاہر بیچ ملائت جناب عالی با غلام ازو قدرت ندارند
 چون سفارش غلام از بیچ کس خواستہ بود، خود بخود این تفصیل
 شد - ازین جہت معلوم می شود کہ از باطن ہم صاف باشند - این
 ہمہ را از تفضل آنجناب دانستہ، او اب از صدق دل بجای آورد -
 او سبحانہ، جناب عالی را دیر گاہ بر سر غلامان سلامت دارد - این
 یارب العالمین - احوال غلام امام بدستور است - آمد و رفت
 در بار موقوف است، بلکہ بیچ کس
 ہمہ مردم اینجا خورد و کلان عرض کورنش می رسانند، قبول باد -

۱۰۴

باسم سبحانہ

حضرت سلامت! بعد ادا سے آداب بندگی و قدمبوس بجاء آورہ

بجانب عالی متعالی می رساند که رسیدن احقر از سبب بی اسبابی بر ما
میر نشد۔ الشاء الله تعالی که آنحضرت بدلی تشریف برند در سنبل
والا در شاه جهان آباد خود را البتہ البتہ خواهد رسانید۔ غایت نادر
عالی که بنام شاه البوالفتح صاحب قلمی فرموده بودند روانه کرده شد، و
مولوی عبدالرزاق نیز رقعہ نوشتہ فرستاده است۔ باقی مختار اند۔
شش ماه شده که از خانہ حافظ رحمت خان دامے در می نیافتہ
است۔ درین شش ماہہ چار ماہہ در برسات ضبط نموده، و دو
ماہ شده چاکری نو صحیح کرده اند، تصدیق تیار شده، ازین
سبب تصدیق فرج بسیار است۔ این تکلیفات باعث کم سعادی
شده۔

افسوس صد هزار افسوس، قدمیوس میر نشد۔ حق تعالی
بزودی قدمیوس عالی نصیب کم نصیب کناد۔ در وقت روانگی
نوشتہ شد، کمی زیادتی الفاظ معاف فرمایند۔ زیادہ زیادہ
آرزوی قدمیوس است۔ در خدمت نواب صاحب سلام و استیقامت
رسانند۔ بخدمت میان علی نظر ولی نظر و غیرہ صاحبان سلام دعا
خواهند۔

۱۰۵

حضرت سلامت! منگنی ہمیشہ زادی این عاصی کہ با
میر برہ منڈ شاہ جیو شدہ، میر معز الدیبراک فرختن اسپ خود
دران اطراف ہا می رسند۔ حسب قسمت شاید در بلوچہ
سنبل ہم برسند اچیاناً ارسہ رجوع نمایند، تفضل بہ دل

خواهند فرمود که در حق این سراپا معاصی خواهد بود. زیاده بندی
قبول باد. مردم محل و غیره همه بخیریت اند خاطر مبارک جمع فرمایند
و برای ملازمت که در خدمت شریف برسند تفضل خواهند فرمود.

۱۰۶

حضرت سلامت! بعد شریف بردن حضرت بسمت
سبیل بحسب الشخو به بهانه تلاش روزگار در فراق یار
باین دیار رسیدیم. اگر چه در لکنو سعادت ملاقات این خاک را
مستور گردیدیم و او هم هر چند بخاطر دارها که زائد التمزیر و تفریر است
پر داغته بر قفاقت خود بحد شد، لکن بحسب قسمت بخاطر
ناقص و ناقص نرسید. و رفاقت او شان که در هر صورت رفاقت
بود اتفاق نشد و نیز بر طبق ارشاد تن بر قفاقت معدن مروت
و اتحاد میرزا بنده علی خان نداد. الحال که این جا در هر صورت
خفگی با عاید حال است. لاچار خود را بديار بنگالا خواهم کشید، یا بسبب
کشش حضرت بقدمیوس خواهم رسانید. بندی اشنایان و خویشان
زمان که دیدن صورت ایشان نقصان جان زبان بیگمان است و حالتی
که تا این دم گذشت، اگر اتفاق شد در خدمت رسیده بعرض خواهم
رسانید. درین دیار بقول حضرت

اگر از یاد در در آیم هیچ کس دستم نمی گیرد

برگ من کسے جز بیکسی ماتم نمی گرد

بس ازین دیار بیگانه رخت اقامت خود را بستے کشیدن صلاح
می دایم و نیز درینجه دیگر ظالمی گرفتار شده ام. خدا حافظ و نام است

دعائے درحق این درد مند فرور است و تا حصول دولت قدمبوس اگر
بعنائیت عنایت نامہ دعائے خیر یاد باید فرمود و نلام صمیم و قدیم
انکاشت و بے حصول قدمبوس خاطر فائز مرددی باشد۔ زیادہ
حدادید ندید۔

در صورت صدق تشریف بردن نواب قاسم علی خان بہ
شاہجہاں آباد و نگاہداشت میروم شرقاً و غرباً اگر بنا بر پرداخت
غلام کہ در ہر حال مرکز منظور خاطر مبارک است، بہ نواب صاحب محترم اللہ
مذکور در میان دورہ پروانہ طلب باشد۔ شاید دولت قدمبوس کہ در ہر
حال مدعا است، میسر آید۔ چندانے دیگر در بندگی صرف کردہ شود۔
آرزوی خود این است کہ اگر مردن ہم در پائے حضرت میسر آید، عزت
و سعادت است

حضرت سلامت!

تقاضے حصول سعادت قدمبوس زیادہ بر آنست کہ عرض نماید
اوسبجانہ زود میسر آرد۔ از روز تشریف فرما شدن بہ شہر از احوال
خیریت مزاج شریف اطلاع ندارد، خاطر فائز بہ اطلاع اخبار صحت و سلامتی
متعلق ہی باشد۔ امید کہ احقر را یکے از مخلصان تصور فرمودہ بہ امداد
عنایت نامہ ہا معززہ دارند۔ درین اوقات بحسب اقتضائے زمانہ انواع
تفکر و ضیق لاحق حال است کہ شرح آن بزبان قلم نمی گنجد۔ امید کہ سمیت
مصرف حال احقر فرمایند تا فتح یابی رو دیدہ و بالأرض من کائنات
لصیب۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمد فقیہ الدین خان و محمد علی خان

۱۰۸

هو العزیز

حضرت سلامت!

بعد از عرض بندگی و آرزوی قدسوس که زیاده از تحریر و تقریر است
 معروض می دارد که الحمد لله بتوجه جناب عالی غلام در عظیم آباد رسید چون
 در ایام روانه شدن کمترین از شما جهان آباد آن خدا نگان در سنبه
 تشریف داشتند، لذا آرزوی دیدار عالی بدرجه در دل باقی ماند
 که چه عرض نماید - حق تعالی بحسب دل خواه باز میسر آرد، آمین - و مراقبه
 قسمیکه ارشاد شده بود، هر دو وقت بفضل الهی می گذر تا حال ناخوش شده
 از توجه باطنی پیرو مرشد برحق صغانه کامل بر دل معلوم می شود و بی خیال
 هم اسم ذات جاری می باشد - و بخدمت عموی صاحب و قبله که در پانی پت
 رسیده بود چون در اینجا ماندن بسیار کم اتفاق شد، ازین جهت در وقت
 مراقبه رسیدن شد، اگر درین شهر کدام بزرگ داخل طریق باشد ارشاد
 شود تا وقت حلقه حاضری شده باشد - و نوازش حضرت در همه جا و همه
 مکان است در وقت حلقه نظر توجه در حال این غلام کمترین هم شده باشد
 امیدوار فضل و کرم که تا حصول سعادت قدسوس که عین آرزو است، به
 نوازش نامه گاه گاه سرفرازی شده باشد که موجب بند نوازی است
 و بر کاره که تعلق با ضلع پورب داشته باشد - باین کمترین که
 غلام جناب عالی است ارشاد می کرده باشد تا در سر انجام آن سعادت خود
 حاصل نماید - زیاده بر آرزوی قدسوس چه عرض نماید ظلمت محدود بر الیه بود

بعرض عالی می رساند - قبل ازین عرضیه نیاز در جواب نوازش نامه
 مع غیر خیریت معسوب آدم حضور ارسال داشته، از نظر کرامت منظر گذشته
 باشد و حسب الارقام عالی معلوم شده بود که سوائے یک خادم در حضور حاضر
 پنجاه محمد مراد از همان وقت اراده داشت که خود را بجانب عالی فیض مآب
 رساند - درین و لامشار الیه ازین جا روانه حضور نشده، عن قریب سعادت
 اندوز قدمبوس خواهد شد - و جمیع خورد و کلان و خادمان اینجا بخیریت اند
 و آداب کورنش بجای آرند - و رقیمه های وحیدالدین خان صاحب و غیره
 حواله محمد مراد نموده شد، به نظر کمیائرت خواهند گذاشت - و میان صاحب همراه
 جبری جهت زیارت حضرت خواجہ معین الدین قصد دارند - اغلب که از تشریف
 فرمودن بعد عرصه یک ماه و چند روز تشریف خواهند آورد - و عرضیه علیحدہ میان صاحب
 بسبب حاضر شدن بیان روح الامین جیو مرسل نه شد - و آداب بندگی بجای آرند و مردمان
 اندرون محل بهمه وجوه بخیریت اند - از فضل الکی مزاج بهمه وجوه خوب است - آداب
 کورنش بجای آرند و کنیزکان و دیگر خورد و کلان نیز بندگی و کورنش می رسانند -
 و تشریف آوردن بموجب ارقام عالی در آخر ماه بزرگه معلوم است - دیگر
 بهمه وجوه خیریت است - زیاده چه عرض نماید -

بعرف عالی می رساند - نوازش نامه عالی مرقوم بستی و پنجم جمادی الاول
 بتاریخ بستی و نهم روز سه شنبه شهر مذکور نزول اجلال فرموده معزز و مرطلبند

ساخت - ارقام شده بود که آخر ماه جمادی الثانی مراجعت این سمت فرموده
 خواهد شد - از استماع این نوید فرحت جاوید البواب فری بر روی نوید طلبان
 گشود - و از دریافت شغای خادمان حضور و تشریف بردن لواب صاحب
 همراه محب الله خان جیو و از رفتن محمد الورد و ملا نسیم و نافعوشی طبیعت خود بدو
 ملالت بخاطر راه یافته ، لیکن در بودن خود بدولت پرداخت احوال بندهم خدا -
 و بنده در دل جوی و اصلاح مزاج اندرون محل و استکالت بیان پیر علی و خرداری
 بهوبی حاضر است ، احتیاج ارقام نیست - سابق که تهمان سوسی مصحوب محمد رفیع
 غایت شده بود ، بانزرون محل رسید - و آدم اجوره دار از انجا فرستادن احتیاج
 نبود ، چرا که مصمم بود که آدم از انجا مع عائلن فرستاده شود - و خط برادران
 خواجہ کامیاب رقوم تا حال نہ رسیده ، و قتیکی می رسد ارسال حضور خواهد
 نمود ، و بعد آن موافق ارقام بعمل خواهد آمد احتیاج تفصیل نبود که معروض دارد -
 انشاء الله تعالی بوقت تشریف فرم شدن در ماه حال از روے فرد حساب هم
 مکتوف خواهد شد -

۱۱۱

بعرض می رساند تمهیدات لوازم مسخیت و فدویت نیازمند که
 با حسن وجه بر مراتب ضمیر منیر رسم و شفقش خواهد بود روز بروز افزون
 تر است از احاطه تحریر و تقریر بیرون دانسته به اداے شکر تو جهات و
 تعضلات که از قدیم مصروف بحال این فدوی از آنجناب است باین
 دو حرف ظاہری ارضاء نموده ، توقع از خدمت تشریف است که تویم
 باین نیاز مند فرموده تا حصول قدمبوس که آرزوے دل است به برابر
 نوازش نامحیات که ذریعہ سعادت و مفاخرت است - سر فراز و ممتاز می

باشند - زیاده چه برأت نماید -

۱۱۲

بعرض عالی متعالی می رساند - بیان محمد مراد نوید صحت و سلامت
ذات اقدس و پیغام تفضل یعنی کلمه دعا رسانیدند - ازین معنی از کمال
انبساط و تفاخر بر خود بالید - حق سبحانه و تعالی ذات مقدس را در نگاه ^{مت} دارد
خان صاحب مهربان عبدالرحمان خان بیکار معزول صدارت به مقتضای
تفضلات حضرت که برین غلام بذول است و نیز باعث تقرب ایشان
در آنجناب است ، عرضی نوشته حواله غلام نموده چنانچه ملفوف این
عرضی ارسال داشته - اگر مناسب وقت باشد توجه یابد فرمود - غالب که
به برکت توجیه حضرت کامیابی ایشان صورت پذیرد و مسموع شد که لاله شتاق
سجی باز ترک رفاقت نواب عالی جاہ کرده ، به برلی رفتند - خط لاله
ذکورند رسید که مفصل معلوم شود - آنچه بسج مبارک نیز رسیده باشد
، آنچه که تدبیر اصلاح در مزاج مبارک مقرر شده باشد ، به بنده نیز ارشاد شود
که بسیار قلق دارد - زیاده بندگی و نیانده -

۱۱۳

بجناب عالی متعالی قبله کونین ، کعبه دارین مد ظله العالی می رساند
که تا تحریر عرضی که لبست و یکم شعبان (است) غلام مع متعلقان بعافیت است
و سلامت و صحت بندگان عالی از جناب او تعالی مسؤل دارد - بخدمت نواب
ساحب و قبله عافراست و از طرف علی ^{صاحب} آنچه که مقدور است در بندگی و ^{خالقش}

قصور ندارد و اشتقاق مولوی صاحب تا کجا معروف دارد. شامل نبوی بخند
 ایشان مستند کند. او سخنان به اتمام رساند. شش روپیه بغایت آفرین
 در ماه معلوم ارسال داشته بمشارالیه خواهد رسید. میان محمد صالح ^{روپیه}
 بدست محمد مراد جیو بخانه خود فرستاده بودند. رسید خانه او نشان نیاید.
 اگر بطل بخانه بفرستد رسیدن باشد سه روپیه ازین مبلغ بخانه مشارالیه
 و سه روپیه بخانه غلام عنایت خواهد شد. احوال حکیم قطب الدین صاحب بیخ
 معلوم نیست. و رسید رضائی نه نوشته اند. زیاده امیدوار عفو انصاف
 است. والده و همشیره و اطفال مع عذر آداب کورنش می رساند.

۱۱۲

بزرگوار عالی متعالی بعد ادب آداب بزرگی و مراسم پرستندگی می ^{سازد}
 بفضل الهی در این جا بجمع و جوه خیریت است و عافیت عالی خواہان است
 نوازش نامہ مرقوم ہفتم این ماہ مضمیر خیریت ذات والا صفات مع صحت کرامت
 سمات و رسیدن قاصد اجیر با عراض اینجائے مصحوب پیو آدم بکار سرکار
 نواب صاحب شرف ارزانی فرمودہ مقرر ساخت. در مقدمہ روانہ نمودن قاصد
 اجیر از ان جا بنا بر اضطرارے کہ خدا دانند کہے کسی از اینجا رسد مرقوم بود
 حقیقت اینست کہ وقت عریضت ارشاد شدہ بود کہ آخر ماہ قریب سلخ آدم خبر
 خیریت خواہند فرستاد. چون قبل از ارشاد مذکور آدم از اینجا رسیدہ. اکتفا
 اکتفاے حالاتے مصحوب او نمودہ، پس درین صورت لاچار است واللہ بسلاح
 ہر ماہ آدمی از اینجا روانہ می ساخت چہ معنی دارد کہ بخلاف ارشاد جعل می آید.
 و اہمال بفرستادن آدم می کرد و نیز ارقام بود کہ بہ بست و پنجم این ماہ خبر خیریت
 آنجا خواہند فرستاد. و اگر ہمین پیو آدم برسول زود روانہ شود تا بدست ہمین

نویسند که غره رجب قصد آن طرف نموده آید - چنانچه امروز که هفدهم این ماه
 همان بیو آدم آمده ظاهر نمود که فردا سه هژدهم است - روانه آن طرف می شویم
 بنا بر موجب ارشاد عالیجناب اخبار عاقبت اینجا میسر می شود و حواله ساختیم
 خواهد گذرانید به همین آدم مکتبی گشته فرستادن دیگر را موقوف نموده
 و چون مرقوم بود که از طرف مردم محل عیاز بزرگی پیامی نمی باشد - بنا بر آن
 اوشان عریضه تلفوف نیاز نامه ارسال داشته اند - بنظر اقدس خواهد
 گذشت و از اظهار اوشان ظاهر شد که از ابتدای ... حال بنوع
 از جانب آنحضرت خفگی گاهی بخاطر راه یافته است - و مرقوم بود که جواب
 مطالب کثرت می کنید - قبله من! آنچه که ضرورت است بمقدور معروض می نماید
 شاید چیزه گاهی به سهولت در نوشتن فرامانده باشد معاف فرمایند
 و یا بعضی مطالب که به سبب دریافت مرقوم می شود آنرا دریافت حاصل نمایند
 چون جواب آن - ظاهر و روشن تر می باشد به تطویل اظهار آن مقصد
 کشتن ترک ادب می بیند میگذارد و وجوه عدم ارقام عالی جانب بیان
 پیر علی و لوازش ارقام دعاء منضم خط اندرون و عدم ارسال عرض احوال
 میان مرصوف که مرقوم بود معلوم نمود - میان مرصوف مکرر دو سه عرض ارسال
 داشتند - شاید بسبب فقور حامل آنها نرسیده باشند یا به پس و پیش
 بگذرند و به در راه داران موافق قاعده بر حسب رسم مقرری به عمل خواهد آمد
 و مزاج و دل مردم محل از جانب آنحضرت همه وجوه به نیاز و صاف است
 و احوال قاسم علی خان به میرادی و میان پیر علی بر طبق رسانیده شد -
 و اندرون و مالش دستار برای میان پیر علی بتاکید و تکرار است -
 و سوا آن هر چه مزاج اقدس برسد دی روز که بشان نزدیم بود میان
 غلام مصطفی جیو براسه زیارت حضرت خواجہ بزرگ همراه چهری بدرگاه
 خواجہ قطب الاقطاب مقام نمودند - بنده هم همراه بود ، چنانچه امروز

کہ ہمدیم است اوشان را پیشتر از ان جائے روانہ ساختم و بہ شہر رسیدیم
و عرض مرقومہ یازدہم مع محمد مراد کہ روانہ ساختن بود در اینجا مانده بود
درین خط ملفوف است، خواهد رسید۔ دیگر ہمہ وجوہ خیریت است۔ زیادہ
بزدگی، بزدگی، بزدگی۔

بجمع خورد و کلان آنجا از اینجاے بزدگی و سلام نیاز قبول باد۔ و
جمع خورد و کلان اینجاے از ہنود و اہل اسلام آداب بزدگی و رسوم سلام پیام
بجائی آرند۔

۱۱۵

قبلہ حاجات و کعبہ مرادات سلم اللہ تعالیٰ
بعد عرض سلام مشہور رائے فیض رائے می گردانند۔ احوال ضعیف
مقرون بحد است و سلامتی ذات والا صفات از درگاہ سبحانہ ہمیشہ
مستدعی، بحسب اتفاق نواب محمد قاسم خان بہادر از اترپردہ (اتر چھندی)
وارد بسولی شدہ چون سبحان شاہ را سرراہ یافتہ و لیکن مرسل خدمت
نمودہ، لیکن کہ از احوال عاجز ذات مبارک از لوجہات ظاہری و باطنی غافل
نخواہد بود۔ چنانچہ از تشریف فرمودن حضرت در شہر قلی کلی گردیدہ۔
ہنوز استحکام ماندن خود در اینجا چندان بنظر نیامدہ کہ احوال خود را مفصل
می نوشت لیکن نواب مذکور را شایق و ثنا خوان جناب مبارک یافتہ۔ چنانچہ
می گفتند کہ اگر او سبحانہ جمعیت خاطر بدید، دل بے اختیار می خواہد کہ ہر روز
مبتغی خدمت گردد، و این را میرزا اسمعیل زبانی نواب نقل می کردند۔
اضعف دران روز حاضر نبود۔ بہ صورت در کمال اشتیاق ہستند۔
اکثر مولوی کلیم اللہ صاحب رادیرہ و ارادت ایشانرا در جناب عالی

یا فیه اکثر مستفیض خدمت می شود - امید که این مہجور از سرفراز نامہ و
رعائے غیر فراموش نہ فرمایند - عذر کاغذ و انشاء معاف -

۱۱۶

مخدوم و نصلی و نسلم -

مخدومنا و شفیعنا و عطفنا و ملاذنا و معاذنا اعاذک من کل
مایکملک و صانک عما ساءک و یحفظ ساءک القومنا بالمومن و الطلع المنصور
الموعود انکان ممکنا فارسلوا الینا باستعیم الوجود بلطفکم الممجد و السلام
علیکم و علی کل من عبد المعبود و الصلوة علی من اسمہ فی الارض محمد^ص و فی السماء
محمد^ص و علی آلہ و اصحابہ ذوی العز الممدود و الشرف المحسود و
علی اتباعہ الذین فی جباہہم اثر السجود - یا مخدومنا بحسب الاتفاق و ظهور
التمنا و الاستدعا و الاشیاق من قاسم علی خان ذوالاخلاق
ان یقع الملاقات قولوا له احوالنا ما ہو المعلوم فی خدمتکم و قولوا کما
ارسل الی بعض الاشخاص یرسل الینا مبلغا معتدا حتی اجمع له المجدود
من الרכبان و الفوارس و الرجالہ فاما موجود و صلح بینہ و بین المرہتہ
(مرہتہ) فیحصل له باصلاحہم کل مقصود و یرجع الیہ المقصود و الربط
القی بیننا و بین المرہتہ معلوم فی خدمتکم الشریف ثم الکلام ثم السلام
علی سید الانام -

حضرت صاحبی مشفق کرم فرمای نیاز مند سلامت

بعد عرض نیاز ملکشف ضمیر میری گرداند احوال نیاز مند را بچشم خود در سنبه
معاینه فرموده بودند بهمان نهج است - خواسته بود که به شهر رسیده
سعادت خدمت حاصل نماید لیکن به سبب بعضی موانع رسیدن شایهجهان آباد
در توقف است - توقع که تا رسیدن نیاز مند بخدمت مشرف از دعای شریف
عالمی را یاد فرموده باشند که تا ازین برکت ادعیه آن صاحب شافی مطلق
شفاء کامل عطا فرماید - و هر مکان آن ضلع که پسند خاطر خاطر گردد و ایامی
رود تا به ترمیم و تعمیر آن پرداخته شود - زیاده هر چه تولید و اشتیاق خدمت
مشرف است و بس -

مرزا صاحب مشفق قدردان فیض رسان سلامت

بعد سلام و نیاز و آرزوی حصول مواصلت که اهم مطالب و اقصی مقاصد است
مشهود بغیر هدایت پذیر می گرداند که از استماع تشریف فرمودن ساهی
بسیار خوشی خاطر حاصل شده و دل متشاق حصول ملاقات که فواید عقیلی
است زیاده از حد گردیده، او سبحانه تعالی جل شانہ سبب سازد که
مستغنیان خدمت گردیده و فائده دینی حاصل سازد توقع تا حصول خدمت
فیض در حبت بعنایت نامحبات مشعر بجزیت حال فیض مال یاد و شاد می
فرموده باشند که باعث سعادت و اطمینان خاطر تواند شد و سابق عرضیه
نیاز

مع آدم نواب صاحب ارشاد خان جیو ارسال نموده از نظر اشرف گذشتہ
باشد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۱۹

مرزا صاحب متفق مہربان کرم فرمائے محبان سلامت
بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح ضمیر سیر باد۔ قبل ازین احوال
طبیعت مفصل مرقوم نموده بود۔ الحمد للہ کہ نسبت سابق فی الجملہ رو بہ افاق
آرودہ ، امید از شافی معینی آن دارد کہ امراض بالکلیہ رفع گردد۔ توقع از
آن صاحب آن دارم کہ در دعا خیر یاد آیدہ باشم کہ دعا بزرگان باعث
سود و بہبود ہر دو جہان است و موجب رفع امراض ظاہر و نہان گزایدہ
چہ مصدغ گردد ، والسلام۔

۱۲۰

قیاض زمان حضرت میان صاحب پروردگار مدظلہ العالی
بعد ادائے آداب تسلیات بجا آورده معروض می دارد کہ بتاریخ ہفتم شہر
المرجب بہ خیریت بہ پبلی بہیت مع خورد و کلان خیریت است۔ کلیہ سلا
آن ذات والا صفات شب و روز از درگاہ کرم و کار ساز مدارم مطلوب
دارد ، امید کہ بہ دعا ظاہر و باطن یادی فرمودہ باشد۔ زیادہ چہ عرض نماید
و بزرگی غلام ابراہیم بعد عجز و نیاز قدمبوس برسد۔ و خراجہ احمد و رحیم الرین
و دین اللہ قدمبوس برسد۔

۱۲۱

حضرت صاحبی قبلہ دو جہان سلمہ اللہ تعالیٰ
 پس از آرزو سے ملازمت ہر ایسا افادیت معروض می رسانند۔ اینجا بعقل
 الی غیریت است۔ صحت ذات میمنت آیات ہمیشہ از درگاہ اللہ مسئلت
 نموده می آید۔ حق تعالی بخریت طرفین عن قریب حصول ملازمت سامی
 میسر گرداند بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد امیدوار است کہ از..... یاد آوری
 این عاصی فراموش نشود۔ بیاد عالی ہمہ مخلصان است۔ زیادہ چہ عرض
 نماید۔ غلام زادہ فتح علی فتح اللہ، ابوالفتح وغیرہ او تسلیات بجای آریند
 اکرام الدین، کریم الدین، حسام الدین بندگی می رسانند۔ غلام محمد مع مادر خود
 وغیرہ با تسلیات معروض می دارند۔ صاحبی میان پیر علی سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام
 خوانند۔ میان معصوم، میان عبدالحمی سلام می رسانند۔

۱۲۲

حضرت مرزا صاحب و قبلہ فیض رسان..... سلمہ الرحمن سلام
 بعد سلام نیاز و آرزو سے حصول مواصلت کہ نہایتے ندارد، مشہود ضمیر منیر
 می گرداند کہ نظر یک جہتی و یک دلی حضرت کہ با قبلہ گاہی بندہ بود کردہ،
 اظهار می نماید کہ احوال شاہ پہچان آباد ہر راستے عالی روشن است کہ اوقات
 اوراد و اشتغال نہایت بہ نیکی رسیدہ، مولوی صاحب نظر محمد جمیو توجہ
 فرمودہ، یک خط بہ حافظ صاحب بہادر در باب اینکس نوشتہ، بندہ
 را رخصت کردہ اند۔ نوشتہ اند کہ چیز سے بطریق پومیہ مقرر کردہ مکان

جایدار معین سازند کہ بخاطر جمعی در یاد الہی مشغول باشند۔ امید از ذاتِ عالی نیز آن است... کہ ہمیں خط خود بہ حافظ صاحب بفرمائیے ویکے از مریدان و آشنا یانِ راسخ را بر نگارند کہ دعائے بندہ بہ اعراف گزارند۔ و تمامی رویداد بندہ میان سید رحیم الدین کہ مشرف خدمت می شونند گذارش خواهند کرد۔ امید کہ بر طبق آن توجہ خواهند فرمود۔ زیادہ نگارش ترک ادب است والسلام۔

۱۲۳

قبلہ اگیہان، کعبہ دو جهان سلمہ الرحمان

از کثرین عبودیت الیام حدیث (کذا) کہ بعد اداے آرزوے ملازمت اکسیر خاصیت و تمنائے استحصال فرزند حضور کرم ظہور کہ تا مرتبہ نیست کہ در محترم و تقریر آید۔ معروض راے ملک راے گردانیدہ می آید۔ دو دفعہ کرامت نامہ فیض نشانہ متضمن... از تقریر مقصود حاضر بودن نیازمند ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ اللہ تعالیٰ عن قریب از فضل و کرم مجیب الدعوات و آنحضرت ایان راہ بود، رسیدہ مستحصل شد فیض در حبت می گردد۔ لیکن امیدوار است کہ از سرفراز نامہ قوت بخش سرفراز و ممتاز می فرمودہ باشند کہ درین فکر موجب زندگانی شود۔
و آنکہ در باب حقیقہ در قوم قلم جوہر رقم بود احوال آن...
بالمشافہ عرض خواهد شد۔ دیگر التماس دارد اگر اشعار انعالی قدرے مرحمت شود، عین نوازش بود، زیادہ بجز بندگی۔ بیستہ یاد آمد
یاردردل باوہ برف جان بلب بیستہ ازین یاران چه سازم فرزجا

کہ یہ "چنورام" ہو سکتا ہے۔

۱۲۴

قبلہ قدر دان صاحب کعبہ دو جہان فیض رسان بندگان سلامت
 آداب بندگی بجا آورده معروض می دارد۔ دو دفعہ عنایت عالی را..... می رساند
 معزز و سر بلند گردانید۔ از فحوائے مضمون فرض مشحونش آتش بی قراری بلندی گرفت
 حق تعالی آرزو سے فرمایا زود برین جلوہ ظهور نماید لیکن از ورود وثیقہ.....
 سر بلندی قدرے تسلی مضطرب می شود۔ گاہ گاہ سر فراز و سر بلندی فرموده باشند۔
 و در ان کار که لاله صاحب لاله نصر اللہ جیو آزرده دل هستند انشاء اللہ تعالی
 امید و آلق است کہ در عرصہ چند روز..... می رساند۔ تسلی والد خانہ زاد
 ضرورت است۔ بجزہ اگر زندگی است مارا ازین قسم..... وصول خواهد نمود۔
 زیادہ بجز بندگی چہ جرات نماید۔ مگر آنکہ..... بخدمت فیض درجبت والدرہ
 صاحبہ کہ یادی فرمایند بندگی و کورش بعد نیاز قبول یابد.....

۱۲۵

قبلہ من سلامت بعد ہزاران نیاز عرض بموقف بار یافتگان حضور پر نور
 می رساند۔ شاہ سالم برائے ملاقات بجزہ در امر وہم آمد۔ چند روز توقف
 نموده، روزے پر باطن ایشان حق تعالی مرا آگاہ گردانید۔ حلقہ ہائے مقامات
 ایشان بے نور محض بہ نظر در آمدند۔ دو بار مکرر اتفاق افتاد۔ من حیران ماندم
 از ایشان گفتیش احوال نمودم۔ شاہ جیو ظاہر سے خند کہ مرزا صاحب قبلہ
 بہ لوہاب آرشاد خان می فرمود کہ ایشان کسب از مرزو بکنند۔ من برائے
 مصالحت پیش شما آئدہ ام کہ می خواہم بجناب عالی در شاہ جہان آباد بروم لیکن

می ترسم که بے امر عالی روم دربار امید که بر الطاف و نوازش قدکام
 خود نظر نموده که از جوانی تا پیری بخدمت عالی صرف نموده و بجز جناب عالی
 کسی منظور نظر او نیست و محبت بندگان عالی تمام دارد توصیرات او عفو شود
 و ارشاد گردد که در اینجا قدم را از سر ساخته بجناب عالی مشرف گردد -
 در چند روز همه مقامات ایشان به نظر کرم حضور نموده با خازن نامه میرجا
 که ارشاد شود در اینجا بنشیند که از تو بهیات عالی بقیه عمر او صرف بیاد الهی
 نماید - و دیگران رو بر آگاه سازد و فرصت که رو برو التماس
 نماید - (نیاز) پنج گانه که از عالم امر است و اصول اینها فوق العرش که بلا
 مکانیت موصوف است پیوستن باعتبار استعداد
 معرفت که درین لطائف اوسمانه تعالی نهاده است آن استعداد صعود
 نموده باصل خود پیوندد و لطائف به سینه می ماند و آنچه به نظر عالی می درآید
 ارشاد فرمایند - و در حق همسایه فقیر که ارادت بجناب عالی (دارد) توجبه
 مبذول شود که نصیب او تقوی گردد - مجبوری که هست هست ، زیاده
 چه عرض نماید -

فضائل
 بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبله و کعبه نیاز مندان دام استقامت
 معروض می دارد از خدمت فیض درجیت مرخص گردیده به بدرقه فضل الهی
 و توجبه حضرات عالیات بعافیت تمام به فرخ نگر رسید - مراغبه که
 موجب این حرکت یورد، علاج کرد - به توجبه خاص حضرت که در همه حال
 شامل حال این غلام است ، شفا که باید رو نمود - هر چند درین ظلمت کوره
 کفر اوقات گذاری می نماید لیکن شب و روز از جناب مفضل حقیقی مسئلت

دارد کہ وہ معاشیہ در شہر دست دید کہ بخاطر جمع تحت اقدام حضرت بودہ
کہ این چند انفاں با بقیہ را بہ الفرام رساند و تحصیل ماہیہ ہائے آفری
نماید۔ انشاء اللہ بعد چندے بہ قدموس مستفید گردد۔ واجب بود کہ عرض
رسانید۔

میاں پیر علی صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ مجمع مستر شدان
مجلس صنیف سلام و نیاز می رساند۔
بجناب عالیہ حضرت والدہ صاحبہ بزرگی بعد نیاز۔

حضرت و قبلہ خداوند خدا لگان فیض رسان عالم و عالمیان سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد ابراز مراسم نیاز و آرزوے قدموس شریف کہ زیادہ از حد است بتقدیم
رسانیدہ عرض رائے فیض پراسے می گرداند۔ نوازش نامہ عظامی کہ از روی
غلام پروری بہ تفضلات بے غایات بنام خلیفہ فیض اللہ جیو و این غلام
در مقدمہ تعہد لومیہ مولوی صاحب تہاد اللہ جیو از روشن خان عنایت شدہ
بود، غرور نمود، معزز و ممتاز گردانید۔ چنانچہ مرقومہ مفصل معلوم شد۔
حق سبحانہ تعالیٰ ذات مبارک را با این ہمہ کرم و فضل دیرگاہ سلامت
باکرامت داراد۔ خلیفہ موصوف پیش از ورود عنایت نامہ بہ ارادہ
قدموس والا روانہ سہیل شدہ، رجا کہ بفضل خدا بخیر و خوبی رسیدہ
قدموس شریف نمودہ باعتر۔ فدوی حسب الارقام عالی بنا بر مہربانی
لومیہ مولوی معز اللہ بروشن خان بجنور خان صاحب بہادر بسیار از بسیار
تعہد نمودہ خان مذکور ظاہر ساخت کہ تمام اہلکاران را بنا بر فہمائیدن کاغذ
محرکار در بسولی طلب داشتہ ام، در اینجا کارندہ نیست کہ خط نوشتہ بفریم

کہ یومیہ مولوی مومنون رسائیدہ و بندہ بعد از فراغت کاغذ بہ عرضہ برضہ
سنبھل رسیدہ۔ یومیہ مولوی صاحب دام دام بی باق کردہ خواہم حال آئیدہ
ماہ بہ ماہ رسائیدہ خواہد شد۔ خرا و بزمین با خان مذکور نیز زود از حضور رخص
سنبھل می شود، در پنجار رسیدہ یومیہ مذکور ادا خواہد نمود۔ امیدوار فضل
و کرم آنست کہ فدوی در ہر حال غلام و خادم جناب عالی تصور شدہ، ہموارہ
تا حصول قدیم عالی بصورت نواز عشق نامحبات عظامی مشعر بر کار خدات
موز و ممتاز می شدہ باشند کہ باعث سعادت غلام ازان تصور است۔
زیادہ بی عرض نماید۔

بعالی خدمت نواب صاحب قدردان فیض رسان نواب ارشاد
خان بہادر آواب نیار قبول باد۔ خان صاحب محمد جیو و خلیفہ فیض اللہ
جیو سلام بندگی مطالعہ نمایند۔

۱۲۸

سید العزیز

بموقف عرض خدام ملائک احترام حضرت صاحب و قبلہ مدظلہ العالی
می رساند۔ آداب تسلیمات و ادب کورنشات زیادہ یارای ادا کے دارو کہ
ہموارہ بندگان آستان عرش اقران را سرتیاز بعقبہ عقیدت و ارادت افتادہ
و عالیہ بدوش در بندگی ایستادہ، لب اظهار سود ادب است۔ پس عرض
اقوال مناسب است کہ از روز عزمیت مکر بستگان بارگاہ کہ بان جائیگاہ
رولق افزای شدہ، کلبہ احزان ہجوران تیرہ و آہ بانالہ ہم صغیر۔ اوسبجان
زود ترین بہ شرف قدیموس فائز فرماید۔ بارے بہ کوید عاقبت مزاج اقد
کہ از خطوط اندرون و بیرون جان نالوان بہ تابوت قالب افتادہ می ماند۔
اما رقم عاطفت چون با اسم این کم سعادت سواد بخش صفحہ کاغذ

نمی گردد موجب شقاوت اعمال و افعال خود دانسته دست افعال هم بد است
 افضال دراز می کند - ع هم در تو گریزم ار گریزم
 که واقعی این همه چشم نمائی ناست شایستگی با من است ، مزاج بد کارها
 لیکن از ابر فیوضات عالیہ مرتجی شست و شو با من آنهاست -
 چرا که غائبانه از لغذات و کرم کرم ما در رخ نمی فرمایند - یکے از آنها
 این است که بعنایت یک رویه معروف شیخ سر مبارکات بلند سا
 به تسلی پرداخته و مزاج اندرون محل به سبب استعمال ماء الجبن باصلاح
 تمام آمده - دوسه سهل خورده شده اما اخلاطی که باید برآمد نشده
 معالج در تدبیر جلاب دیگر است ، اما آثار صلاحیت آنست که اکثر اواراد
 ذکر عالی از سر نیاز ادا می فرمایند - باقی کیفیت زبانی محمد مراد بسامع عالی
 خواهد آمد در این سال شدت سودا و خفقان در غلام بیشتر است -
 ظاهرا این همه از بعد خدمت است و یا خود آن صدقات دورانی و احتیاجات
 این و آنی دامن گیر حال است - چون تصور دست خود به دامن توصل عالی
 متصور می کند ، صورت جمعیت بهم می رسد - اللهم زدنا یقیناً - زیاده
 حدادب -

بخدمت نواب صاحب نذله العالی عرض کورنش قبول باد -
 و بخدمت ارشد خان صاحب سلمه الله تعالی سلام نیاز قبول باد و میان
 ظفر علی و محمد علی سلام اشتیاق مظلوم نمایند - دیگر به همه صاحبان سلام
 شوق قبول باد - دوبره حسب حال مروض جناب عالی
 بیل چینی کپوراسب سچی مسکبه باس
 اس دوبری روپ کومیکه تهادی اس
 گنابندم و امید رحمت دارم - مرا به ساده دلی می توان بخشید
 و مردمان خانه غلام عرض بندگی به نیاز تمام مروض می دارند -

Marfat.com

حامداً ومصلياً

حضرت صاحب و قبلہ قدر دان دام افافتکم بعد اظہار مراتب
 آرزو منہا، معروضی دارد۔ احوال بندہ درخور شکر است۔ و ہر وقت پیرہ
 می گذرد۔ درین ولایہ استماع قدر شناسی و طلب نجایہ ہندوستان
 و صیت ہمت نواب قاسم علی خان و دریافت عقیدت نواب صاحب
 مرصوف۔ بجناب سہمی، خیال روزگار در سر این بے سرو پا پیچیدہ
 ہر چند تحریر فقیر درین باب بہ والا خدمت تحصیل حاصل است کہ خود
 رفاه و صلاح نیاز مند منظور داند، لیکن احتیاطاً یاد دہ شد۔
 اگر خواہش نواب مذکور درست است و بخاطر مبارک مناسب بود
 و مساعدہ معقول با رغبت تمام خودش ممکن بود با ہر قدر مردم نجیب ماہور
 خواہند کرد، از اطراف و شہر کہ با حضرت والا شہید و رفیق بودند و اخلاص
 داشتند، ہزار دو ہزار با اسب و پی اسب و پیادہ و سوار سوار
 نیز ممکن است۔ لیکن بدون مساعدہ برخواستن و کوشش بے دست
 و پایان متعذر است و چند کس چنینی اغرہ سردار نشستہ اند کہ براے
 آنها پروانہ علیحدہ و مساعدہ باید۔ این ہمہ بنا بر اطلاع معروض داشتہ
 ام۔ معہذا در آنچه سود و بہبود نیاز مند بود و بناے تراغی افتادہ بوجہ
 احسن صورت کردہ باید بہ عمل آید۔ دیگر مراتب بجناب عالی چہ طرازد۔
 تا حصول سعادت ملازمت بہ عنایت نامہ معزز می مشرفہ باشند۔ زیادہ
 نوشتن از مراتب نیاز کم است۔ قبلہ بن! مرزا کاتب علی بیویہ
 معتقد اند۔ بنا بر نوکری آن طرفہ می رسد۔ سفارش ایشان بہ

ارشاد خان صاحب یا بہر کہ مناسب بود باید فرمود، تا..... منسلک شود۔

۱۳۰

قدید و کعبہ مدظلہ العالی

بعد از عرض آداب تسلیات عرض می رسانند۔ ازان روز یکہ از خدمت عالی رخصت شدہ، روانہ شاہ آباد شدم۔ در لیبولی رسیدہ در انتظار آدم یک مقام کردم۔ سوائے یک لوی سیاه نزد وے چیزے دیگر نبود۔ درین اثناء نوازش نامہ بنام محمد خان صاحب پرتو نزول بخشیدہ مرصوف آدم مشخص کردہ بودند۔ حسب..... سید نور اللہ الحسینی جان صاحب بعزم شکر بندگان عالی در لیبولی وارد شدند برفاقت ایشان یا آرام تمام سواری ہم میسر شد۔ احقر مع الحیر رسید۔ محض بہ فضل انجناب بدرقہ حسب دل خواہ ہم رسید۔ تا تحریر بستی و صوم شہر حال ہمہ والبتہ بخیر و عافیت اند۔ درین ایام بیان غلام امام عازم شہر شدہ اند۔ از مدتی ارادہ داشتند حالا رخصت غائبانہ در خواستہ بخدمت حضرت مولوی صاحب می رسند۔ مرکز خاطر ایشان مشروحاً زبانی واضح رائے شریف فراید شد و خرد داخل شدن آنحضرت بہ شاہجان آباد زبانی میر نور اللہ معلوم شد۔ نہایت اطمینان و سرور حاصل گشت و خیر کوچ بندگان عالی استہار نام دارد۔ چنانچہ ہمہ برآمدہ خود حق ہنوز تاریخ کوچ مشخص نکرده، شاید دیر نگر عن قریب شود۔ چون غلام بحضور اندک سعادت اندوز گشتہ نہایت از قلب برون تزلزل متأسف برگشتہ، او سبحانہ، سبب سازد تا زود سعادت قدسی

کہ نمونہ ذاکا لکتور ۹ و حضرت مطہر کی طرف سے میر عبدالمبارز کے نام ہے
اسی سلسلہ نام معلوم ہوتا ہے۔

حسب دل خواہ مستعد گردد۔ دیگر جمیع وابستہ ہائے مابذہ قدسوس و
کورنش معروض ہی دارند قبول باد، زیادہ۔

۱۳۱

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

بعد ادا سے آداب تسلیمات بعرض می رسانند کہ نوازش نامہ عالی معصوب
میر اسمعیل ورود فرمودہ جمعیت ہائے ظاہر و باطن بخشید۔ بدریافت
مزاج مبارک شکر و سپاس الہی بہ تقدیم رسانید۔ الحمد للہ ذی العز و الکرم
نوید تشریف فرمودن بہ سیر سبیل بعد خشکی راہ ہا کہ ارشاد شدہ بود
بہ امید خبر یافتن زود..... مسرتہا و تقویتہا کہ..... روزی شود
آمین آمین آمین۔..... لائق شدہ است۔ خصیہ جانب چپ آما سید
و بالیدہ گشتہ و بعض وقت درد شدیدی کند کہ از شام تا بگاہ نقرار
چشم زدن قرارے نبودہ است و وجع مذکور منتقل ہم می شود۔ گاہے
در عانہ تا قریب ناف و گاہے در ران چپ تا زانو و گاہے بسوی گردہ
انتقال می کند و رنگ بول گاہے بہ صفرة گاہ بہ بے رنگی می شود و فیض
طبیعت نیست بہ تجویز بعضی فصد با سلیق نمودہ و اطلیہ و اضمہ
مثل پیہ بط و اکلیل الملک و کمون سیاہ و بنفشہ و بالونہ وغیرہ
و بخور مانند ورق بنج و سپند بہ عمل آمدہ روزے چند درد منطلق زائل
گشتہ مگر وہے باقی بود و ورم قدر بربع نیز باقی بود۔ اکنون
باز عود کردہ است۔ او کریم تعالی بہ برکات انفاس بترتیب فضل خود
فرماید۔

خط حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب سلمہما

ملفوظ عرضی بہ نظر الوز خواهد گذشت۔ جواب ملفوظ سرفراز نامہ
 مرحمت گردد۔ امروز کہ سوم جمادی الاول است، احقر بہ درد و دم
 گرفتار است، امیدوار است.....
 آرزوی قدیموس جناب عالی کہ اہم ترین مقاصد است.....

۱۳۲

حضرت صاحب قبلہ فین رسان صدوری و معنوی سلامت
 نوازش نامہ عالی مصحوب زیرک ورود تفاق فرمودہ جمعیت بخش ظاہر
 و باطن گردید۔ بہ دریافت عافیت مزاج مبارک شکر و سپاس الہی بہ تقدیم
 رسانیدہ الحمد للہ جدا کثیراً۔ از تہاد یافتہ بود کہ عنایت نامہ مضمون ورود ذات
 بایرکات دین نوائے بدست میرونی اللہ بنام نیاز مند ابلاغ فرمودہ شدہ
 قبلہ دین و دنیاے من ہوز میرونی اللہ نہ رسانیدہ اند۔ و نیاز مند ارادہ
 می داشت کہ اگر آن قبلہ این بار تشریف تا اولولہ ہم بہ تقویے خواہند فرمود
 احقر قدم از مسافت سعادت یا یوس حاصل خواہد ساخت لیکن از باعث
 عارفہ قدرت بر آن نیافت اگر مقدر است آئندہ راحق تعالی نصیب خواہد کرد
 نوشتجات عالیہ کہ بنام حضرت ابوالفتح صاحب و میان مرید حسین صاحب
 بودند رسانیدہ شدند۔ میان مرید حسین صاحب در استرضائے والدہ
 ماجدہ خود یک گونہ تقصیری فرمایند و کار آسان را دشوار گرفتہ اند۔
 و مادہ اہلیہ ایشانست و والدہ ایشان از سبب فرط محبت دیگر فرزندان
 را از گوشہ خاطر محو ساختہ بایشان اقامت گزیدہ اند۔ و در این باب

لے یہ ' اور دیگر چیزیں مکتوبات جا بجا سوختے ہیں۔ اس لیے ان کو مکتوبات
 نامتوں و تمام ہے۔

اگر صلاح بوده باشد به نیجی ارشاد باید که عمازی احقر بطور نیاید
 نسخه عالی که از راه کمال کرم و احسان عنایت شوه بود البته استعمال
 کرده خواهد شد - حق تعالی موافق سازد - شکر این ماهر دو بجای آرم -
 جاس نماز منگل کوئی درین وقت سوداگران نیا ورده اند یکے از خدمت
 نواب صاحب قبله گاہے و دیگرے از دیگرے بدست آورده ارسال نموده
 است - ویک ہنگے یشکر سیاہ و سفید و دو چکے پیر ساخته اجمیری
 ابلاغ داشته است - خدا برساند ، امیدوار پذیرائیت - نواب صاحب
 قبله گاہے پیرے بجناب آن قبله نوشتن فرموده اند بحسب آن بر برگ
 علیحدہ تحریر یافته ، امید کہ جواب آن بر برگ علیحدہ ارشاد شود -
 زیادہ جز آرژوس قدسوس و عرض رساند - خدائے کریم میر
 فرماید بکنم و کرم -

۳۳

حضرت صاحب مشفق قدردان دستگیر دو جهان سلامت

بعد لوازم عبودیت و بندگی بجا آورده ، معروض بعالی خدمت می دارد -
 قبلہ من ! نیاز مند درین ولا چید روز بیماری کشیده ازین باعث از حصول
 قدوسی محروم مانده الحال از فضل او سبحانہ و تعالی و توجہ آن خدایگان
 مزاج بنده تندرست است - می خواستم کہ بخدمت عالی رسیدہ کمشرف
 ملازمت باشم - لکن زبانی میان غلام رسول معلوم شد کہ خود بدولت بروز
 یک شنبہ مراجعت بہ دہلی می فرمایند - ازین وجه معلوم می شود کہ نیاز مند
 سمحت بے نصیب است کہ بار بار ارادہ تہ تبرک نمودہ و از بد نصیبی خود
 اتفاق نبود ، زیادہ امید از توجہ آن کنیزت چنان است کہ در حق این عاصی

۱- کلمات طیبات کے کلموں میں جو صاحبزادہ مرہون نام سے تالیف

پر توفیرِ توبہ باطنی فرمودہ باشند۔
اک لہر لطف کی ہمیں بس ہے

غم کے دریا میں پار کرنے کو

زیادہ چہ التماس نماید۔

قبلہ سلامت! چادرِ رسالہ و دوخط مع میاں غلام رسول نزد
نیاز مند رسیدند۔ بخودت شریف ارسال داشتہ است و قدرے
سبزی آرد، جناب عالی ارسال داشتہ، امید از توبہ آنحضرت چنان
است کہ قبول شوند۔

۱۳۴

حضرت صاحب وقبلہ بن سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد از سلام سنت الاسلام بکثرت ضمیر منبر باد کہ این فقیر بعد از چار ماہ لاچار
شدہ در سنبھل آدم۔ از سبب مناقشہ برادران تا حال کاروبار در ماہ
در سرکار حافظ رحمت خان نہ شدہ بود۔ الحال رو بکار شدہ است۔
وقت رخصت در خدمت شریف اظہار کردہ بودم کہ یک رقعہ برائے محب اللہ خان
بہ این مضمون کہ دو روز سے خان بہ این فقیر وعدہ کردہ بود کہ مرا نزد خان بردہ
ملاقات کنائیدہ اظہار بکنند و از نزد خود چیز سے خدمت بکنند۔ و خبر
خیریت والدہ بر عنایت نامہ بنویسند و بفرمایند کہ بر خوردار خیریت
است۔ انشاء اللہ تعالیٰ خبر برگرفتہ می آید خاطر جمع دارند۔ از طرف فقیر
اندرون خود سلام رسانند و بولو حسنا را دعاء رسانند۔ و خبر خیریت والدہ
و بر خوردار بنویسند۔ حضرت سلامت رقعہ برائے محب اللہ خان زود عنایت فرمایند۔

کہ لیردو سے خان

حضرت صاحب و قبله دارین من سلامت -

بعد از تقدیم برایت نیاز مندی بوضع می رساند - اینجا فریت است - صحت
ذات ساقی از درگاه اله مستدعی است قبل ازین نیاز نامه ارسال داشته
به نظر عالی گذشته باشد - همیشه سائر دوستان بیاد عالی تر زبان اند -
حق تعالی بخیریت طریق حصول ملاقات راحت آیات محصل گرداناد بحرمه
النبی و آلہ الامجاد - غلام زاده فتح الله ، فتح علی و غیره بزرگی بجای می آرند -
غلام محمد مع حمزه و عبدالله و غیره بزرگی بجای می آرند - اکرام الدین ^{بمعین خان}
حسام الدین ، کریم الدین تسلیمات بجای می آرند - سعادت قدوس معروف
می دارند - حاجی میان محمد معصوم جیو و میان عبدالعظیم بخیریت اند -
سلام متوق می رساند - غلام حاکم بزرگی بجای می آرند -

حضرت صاحب و قبله نیازمندان مدظلم العالی

بعد عرض سلام و نیاز لا کلام بکتوف خرام ذوی الاحترام می گرداند که عنایت
نامه گرامی که مشتمل بر انواع تفضلات بود از ورود آن گویا جانے تازه
در قالب آمده ، مرده قدم مبارک که در آن مرقوم بود - او تعالی
عن قریب با حسن و جود به ظهور آورد که دولت ملازمت سر امر سعادت
میسر گردد - قاضی القضاات بموجب طلب امیر الامراء غارم آن سعادت
مشه بودند - از خط ایشان معلوم شد که بعالی خدمت رسیده اند -

زیادہ چہ مصدق ناستود۔ والسلام۔

۱۳۷

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبلہ کونین و کعبہ دارین کامل ہادی
آگاہ دل می رسانند۔ چون این مکررین ازان روزیکہ از خدمت سراسر
سعادت بخش شدہ آندہ قالب... و جان... تعالیٰ شایہ حال
است۔ از تحریر و تقریر بیرون است و ہمیشہ دل متعلق بجناب عالی
می باشد۔ لیکن بہ سبب امورات دنیوی کہ ناگزیر بودہ مقصر است۔
دعاء فرمایند کہ خلاصی یا بد، مدام بخدمت سراسر سعادت فیض مآب
باشند و باقی عمر گذارد۔

۷ آرزو دارم کہ خاک آن قدم

تو تپای چشم سازم دم بدم

۷ اے آنکہ توی کعبہ ارباب ارادت

گر روی سوے تو نمی آرم بکہ آرم
بہ اندرون تسلیمات می رسد۔ از مکررین ملائمتا سلام و تسلیمات می رسد۔

۱۳۸

زبدۃ الاصغیاء خلاصۃ الاتقیاء حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

سلامت۔

بعد از شوق کہ مافوق آن متصور نیست، مشکوف راے
تو دد پیراے میگرداند کہ فقیر لغایت تحریر مستوجب حمد و صحت ذات

محبت صفات مطلوب - تانیاً این که مدت آمدت گذشتت که از احوال
 مسرت مائل آگاہی نیست و دل نگران همان جانب است - بنا بران
 باشتیاق تمام متصدع میشود که آئندہ برخلاف ماضی بدست برکس
 خطوط کیفیت خودی نویسان باشند که تسکین دلی می توانند شد -
 و در باب محبت اساس میان محب اللہ لیسر میان محظا پر رصوح تمام
 از قدیم الا ایام که بخدمت دارند - نوشتن سفارش اینها منظور است -
 یقین کہ بموجب فیض عام آنچه مقصد داشته باشند - توجہ خواهند
 فرمود - زیاده ایام حلاوت بدام باد -
 اسباق بحدیست کہ پایان نیست ، خواهش باطنی باشد ،
 ملاقات ممکن است -

۱۳۹

حضرت مشفق سلامت

از عزیزت کہ بحضور فقیر بخدمت شریف ظاهر نموده بود کہ شیخ قائم
 بیو در باب ممالعت و غلام آن باشناختی کہ ارادہ برآدن ازین بلده
 دارند ، بخدمت نواب امیرالامراء عرض نموده است - استفسار فرمایند
 کہ درین باب چه حکم رسید از دیروز ممالعت می شود - شاید همین حکم رسیده
 باشد - عرض هر چه آن عزیز اظهار نماید بہ مخلص اطلاع فرمایند - و درین دو
 سه روز آنچه یسبح شریف رسیده باشد بہ مخلص آن نیز مطلع فرمایند -
 جواب نوشتجات میر محمد حسین تا فردا نوشته بخدمت ارسال می نماید ،
 انشاء اللہ تعالیٰ سلمکم اللہ تعالیٰ و ابقاکم -

بجناب فیض مآب مدظلہ العالی

گزارش مراتب عبودیت بسمت دارالخلافت
مرۃ بعد ازئی زبانی غلامان کہ باین طرف آئندہ بودند دریافت
بود ازاں باز خطی کہ مشرب بر نوید بعافیت رسیدن بندگان عالی بہ منزل
مقصود ^{بودند} رسیدہ بالیقین ^{کہ} وابستہ در سایہ آفتاب پایہ بہ امن وامان
و اصل منزل مقصود شدہ باشند۔ و در امرے کہ مستند شدہ بود
بہ یمن توجہ عالیہ امید است کہ گرہ از کار بسہولت و آشتود و ہم چنین
امیدوار است کہ شرف حصول دولت طریقہ نیز میسر آید کہ آن مقصد
اقصی و مطلب اعلیٰ است۔

ما جان حلقہ سلام قبول فرمایند۔ زیادہ بجز تمانے قدمبوس چہ
عرض آید۔

بجناب حضرت والدہ مرشدہ دامت ظلہا عرض عبودیت می رساند۔ میان
پیر علی سلام قبول فرمایند۔ مبارک النساء حبیبہ غلام مع والدہ خود عرض
قدمبوس عرض می دارد۔ اگرچہ لائق آن نیست کہ نامش علیحدہ بہ تحریر آید
لیکن والدہ اش بسماجت درخواست کہ نام او رأساً بعرض رساند کہ این
امر سبب سعادت و اعتبار او شود۔

مدظلہ العالی
مظہر فضل و کرم مصدر عطوفت و رحم ، حضرت مرزا صاحب جمیو

باستماع نوید بہجت جاوید رونق بخشیدن ساعتِ بلدہ سہیل
 کہ درعین انتظارِ خبرِ فرحت اثر در گوشِ نیوش این حلقہ بگوش رسیده ،
 حقا کہ بجز رسیدن این مرزادہ راحت افزاے سویدایے دل کہ مثل
 آئینہ از آتش مهاجرت مکر بود کہ بہ اصدغایے این صدیت روح بخش
 زنگ را حک ساخته ، حق تعالی سببے سازد کہ عن قریب دیدارِ نظر الوار
 میسر آید۔

بشر صد آنست کہ گاہے این زمین بسوی را کہ بے تو م بزرگان
 مثل گاہ رو بخشی دارد ، بہ بین قدوم میمنت لزوم بر سبزه شاداب
 گردد۔ و فدوی را یکے از غلامان صمیم تصور فرمودہ از گوشہ خاطر گرای
 محو و منسی نخواہد فرمود کہ حق تعالی از دعایے سابی از ہرالم
 میل بہ راحت گرداند۔ زیادہ بہ عرض نماید۔

آداب کورنشات بصدعجز و نیاز بجا آورده بوض اقدس
 اعلیٰ می رسانند۔ غلام بہ فضل او سبحانہ و بہ بین توبہ آنحضرت
 قبلہ کدین و دنیا بہمہ وجوہ مع والبتہ بعافیت است۔ بپورود
 نوازش نامہ کرامت نمود مغتخر و مباہات اندوز گشت آنچه عزم مبارک
 بہ سمت پانی پت تخریک کد در رسدک گردیدہ بود خیلے تو حش غلام
 شد۔ آرزوی و تمنا آن بود کہ شاید لطف سہیل عزم فرمایند۔ چون
 ازین حدود بہ متصل واقع است ، بجز استماع آن بہ سعادت ملازمت
 مشرف خراہم شد۔ حالایم انشاء اللہ تعالیٰ بعد انقضایے موسم برسات
 ارادہ احقر معمم است۔ ہر جا کہ نزول برکت شمول خواہد بود کہ بہ

حصول شرف قدمیوس مستعد تراید شد۔ و چون غلام را به لقب
 مجیدی مرقراز فرمودند، شکر این تفضل عظمی بکدام زبان بعرض
 رسانم و اداے کورنشات این تفضلات بجایم آرم۔ اگر ارشاد
 شود بپهرکنده تا یم۔ و آنچه فیصله با اندرون محل تحریر شده بود کمال
 سرور و اطمینان به پسر غلام حاصل شد۔ الحمد للہ علی ذالک۔ و
 بخدمت جمع یاران طریقت عرفن سلام و بزرگی و نیاز قبول یار۔
 از نورالابصار محمد حکمت اللہ و والدہ اش آداب کورنشات
 بجایم آرند و حضرت والدہ صاحبہ و آیات صاحبہ کورنشات بعرض
 می رسانند۔ و مردم خانہ حق کورنشات به عجز و نیاز بعرض می رسانند۔

۱۲۳

بسم اللہ حامداً و مصدقاً
 قبلہ حقیقی برحق و کعبہ تحقیقی مطلق، حضرت صاحب مدظلہ
 از کمترین مسترشدان بعد از اداے آداب بزرگی که شیوہ عبودیت
 کیشان است و پیشہ عقیدت اندیشان معروفن راے عالی می گرداند
 فدوی را آرزوے قدمیوسی به مرتبہ بود که بیان آن به بیان نمی آید
 و بغیر آن متعسر

اگر از خدمت دورم بے ترمنذگی دارم
 و لے قری صفت ہستم کہ طوق بزرگی دارم
 لیکن بہ سبب عذر جلاب مقصر و مہجور الخدمت ماندم انشاء اللہ فی
 تعالیٰ از عقب بخدمت فیض درجبت سرایا حصول سعادت جاودا

شرف اندوز خواهیم گردید۔ حق تعالی آن سایه را بر سر خادمان و فدویان
سلامت دارا۔ زیادہ بندگی و قدمبوسی۔

۱۲۲

بجانب مستجاب مستغنی الاقاب اسوہ گزیدگان زمان سلم اللہ

المنان۔

بعد عرض نیاز مصدق می شود کہ نامساعدی ایام بمثل ما مردم از مدت
است و بے جوہری این عاجز علاوہ نالغ خریداری صاحبان ذی الاقدار
است مسموع شدہ کہ بندگان عالی نواب عالی جاہ او صلہ اللہ الی ما یتمناہ
بجانب ارشاد مآب عرض نیاز و اخلاص می فرمایند۔ خوشحال سعادت مندی
کہ بہ ذیل مکرمات پناہ آرد و چارہ کار بستہ خود را ازان عقدہ کشای
دنیا و آخرتہ خواهد۔ الحاصل کہ نواب موصوف ہر چند آنچه ارادہ داشتہ
بالعقل موقوف معلوم می شود لیکن ظاہراً تلاش اکرم کہ فی الجملہ سلیقہ
کار و بار دنیا داشتہ باشد؛ و ازین احوال کہ سوائے نیاز مندی آنجناب لیلقتے
ندارد، اگر مناسب باشد در تدبیر رفاقت عقیدت مندی عالی جناب شان توجہ
میزول فرمایند۔ شاید ارادہ مرا بہ مراد رسد۔ در صورت منظوری این عرض
و اجابت این حرف کہ بوساطت مکاتیب صورت توان گرفت۔ بے استغناء
نیاز مندی کہ بسبب ہرج و مرج چندین سالہ سیمما از ہنگام غارت عام وارد آمد
یقین کہ ملحوظ خاطر خواهد بود کہ درین حالت با و بے اسبابی با بے مسا
برخواستن معلوم۔

زیادہ نیاز مندی است والسلام والاکرام۔

۱۴۵

حضرت پروردگار برحق مدظلہ العالی

بعد ادا سے مراعات کورنش و تسلیم و تقدیم لوازم مدحت و تعظیم
بجز عرض جناب فیض انساب می رساند کہ بہ فضل الہی ہم قرین فریت
بودہ خمس الاوقات یا استدعای سلامت و بقای ذات فالق البرکات
می گذرانند۔ و حصول سعادت قدمیوس و دریافت شرف حضور کرامت معمر را
از خدا سے عزوجل می خواهد۔ شانزدہم روز پنج شنبہ حضرت قبلہ گاہی
بہ بدرقہ افضل الہی برائے زیارت حضرت خواب بزرگ ^{صلی اللہ تعالیٰ علیہ} قدس اللہ تعالیٰ سرہ
العزیز روانہ شدہ، امروز منزل سویم است، امید کہ بعرضہ دو ماہ مراجعت
مع الخیر شود۔ قبل ازین صحیفہ الغنایت و اللطاف نواب صاحب وقبلہ
شرف صدور یافته بود، بنا بر تردّدات سفر کہ از چند روز حیص مرض تمام
لاحق بود، فرصت کمتر جواب نیافتہ، درین صورت امیدوار است کہ عذر سے
یوم و جبہ درین باب گزارش باید و ارشاد شود کہ جائے شکایت نیست
زیادہ حدیث نذیر۔ الی نقل زلفت عالی بر مفارق ادانی و اعلیٰ مستدأ
الی یوم القیام باد۔

مردم محل و لحقہ بادا سے کورنش سعادت اندوز اند۔ روح الایمن
عرض تسلیمات دارد۔

راہ "میان صاحب" (دیکھیے مکتوب ۱۲۱ مجموعہ ہذا) کہ خواجہ معین الدین اجمیری

۱۲۶

قبلہ من ! عریفہ نیاز، بطحویب قاصد نواب صاحب قبلہ شہنشاہ جهان آباد
 ارسال یافتہ بود از انجا باز پس آند۔ الحال مع آدم خود با ہفتاد عدد
 پیرہ (پیرا) ابلاغ نموده است۔ از مبارک نظر خواهد گذشت۔ پستہ
 اندرین ایام درینجا ہم می رسد کہ داخل فیروزہ کردہ می شد۔
 نوشتہ میرسلطان صاحب از دکن رسیدہ بود۔ بلقوف عرضی
 از نظر مبارک گذشت۔ زیادہ جز بندگی چه عرض رساند۔

۱۲۷

قبلہ و کعبہ در استان سلامت

روندا و اینجا برین منطاست۔ سابقہ سے چهار روز لموجب جسے
 سامواں (گذا) بنوعے اشتهار شدہ بود کہ شاہنشاہ دریشاور داخل
 شدہ، بعد ازاں از زبانی دیگرے مردمان شنیدہ می شود کہ تا حال از
 افواج چیزے انفصال نیافتہ کہ عبور دریا سے اتک نماید و درین ولا خیر
 کہ رگہا تہہ را و مرہتہ از کوند معالمت نمودہ، در انتظار نیرہ را و
 مذکور سما نجا نزول دارد۔ بعد آدن نیرہ را و مذکور از انجا کوچ کردہ و از
 کناٹ (گھاٹ) کاپی عبور دریا جن ساختہ در میان دو آب قساد نماید۔ ازین
 سبب مردمان چیزے ہراس و خوف می کنند۔ زیادہ چه عرض نماید۔

سوالغنی

قبله و کعبه دین و ایمان سلامت
 احوال فدوی تا تحریر عریفه نیاز که چهارم جمادی الثانی است مع تبع
 و لواحق بخیریت است و غیریت آن قبله لیل و نهار مطلوب سبب معصوم
 ماندن از خدمت گرامی سنگامه شادی است چنانچه بر ضمیر منیر هویدا است
 انشاء الله العزیز بعد فراغت شادی بخدیت فیض در جنت رسیده قصور
 معاف فرماید و آنچه احوال روزگار فدوی با صاحب زادگی گردد اظهار
 احتیاج ندارد بر آن قبله لویه احسن مبرهن است در ایام شادی
 حافظ رحمت خان بهادر به اولوله تشریف خواهند فرمود طبیعت چنان
 می خواهد که اگر صورت روزگار با حافظ صاحب رو برید اولی است
 و موقوف بر مشورت آن قبله داشته آدم را بخدیت گرامی رخصت
 نموده هر چه درین باب در حق فدوی اصلاح باشد ایما فرمایند که بران
 عمل نماید - زیاده بجز بندگی چه نگارد - بخدیت لواب صاحب بندگی -
 و میان ظفر علی صاحب و اخون عبدالرزاق و ملا نسیم و ملا خاوری محمد
 و سبحان شاه و جمیع حاضران مجلس سلام خوانند - از والده صاحب بندگی
 مطالعه فرمایند - از عاصی داری غلام حضرت بندگی مطالعه فرمایند - ملا بهار
 بندگی می رسانند -

حقیقت این است که بعد از فراط و تفریط مردمان فرید آباد و غارت
افواج شاه درانی محمد عظیم در سنہل رسیدند و بعد چند ماه دعوی توبلی محمد
باولی حد خود نمودند۔ چون روساے سنہل از نسب مشا را الیہ اطلاع نہ داشتند۔
بر محضر مہر نہ نمودند۔ بعد چند روز میان غلام فرید طیب سر رہ و ابجلاقات
ما سبق کہ در شاہجہان آباد اتفاق افتادہ بود و شیخ محمد اکرم و شیخ نصر
یار امام مسجد جامع را بہ یقین پیوست۔ مہر بر محضر نام بردہ نمودند و
معہذا نسب نامہ و مہر قاضی ملول مرد دیندار موتمن بود در دست
دارند با وصف این اسناد و استشہاد ارباب شرع بہ احتمال
ظن مہر نامنی نمودند۔ بعد ہشت سال بگواہی جنگی خان چودہری و
سید حمزہ ساکن برائے چودہری و اکثر شرفائے دہلی و سنہل نسب خان
مقرر گشت۔ و با قرار توبلی بودن اقامی و ادالی شہر از خان صاحب
امام الدین احمد خان تا چودہریاں ہمہ بالا اتفاق مقرر اند۔ ارباب شرع
نیز مہر بر محضر نمودند و در بروئے خان صاحب بہادر اقرار کردند۔ چنانکہ
خان صاحب بہ روشن خان برائے اخراج غاصبان و قابض نمودن
محمد عظیم پروانگی دادند۔ اکنون روشن خان بسفارش کسے اغماض
می نماید و می گوید کہ از غاصبان مچلاک پانزدہ روز گرفتہ اند کہ
یا پروانہ خان صاحب بہارند تا خالی شدہ بدہند۔ در صورت صداقت
مدعی و کذب مدعا علیہ و ثبوت حق مچلاک و غیرہ
غلاف از دین داری است۔

خداوند نعمت!

بعد ادا سے لوازم بزدگی معروف می دارد - تا تحریر پنجم شهر جمادی الثانی
 احوال ما جمیع غلامان بعاقبت است - از آن روز یک درین جا آمده
 است موافق معمول یک بار با نواب ملاقات میسر آمد - چنانچه
 آن وقت از و کلام مرسته مشورت بود - حرف و حکایت بمیان
 نیامده است - و تنخواه غلام که من جمله تنخواه محل بود - از آن جا
 موقوف نموده، همراه سایر کرده اند - در صورت سابق هفت هشت
 ماہم وصول می شد - در سایر چهار پنج ماہه سال تمام به وصول می آید -
 به سبب دوستی میان مسرور یک چند توقف نموده ام - و اگر
 نه صورت گذران در اینجا قلیل مواجب و عدم وصول معلوم
 باری خدا رازق است - و از دوسه روز در حال
 غلام عسکری خان از عمر نو توجیه نواب صاحب معلوم
 میشود - چنانچه دیشب که گذشت پیش احمد خان
 فرستاده بودند - بنجاه روپیہ بدعت آمد - و گرنه مطلق
 التفتات نمود - و نه برائے مجاری رفیت - علم در سواری و
 غلام امام به نور سابق در سایر اخذ آخرت گناه مطلق ذکر
 در مجلس کسے نمی کنند - امروز فردا ارادہ انقدر پیش
 ولوی فخر الدین است - شاید قریب روانه میشود - حضرت
 سلامت از کتشف آوردن نواب صاحب ارشاد
 غلامان بهادر و عدم حصول سعادت ملازمت غلام

عجب انفعال گشته ، والله باللہ ہر گاہ کہ در اینجا تشریف فرموده یعنی پیش
 تاجورخان مطلق بعلام اطلاع نہ شد و الحال کہ میر ملک و صاحب تشریف
 آوردند ، غلام مستمند بہ سبب نا چاری ازین سعادت ہم مقصر مانده
 است ۔ بجناب نواب صاحب عذر ہا فرمایند ، تقصیر با معاف شود ۔ تا حال
 فوج مرستہ از کوسہ فراغت حاصل نہ کرده است ۔ و تا کہ از انجا مرستہ کامیاب
 شدہ بر نمی گردد ۔ نواب ازینجا کوچ نمی کند ۔ و دستار و جواہر کہ براس
 احمد خان آورده بودند ، دوسہ روز است بہ مشورت حافظ الملک پوشیدند
 و عبداللہ خان فردا رخصت خواہد شد ۔ احمد خان و حافظ و نواب و راکھو
 (راگھو) متفق علیہ اند ۔ حافظ محمد سرور آداب کورنشات بجامیآرد ۔

کہ نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد کہ حافظ رحمت خان کہ نواب
 عبداللہ خان پسر نواب علی محمد خان کہ مرستہ سردار

مکتوبات متوسلین حضرت منظر

(فیما بینیم)

سلسله مکتوباتیکه سالکان و احباب حضرت منظر فیما بینیم نوشته اند

[ذیل کے مکتوبات (مکتوب ۱۵۱ تا ۱۵۲ جو حضرت ظہر
 کے توہین نے ایک دورے کو لکھے ہیں) میں پہلے دو یعنی
 ۱۵۱ اور ۱۵۲ کسی "میر صاحب جیو" کے نام ہیں
 مکتوب ۱۵۳ بھی الہی کے نام ہے اور خیال ہوتا ہے کہ
 مکتوب ۱۶۶ کے "میر صاحب" بھی وہی "میر صاحب جیو"
 ہوں گے۔

"میر صاحب جیو" کے نام مکتوب ۱۵۱ جن "شاہ
 محمد" کی طرف سے لکھا گیا ہے ان کا ذکر کلمات طیبات
 کے مکتوب ۶۶ بنام غلام عسکری خان میں ملتا ہے
 غلام عسکری خان نواب عماد الملک کی سرکار
 سے والہ تھے اور شاہ محمد ہی۔ حضرت ظہر
 غلام عسکری خان کو لکھتے ہیں: "سموع شد کہ
 نواب وظائف قلیلہ رفیقان خود را کہ وجود پر یہ
 ازینہا فائدہ دیگر دارد، بنا بر غیر حافی موقوف
 می نمایند، چنانچہ وظیفہ شاہ محمد کہ از باران
 طریقی است داخل ذیل موقوفان شدہ، اگر تو اس
 گوئید کہ بنا بر دولت خواہی این فاعده را موقوف نمایند
 کہ ضرر دارد" (مکتوب ۶۶)۔ شاہ محمد کے مکتوب میں
 حضرت میر صاحب جیو کو اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کے سفارتی
 دستخطوں، حافظ محمد لیساف اور حافظ فتح اللہ کو گلہ دلوادی گئی ہے
 اسی مکتوب میں بخشی کی طرف سے بطور صفائی لکھا گیا ہے۔ یہ بخشی

نواب غلام الملک ہی کی سرکار سے تعلق ہوں گے۔
 مکتوب ۱۵۸ میں "صاحبزادہ والا قدر محمد ذاکر جو" کا ذکر
 ہے۔ یہ حضرت عبدالرفیقانی قدس سرہ کی نسل سے ہوں گے۔ مکتوب ۱۵۸
 کے لکھنے والے نعمت اللہ، ممکن ہے کہ وہی صاحب ہوں جنکے
 نام حضرت نظریہ کا ایک مکتوب محترم عبدالرزاق ورنی کے مجرب
 میں ہے انہیں حضرت نظریہ نے مولوی نعمت لکھا ہے۔
 غلام حسن کے دو مکتوبات مولوی عبدالرزاق کے نام
 ہیں۔ یہ غلام حسن سرحد کے رہنے والے تھے۔ اور میان غلام قادر
 شاہ سے بہت قریب جیسا کہ مکتوب ۱۵۸ سے ظاہر ہے مگر حضرت
 نظریہ سے بھی تعلق رکھتے تھے جیسا کہ افروز محمد نسیم کے نام ان
 کے مکتوب (مکتوب ۱۹۱ مجموعہ ہذا) سے بخوبی واضح ہے۔
 مقامات نظریہ میں حضرت نظریہ کے خلفاء کے ذیل میں غلام حسن
 نام کے جن بزرگ کا ذکر ہے وہ شیخ غلام حسن برادر شیخ
 محمد احسان احمدی ہیں جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی
 کی اولاد میں سے ہیں اور مکتوب ۱۵۵، مکتوب ۱۵۶ کے
 غلام حسن سے جدا ہیں اور شخصیت ہیں۔
 مکتوب ۱۵۲ کے مکتوب الیہ ملا محمد فاروق ہیں
 اس نام کے ایک صاحب کے نام کلمات طیبات میں
 حضرت نظریہ کا مکتوب ۸۶ ہے انہیں معمولات نظریہ
 میں حکیم محمد فاروق لکھا گیا ہے۔ اور مکتوب ۱۹۳ کے مکتوب الیہ
 ملا تیمور حضرت نظریہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ اسی طرح مکتوبات
 ۱۵۵، ۱۵۶ کے مکتوب الیہ مولوی عبدالرزاق (یا ملا
 عبدالرزاق) بھی حضرت نظریہ کے خلفاء میں ہیں اور مقامات نظریہ

میں خلفاء کے ذیل میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔

۱۵۱

سیادت مآب طریقت ایامپ، مورد اسرار الی، مظهر تجلیات حضرت
 نامتناہی کاشف دقائق معرفت، بازی راہ ہدایت، برگزیدہ اولاد حضرت
 زبدہ ارباب طریقت، گل گلزار قدرت بے صنعت حضرت میر صاحب جیوا
 از کمترین نیازمندان راسخ الاعتقاد و احقر ترین مستمندان واثق
 الاعتقاد حافظ شاہ محمد بعد از عرض نیاز معروض خدمت فیض درجت باد
 کہ بر طبق ارشاد گرامی و سفارش سالی حافظ محمد یوسف را و حافظ فتح اللہ
 را جاگیر کنائیم و ہمیشہ امیدوار الطاف سالی ہستم و آنکہ بخدمت تشریف
 کلام شحفیہ اظہار کردہ است کہ بخشی از حضرت فغلی دارد وی گوید کہ حضرت بہر کس
 سفارش نوشتہ می دہند ہمہ غلط است۔ بن بر حید از بخشی تکرار کردم و پرسیدم
 بخشی در جواب گفت کہ مراجعہ قدرت است کہ بن این قسم عرف بجناب
 فیض مآب بزبان لسیان بیان بیایم۔ حضرت سلامت! پر کسے کہ فروری
 باشد حضرت برائے عند اللہ نوشتہ می دادہ باشند بیشتر نصیب او
 است۔ مابان موافق معذور در سعی کار سفارشی حضرت در یغ نخواہم کرد۔
 زیادہ ایرام نمودن موجب گستاخی و ترک ادب است۔

از راقم این عریضہ کہ حافظ نامدار نام دارد بعد از عجز بسیار
 معروض باد کہ بندہ را از زبان مبارک ارشاد شدہ بود کہ غائبانہ در حق
 این غلام سفارش بجناب حافظ شاہ محمد خواہند نوشتہ۔ حضرت بن چہار
 ماہ شدہ است کہ از خدمت حضرت رخصت شدہ ام۔ و تا حال حضرت
 نوشتہ نہ فرستادند۔ امیدوار است کہ حضرت نوشتہ تو لیسند کہ حافظ

توجه در حق این بنده می کرده باشد۔

۱۵۲

حقائق و معارف آگاه فضائل و کمالات دستگاہ سیادت
و نجابت پناه، سالک سلک شریعت، واقف امرار طریقت میرصاب
جیو سلمہ ربیہ از مسکین بعد عرض تسلیمات معروض آنکہ
اینصوب فریت است و فریت و سلامتی آن ذات بابرکات شنب و روز
مطلوب ۔ فقیر بحضور بیت اللہ شریف ہمیشہ مستعدی است کہ
اللہ سبحانہ آن ذات بابرکات را از آفات دینی و دنیوی نگاه دارد
و ترقیات داری نصیب گرداناد۔ آمین یا رب العالمین ۔

دیگر آنکہ حیدرت است کہ گاہے یاد لفر مودند ۔ باعث آن
زیادہ عمر است، و از ان ذات شریف بعید است کہ فرض خدا جل شانہ
ادائی سازی ند و بہ مستحبات عملی نمایند۔ واللہ باللہ فقیر بسیار
محتاج است اگر حق فقیر عنایت فرمایند گویا ادائے فرض و مستحب خواهد
شد۔ واللہ اعلمت کار با خداوند است۔ آن وقت را یاد نمی آرند کہ وقت
ضرورت حاضر کرده بودم ۔ امید کہ آنجہ حق فقیر مبلغ سہ صد روپیہ اگر زیادہ
نباشد آنرا ارسال فرمایند۔ واللہ بدست خدیجہ حوالہ نمایند۔ زیادہ
والسلام ۔ لہذا بدست ما جزادہ، واللہ قدر محمد ذاکر جیو عزیز فرستادہ
شدہ کہ وقت احتیاج است۔ و موکد شدہ کہ حق فقیر را دادہ ارسال
فرمایند زیادہ چہ نگارش رود۔

مخدومی مکرمی صاحبی مشفق حضرت فقر و عجز پناهی بیو
 همواره از آفات و بلیهات دوران مأمون بوده خوش وقت
 و سلامت بر یادگاری کردگار خود با شدند۔ از جانب کرمین خاکپای انصاف
 فقیر نعمت اللہ تعظیبات بندگی و تسلیمات سرافکنذگی بجای خدمت
 آورده عرض می نماید که بسنت سال شده که به سبب آشنائی اخوندزاده
 نرگویی امید که خداوند بزرگو رحم کرده باشد، بان صاحبی غایب آشنائیم
 و چندین کثرت مانند حضرت خواجہ و (۹) قدس سره بارادہ تلاقات شریف
 روانه می شوم۔ و باشتیاق تمام شوق مند رویت آن صاحبی ام۔
 اما به سبب موانعات لایعنی منع می شوم۔ الحال از روس مهربانی اگر
 توجہ باین فقیر بکنند که از موانعات بلاقات مشرف می شوم۔ و از دعای
 خمس الاوقات یاد فرمایند که به برکت دعای ایشان بقرب خدا در سول
 برسم۔ چنانچه حضرت مرزا صاحبی قدس سره فرمودند
 محمد از لوتی خواهیم خدارا + خدایا از لوتی حب مصطفی را
 نیز بیت حضرت ایشان است
 خدا مدح آفرین مصطفی لبس

محمد حامد محمد خدا لبس

و فقیر را از خادمان دانند۔ و الحال بغیر (بسن) کابل، بیستم۔ دعای
 فرمایند اگر بخیریت رسیدیم خواهیم آمد۔

۱۵۴

جناب نواب صاحب و قبلہ نواب ارشاد خان صاحب عرض بندگی
قبول باد۔ و جناب عالی بعد رفتن نواب محب اللہ خان لعلام گفتہ فرستادہ
بودند کہ ایشان صبح بے ملاقات بن نہ روند۔ بیدہ خود از دو گھڑی شب
باقی ماندہ آدم فرستادہ بود۔ ہر گاہ آدم آن جا رسید معلوم شد کہ
ایشان یک پاس شب باقی ماندہ، کوچ فرمودند۔ تا چار عرض نمودم
بنا بر اطلاع معروض داشتہ
غلام حسن در خدمت ایشان عرض بندگی معروض می دارند۔
در خدمت نواب صاحب حافظ بختا و زخان صاحب بسیار بسیار سلام
گفتہ اند۔

۱۵۵

مولوی عبدالرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی صاحب مہربان مجموعہ الطاف و احسان کرم فرمائے
از جانب غلام حسن بعد دعوات و تحیات مشہود ضمیر منیر
باد۔ سہ چہار صحیفہ شریفہ کہ از روس الطاف رسول داشتہ بودند۔
بفقر رسید۔ خیلے فرحت و سرور حاصل گردید۔ او سبحانہ آن مہربان
را با این یاد آور ہا سلامت با کرامت داراد۔ و مضمون مندرجہ

معلوم شد مبلغ هفتده روپیه که بخدمت شاه پیشوری داده اند از آن صاحب
 سهوشده آن مبلغان بنام محمد شاه ولد غلام غوث بن غلام قادر شاه
 ساکن قصبه بتاله متصل کلاتور بود و مبلغ پنج روپیه بنام عبدالرسول
 ولد محمد شفیع که نوشته ام اوشان نیز ساکن بتاله منزلور اند. این
 مبلغان هفتده روپیه و پنج روپیه معرفت گل محمد به میان عبدالنبی
 مرید حضرت غلام قادر شاه ساکن بتاله مذکور بدینند. میان عبدالنبی
 این مبلغان به بتاله خواهد رسانید. و مبلغ سه روپیه بنام غلام رسول
 پدر عمر و مبلغ دو روپیه بنام محمد نور به گل محمد بدینند. او این مبلغ
 سه روپیه را به غلام رسول که او را صریحا داده ام و در خانه گل محمد
 می ماند خواهد رسانید. و مبلغ دو روپیه به محمد نور امام مسجد خود
 را خواهد داد. و در حق عبدالله و دیندار بخار که ارقام فرموده بودند
 این پردورا به صاحبزاده فتح علی خان ملاقات کنانیده خاطر جمع
 نموده شد. و آنکه مرقوم فرموده اند که مردمان بیرون جات هرگاه خطوط
 خواهند فرستاد. مبلغان به اوشان رسانیده رسید گرفته خواهیم
 فرستاد. لذا به موجب نوشته آن صاحب به هر یک خط مرقوم شده
 هرگاه آن خطوط به آن صاحب برسند اوشان را مبلغان داده رسید
 نولیا نیده بفریستند.

تفصیل مبلغان یک صد و شش روپیه این است. محمد شاه

ولد غلام غوث بن غلام قادر شاه ساکن بتاله هفتده روپیه. میان
 غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بتاله منزلور پنج روپیه. مولوی عبدالرزاق
 ساکن پیشور هشت و نیم روپیه. گل محمد ساکن پیشور در کوئله رشید خان
 پنج روپیه. غلام رسول پدر عمر در خانه گل محمد منزلور سه روپیه که از
 راه فراموشی محمد شفیع پدر عمر مرقوم فرموده اند. امام مسجد گل محمد

دو روپيه - برادر عبدالعزیز روم ساکن نر توپه متصل حضرتون قاضی والہ
 ہشت و نیم روپيه - محمد عارف برادر گلان محمد کاشف ساکن
 ہشت نگر در محلہ پڑانگ ہشت و نیم روپيه - میان مسعود پیر زادہ
 ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی ہشت و نیم روپيه - ملا خواجہ محمد
 ساکن موضع ہند برکنارہ ابا سند ہشت و نیم روپيه - محمد اکبر خان
 ساکن ہشت نگر در محلہ بابرہ دو روپيه - امام مسجد محلہ بابرہ
 فضل محمد دو روپيه - ملا ولی محمد محلہ بابرہ سید قام دو روپيه -
 الہ یار ساکن محلہ بابرہ دو روپيه - ملا نسیم خلیفہ مرزا صاحب ساکن
 سوات ہشت و نیم روپيه - ملا سیف الدین ساکن سوات خام
 مرزا صاحب پنج روپيه - ملا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحب ہشت
 و نیم روپيه - استاد ملا رحمت کہ در موضع الہ ڈنڈ می باشد دو روپيه -

۱۵۶

شرافت و کمالات دستگاہ حضرت میان جیو میان عبدالرزاق سلمہ
 از طرف مہجور الخدمت غلام حسن بعد از سلام سنت الاسلام
 آنکہ فوازش نامہ عالی بنام محمد شاہ ولد فلان کہ اینجانب واقف نیست کہ
 کہ کدام است و محض ہم پیری است۔ لہذا معروض خدمت گرامی میشود کہ مبلغ
 بیست و دو روپيه کہ نصف منہ یازده روپيه می شود منجملہ آنها مبلغ ہفده
 روپيه بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن حضرت بیان غلام قادر شاہ ساکن قصبہ
 بتالہ کہ متصل ہفت کروزہ قصبہ کلا نور در پنجاب واقع است و باقی پنج
 روپيه منجملہ روپيه بالا بنام عبدالرسول ولد میان محمد شفیع کہ در قصبہ بتالہ
 مسطور بخدمت حضرت میان محمد شاہ صاحب معزالیہ مشرف اند برسد۔ لکن

معرفت میان عبدالنبی صاحب کہ در مسجد محبت خان مدرس اند۔ چنانچہ میان گل محمد نور یاف جیو کہ در کونلہ رشید خان متصل مولوی محمد سلیم صاحب جیو با خوب وجہ واقف اند۔ و این جانب را میان گل محمد مسطور از عبدالنبی مسطور ملاقات ہمہ کنائزہ بود یاوشان مبلغ فریور بدید۔ چنانچہ میان عبدالنبی جیو بخدمت صاحبزادہ جیو در قصبہ بتالہ مذکور خواہد رسانید۔ ہر اکہ میان عبدالنبی ولایت شاہ و این جانب دست بیعت بخدمت فیض درجت حضرت پیر دستگیر میان غلام قادر مرحوم و مغفور ہستیم۔ لہذا بخدمت سامی تصدق دادہ می شود کہ تحقیق ثابت فرمودہ مبلغ بایشان بدیند۔ و رسید از ایشان بگیرند۔ و دیگر آنکہ مبلغ مذکور از محمد شاہ ولد مدرس صاحب کہ بن از و بگیریم کہ کدام کس است۔ از و گرفتہ توالہ میان عبدالنبی و ولایت شاہ کہ ہم پیر این جانب اند نمایند کہ حق بقدر رسد۔ و میان دیندار بخار بسیار تعقد نمودہ است کہ مبلغ مذکور از محمد حسین پیراچہ نوشہرہ والہ گرفتہ بمشاریہما برسائند۔ درین باب تاکید تمام نمایند۔ و این قبض از مہر شیخ الاسلام رقم شدہ است، محض غلط است و نا منظور است مبلغ واپس نمایند۔

۱۵۷

میر صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ
 میان صاحب مشفق فدویان کرم فرمای من سلامت
 فدوی لہا سکار (۱) اداب کورنشاٹ بقدم رسانیدہ معروض رای انوار
 می گرداند۔ فدوی را ہر وہ غلام دانستہ و شب و روز دعائے در حق فدوی
 می نمودہ باشند و از دست بزدہ خدمتگاری فقیران بیخ نمی شود چرا کہ

پرگنه بیگانه و نوکری است - بنا بران بجانب فیض آب معروف می دارد که
 یک هفته وظیفه بران مبارک خوانند که ترقی و جمعیت فدوی گردد - ازان
 بنده هم خدمتگاری و غلامی فقیران بجا آرد - امید که لطف فرموده یک هفته
 وظیفه در جمعیت فدوی بران مبارک بخوانند که جمعیت فدوی گردد و
 همیشه فدوی را غلام دانسته از والاناها ممتاز می فرموده باشند -

۱۵۸

در گذر خان (۱)

برادران عزیز القدران امین و راز محمد و شاهر و فتح خان و
 جمیع اهل دست ساکنان از این طرف عبدالله جان و علی محمد و مرزا خان
 و دیندار و سجاد و امیر و حیدر خان و جمیع بزرگه علی خیل بعد از دعای سلام
 آنکه قبل ازین تبر یافته بودیم که بعضی از کسان ایشان مردم بازاری گشته
 آمدند درین باب آنچه تمهید بود بطرف بازاری جواب فرستاده بک مرم از خود بود و شمایان
 نیز گفته فرستاده بودیم که با صلاح و مصلحت ایشان دست داری نکنند - و این عجب
 کار است که بدون فرو صلاح مایان فونریزی کردند خوب نکردند حق بطرف خود داشتند
 اکنون از جانب خصم دعوی بر خود روا نمودند و کله مندی مایان نیز بدمه خود لازم داشتند -
 خراکیده نگاه بمانی خود نمایند و آنچه شده شد - باز خود را علامت کنند خدا خواست
 صلاح کرده خواهد شد -



شاه صاحب مشفق مهربان از کسری شاه علی بعد از سلام سنت
 واقع رای عالی باد که بنده تا یوم تحریرح حضرت و قبله و والده صاحبه متعلقان
 خود بخیریت است. و فریت ذات با برکات از درگاه ایزد متعال بدم مطلوب
 است. باقی احوال متعلقان آن خداوند اینست. احوال افلاس بے سامانی
 فقر و فاقه چه بیان نمایم که در محرم کلمه می گنجد. و دیگر دوزان محرمی بیگم و اما می بیگم
 فوت گردیدند. و درین عرصه پنج سال که صاحب از اینجا تشریف برده اند میان
 عزت الله صاحب از بر علی یکبار مقدار پانزده روپیہ فرج فرستاده بودند و یکبار متعلقان
 خود طلب ایشان کرده بودند لیکن بنده ایشانرا ننگذاشت. بنا برین مقدمه که شاید مرضی
 آن صاحب نباشد تا حال آنجا هستند. و درین بے سامانی در گوشه عافیت نشسته
 بمرمت آن خداوند و عصمت خداوند گمانی ببری برند. و فائزین صاحب ادعای کنند. آنچه
 صاحب کردند کس ظالم به مظلوم نمی کند و ما که این کتختائی بصاحب تجویز کرده بودیم
 دانسته بودیم نام حضرات در میان بود بعزیم ما جزادگی آن فریب خورده بودیم
 که شاید وفا خواهند کرد لیکن آنچه شرط بیوفائی را بود بظهور آمد. خوب جای خلاق اگر
 رفت ترس خدایم رفت. خدا از حق ایشان بخواهد پرسید و حق تشریح ایشان است
 حق تشریح را هم ترس خدا را فراموش کردند. از نشان پیرزادگی بعید بود. هزار حیف.

ع چو کز او کعبه بر خیزد کجا ماند مسلمانان

حال هر چه شد، شد. برای خدا و به ارواح طیبات حضرات خود را تا اینجا باید رسانید
 و گرنه کار از دست میرود تا حال بهر نیکی که گذشت گذشت و حالا از ما هیچ نمی شود.
 کار از دست میرود و حرمت و ابرو در تغافل ماند. خبر شرط است ابروی شما است.
 پیشتر مختار اند هر چه بخواطر بیاید بکنند. ما بری الذمه شدیم و از جانب سیدین بیگم
 که خوشندان شما است بعد از سلام مطلقا نماند که سبحان الله ما باعتبار پیرزادگی

شما نظر بناموس کریم و صاحب بناموس ما نظر نکردید - حیف به پرزادگی و نجابت
 که در عالم جوانی و بچه‌سانی گذاشته چنان رفتید که از پرچه کاغذ هم یاد نکردید -
 چه جای آنکه فریج خستادن و صاحب مختار اند - فریضه است تا حال ابرو شمشا
 را از نا ماند و حال نمی ماند - عویم روز مردار هم حلال است - برای خدا خود را
 در اینجا باید رسانید - و از خلوتی بزرگی بعد نیاز قبول باد و از معلقان بزرگی
 مطلق فرمایند و مردمان بنده بزرگی قبول باد - و از حاجی بیگم حویلی والی سلام قبول باد -
 و هیچ معلوم نیست که صاحب خود را کجا هم کرده اند - هیچ خبر نیستن و مردن
 آنکذا و نذا اینجا نمی رسد - خوب بر نیجه که باشد خود را زود باید رسانید تا تسلی
 ایشان شود و گرنه ایشان هر دو مادر و دختر ازین جهان انتقال می کنند -
 و ملا نسیم این خط را بخدمت عالی خواهد رسانید - جواب این رود عنایت خواهد
 فرمود - زیاده حد ادب - و بخط بنده نظر نخواهند کرد نظر بمطلب خواهد فرمود -

۱۶۰

بگرمی خدمت میان صاحب میان ابوالحوالی سلمه اللہ تعالی
 الداعی بالحق البوسعید بعد سلام و سلامی اینجا آنکه فقیر در انجاء قرآنی
 قرصدار بقال و گاه در شده جهاد بقال تعالی ما میکند - گاه در باره یوشیدی
 نمی دهد - لهذا مرقوم در خدمت می گردد که از میر صاحب بیوسلمه اللہ تعالی دورویی
 قرصن برای اینجا بگرفته بفریزند - انشاء اللہ تعالی نقداد کرده زانجا
 خواهد رفت - والسلام مع الکرام -

شاه لورخان جیو برخوردار سعادت مند سلامت

از طرف قاسم بیگ بعد دعای معلوم باد که احوال اینجاست بخرامت
 و فریت ایشان مطلوب شمارا بیست و دو روز شده که دفتر را برده
 رفته آید و آن در میان چنین وقف ما پورا خطا نوسناده، ہمہ ہای برسند۔
 باید کہ بہ دیدن خط فریت تولید در حسین قائم بودیم۔
 جدائی خرابی و برادر و ہمیشہ ہمہ برای فرزندی کند و والدہ را خون درم
 شدہ از خوردن و نوشیدن بند محتاج ہمہ برای فرم فرم۔ بنا بران بہ زودی
 خبر دفتر باید فرستاد، واللہ در عاقبت دامن گیر خواہد شد۔ بہ حسین دعا
 برسد۔ شب و روز مرگردان می مانم۔ تصدق رسول خدا، دیر نکند کہ
 صورت لوثہ بیم۔

فضیلت پناہ کمالات دست گاہ اخوند صاحب مہربان سلامت
 حق ارادہ موافق وعدہ می داشت لیکن ارادہ اللہ سبحانہ چنین
 بود کہ امروز و فردا یک کارے بظہور آمدہ انشاء اللہ تعالیٰ بروز جمعہ دران
 کار یکے باین مقرر است خواہم کوشید۔ والسلام۔
 پیر صاحب تسلیات موقوف باد۔

برادر عزیز زای قدر ملان تیر و لعل خان بغایت باشند -
 از جانب عبدالعزیز خان بعد از سلام واضح باد الحمد لله والمنة که
 ادوات اینجا بفضل الی مستوجب شکر - و خیریت آن برادران مشب و روز
 قرین حال خط در جواب فرستاده بود رسید و کیفیت سدره معلوم گردید و بعد
 ازین ماه دردی رس لعلش ارقام یافته معلوم شد - یعنی که مدرس مراع
 دارد هر گاه مراع بدست آید - همان وقت بما اطلاع دهید که از گرفته آید -
 و شماره برالودی اینجا ^(کذا) لعل خان را می فرستاده باشد از خبر گری غافل
 نه شوید و اگر فتح خان آمده باشد، زود بفرستید که موجودات ما بان بران موقوف
 است - هر گاه می آید - موجودات ساله ^(کذا) می شود واحد موجودات از سرکار
 رسد - یعنی که بمشارالیه بگویند در مک عالی سرکار که از اینجا در آمده شد
 در پست ابرام برد ^(کذا) اینجا قرآن شریف آن برادر و سراسر
 در جان یکجا بود الا هر دو مانده و کافی اسباب از نمک حرامی نوران دل دران
 نامد ^(کذا) و یعنی که صراسان اینجا از سا هر کار و غیره تحقیق کرده
 مفصل بنویسد که خاطر جمع و اینچنین از سمت خود لعل آید - حالا
 تلاش مبلغ با ^(کذا) هر گاه چیزی مبلغ که بدست آید رخصت گرفته
 برای بیماری و سرانجام در پیر ^(کذا) خواهیم رسانید و حالا از بی اسبابی مسطور
^(کذا) همان اگر چیزی سس ... اسباب ... معلوم ... و این تشکر
 کرمه سعک بار در دیده کوشش برده بشب آشکار کرد - باعث بدحاری شد ^(کذا)

حاجی محمد رسول را معلوم باشد که غلاف حضرت بدرینه که نزد محمد است
 اگر چهار پنج روپیہ می دید البتہ خرید کرده بیارند، توقف نکنند و برای میرزا
 یک عدد عینک و یک عدد ششوزہ و کتاب موسی نامہ و سفینہ الاولیاء
 خریدہ بیارند. مبلغ خرابم داد. و برای میر احمد و نظر احمد و سید احمد و لوطی
 خورد خریدہ بیارند، تاکید کنید دانید -
 اگر ملا خستحال (خوش حال) می آید، همراه آرند و اجناس که نزد شما
 است فروخته مبلغ آرند و لوریا که در خانه اند و یک دیگر خریدہ ضرور آرند
 و آنچه اجناس فروختنی باشد که آورده نمی آوانند. چنانچه پانگ و غیره و صندوق
 نیز همراه آرند.

خدمت میر صاحب جو قبیلہ دو جهان از جانب حاجی بی بی و والدہ میر علی
 و میر احمد بزرگی رسانند. از جانب حاجی بی بی عابدہ خانم عرب خانم
 اللہ یار خان، محمد عظیم و مادر محمد عظیم زبیدہ و قبیلہ محمد طاہر جانی خانم،
 جلال بیگ خان صاحب مرزا خان جو را سلام رسانند. نور نسوا خانم بزرگی
 رسانند.

قصص الانبیاء که نزد آن برادر است، ضرور همراه خود آرند.

افوند صاحب مہربان فیض بخش فیض رسان میر مناقب صاحب

واخوند محمد سلیم صاحب ازین جانب بہت تسلیات و تعظیبات بہرین
 دست قبولی باد بالنون والحمد۔ بعدہ اُنکے بیزہ محتاج دعائے انفاہا
 است، بدعا یاد آورید۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر خواست خدا نجیب خان
 ہم پہلی تو دی آید۔ بدین صاحبان میرسم۔ از طرف مایان بلا نظر سید
 ہندگی ما رسانید۔
 زیارہ والسلام۔

۱۶۶

میر صاحب مشفق مہربان سلامت

از جانب حاجی امان (امان) بعد سلام واضح بلا چون یک تہان
 قیمت سوا دو روپیہ مصحوب متباد کچھ خان فرستادہ بود صاحب نوشتہ بود
 کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد اُنکے ملا امان خان نوکری پر خوردار حافظ عبدالرحیم
 کردہ (کذا)۔ چون رفتن بیزہ یکا یک جلدی بظرف آلونکہ ستدہ است
 خدا دوہیر..... انشاء اللہ تعالیٰ روانہ خواہم شد۔ دیگر... صاحب را
 نوکری اخوند جاسم (کذا) خیلے... برای پر خوردار... بہرکہ خواہد
 فرمودہ دو روپیہ خواہد رسانید۔

البتہ دو روپیہ را روغن بیارند۔ از حافظ عبدالرحیم و حافظ یار محمد
 سلام ہندگی برسد۔ برای ساکو (کذا) فرمایش نمودہ اند۔ اگر اتفاق شود البتہ
 یک روپیہ را برای اینجانب بیارند۔ زیادہ چہ۔
 از قاضی محمد اتروف سلام برسد۔ اگر دو روپیہ را روغن آرد فریادہ خواہد
 فرستاد۔

دادا جی صاحب مشفق مہربان امیدگاہ قدردان سلمہ ربیہ
از بندہ محمد عجب بعد عرض عبودیت و بندگی معروضی رای توستید ^{اجلا}
می دارد۔ در اینجا خیریت است و خیریت آن مشفق مہربان ^{قدردان} کیل و نهار از
درگاہ رب المعبود خواہان و مستعدی است۔ بندہ بے رخصت آن صاحب
درین طرف آندہ بزبان مبارک فرمودند کہ از شمار حبیبیا (کذا) جاگرم
می دہانند۔ چون چار رسیدیم از رام فان زر و مول نیافتم۔ بر خذر خان
(خضر خان) تنخواہ دادید۔ چنانچہ نزد خذر خان رسیدیم جواب دادند
کہ یہ بنارس بیائید از اینجا زر شمارا می دہانم۔ اگرچہ یہ بنارس ہم رفتیم
لیکن از اینجا ہم زر نود و مول نیافتم مبلغ یک صد و چار روپیہ بر خذر خان
طلب این کسی برآمد۔ بنا بران ^{سعد و شاد} شد۔ مبلغ مذکور از خذر خان
اللہ مرار ^{بگیرند} بالفضل در بندر صورت رسیدہ ام ^{بگیرند}
برائے ہمیں کار کہ در پیش است درین تردد ام۔ اگر ام خان در صورت
سنیہ کہ در اوقات ہستند بہمان جا رفتہ بخدمت آن مرشد جاودان
خواہند رسید۔ با ملا میان اخوند میان سلیم جیو کہ مدارات و لوم خواہند
فرمودہ گویا بر این بندہ عنایت فرمودند بیچ چیز از طعام یا پوشیدن پارچہ
سواح اگر زمین فراید امید رعایت فرمائند۔ اگر خواہد شنید
کہ بر فرودار محمد سلیم مدارات و رعایت از ان مرئی نہ شدہ این نیازمند
آزودہ خاطر خواہم شد۔ و از ملاقات ہم محروم۔ بر فرودار درگاہی خان
و رسل خان و رحیم دادقان و نظام خان و عظیم خان دعا میرسد۔

خوبیاد خان و رسول خان و رضا خان و جمیع حاضران خورد و کلان سلام
برسد - بخدمت خذرفان (خرفان) و جمال خان و الورخان و جمیع
یاران سلام برسد - ازین ملک رخصت شده از بنارس در بندر سورت
رسیده ام - در دلداری ایجا رسیده براد..... خواهم کرد -

۱۶۸

حقائق و معارف آگاه شاه نور الله در ویش از قدیم الایام به
این مخلص رابطه خاص مستحکم بدرب کمال دارند - چنانچه کاره فردری در پیش
است که تفصیل آن رو برو آن مهربان شاه موصوف اظهار خواهند
نمود - امید که توجیه بلیغ نموده بموجب اظهار خط برنجیب الدوله بهادر نوشته
عنایت سازند - و درین مقدمه هر چند که سعی موفوره خواهند فرمود، کار متوقع
خواهد گردید و نیز رضاندی کمال این دوستدار است که عند الله اجر عظیم و
عند الرسول صورت جمیل خواهد شد -

۱۶۹

اخوان صاحب جناب بهائی حافظ نور جیو سلمه الله تعالی
بنده رکن الدین بعد ابراز لوازم نیاز سلامت مندی بتقدیم رسانده محمود
رای گردانیده می آید - محبت خان میرسد - باینکه از حضرت صاحب قدموس
گذاشده دهند و همیشه از مهربانی نامه مرزازی فرموده باشند - زیاده چه -

عبداللہ خان جیوسلمہ اللہ تعالیٰ

صاحب و قبلہ مہربان مشفق قادر دان کرم فرماے نیاز مندان
از صوبہ کمال خان بعد از بزرگی و سرافکندگی و اسفح راے شریف
باد از طرف ملا داکو و اخون امین بزرگی برسد۔

آدم را بخدمت شفا فرستاده بودم۔ تا ہنوز نہ مبلغ رسید و
نہ آدم آمدہ۔

بندہ در این جا در آزار گرفتار بودم، و زخم دارم و چیزی
برای خوردن و پوشیدن ندارم و قرض دار شدہ ام۔ مشفق خود
دانستہ، طلبیہ بودم و در مراد نگر سکونت دارم۔ و قرض شمانہ
خواہد ماند۔

بسبب قرض در بند افتادہ ام۔ عند اللہ و عند الرسول آدم معبر
شیخ اللہ یار را مکر بخدمت روانہ نمودہ تر صدکہ مبلغ چہار روپیہ
قرض بدست مشارالیه رسول دارند کہ بندہ خلاص شود۔

پس و پیش زود ادا خواہم کرد۔

ضرور ضرور آدم را چیزی دادہ زود رخصت فرمایند۔ سوائے
یک روز معطل ندارند کہ رہائی شود۔

و مدام مسنون احسان خواہم ماند و قرض شتاب ادا خواہد

شد۔
اگر آدم سابق را چیز سے دادہ باشند اطلاع بخشد کہ درین
جا گرفتہ شود۔

و جواب این خط نوشتہ خیر اندیش را سر بلند دارند۔ زیادہ
ازین چیز تاکید رود۔

ایام مخلص فواری مدام باد۔
درین وقت منکی باید کرد کہ تمام عمر احسان مند عوام
شد۔ و قرض واجبی ادا خواہد شد۔
والسلام۔

حضرت صاحب قطب الدین بیومد اللہ ا جلالہم ، مرشد حقیقی
 ربی ، حقیقی سلامت ۔

کمترین نعر الدین تعظیم و بزرگی و قدوسی معروض بجانب ملازمت
 آن فیض باب می گرداند از آن روزی که از خدمت فیض موسبت آن قبلہ
 حاجات و کعبہ مرادات این غلام بہ اعتقاد تمام مہجور و دور گردید
 شب و روز دل نیاز منزل بہ گرای خدمت آن قدوة الکاملین در
 حضور می ماند۔ اما لاچار۔

باقی شب در روز اید از آنجناب این است کہ ہرگز ہرگز
 از نوازش و یاد دلی و دعا تغافل نخواہد فرمود ۔

این کمترین طلقہ بزرگی در گوش دارد۔
 واگر در باب طلب این غلام ایمانے گردد تا قدم از سر ساخته
 بہ گرای خدمت مشرف شود۔ تا این چنین کرم نہ فرمایند دل از ظرف
 بر فاسدہ شود۔

زیادہ بجز بزرگی ۔
 و از ائمہ خاں سلام نیاز انجام و بزرگی با تمام نیاز زندگی
 مقبول فرمایند۔

مشفق مہربان عواطف والطف نشان ملا محمد فاروق
سلمہ الرحمان۔

از خیر اندیش حاجی عبدالخالق بعد تسلیمات شوق آیات و
آرزو سے ملاقات بہت سمات مشہود فقیر سیر فینن تخمیری گرداند
درین جا بسبب قحط غلہ و انداد وجوہ روزگار بر مردم قیامت
و اوویلا می گذرد۔ چنانچہ اسباب گذران بندہ نیز علی ہذا القیاس
بنا بران صاحب را مشفق و مری خود دانستہ متصدع می گردد۔
پروانہ ہشت آنہ یومیہ این جانب بر ماہ نگینہ کہ از مدت مدید
بہ سبب ضعف پیری و ناسازی نزد فقراست، آن را درین
رقیمہ ملفوف ساختہ در خدمت آن شفقت و مرحمت دستگاہ
ارسال داشتہ، امید از کمال خوبی ہا و آشنا پرستی ہاے آن صاحب
این است کہ بفقیر زادہ بسیار لوجہات و سعی کامل بذول داشتہ
یومیہ بندہ جاری فرمایند کہ موجب غایت احسانہا و باعث
دعا ہاے بہبودی ہاے ظاہری و باطنی خواہد بود و دیگر ہر چہ برہی
باشد، ازاں ہم عدول نخواہد شد۔
والسلام۔



ادوح (دیبر) میں ملاً محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس۔



مزار حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان مرحوم، جو ملاً نسیم کے
مزار کے مشرق میں دو فٹ کے فاصلے پر ہے۔ مغربی
جانب ملاً محمد نسیم کے مزار کا ایک حصہ بھی نظر آ رہا ہے

(۲)

باب نهم

مشمول بر بیست و هشت مکتوبات بنام خوانند

محل نسیم

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتی

بنام اخوند ملا محمد نسیم

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۵ھ) کے چار غیر مطبوعہ مکتوبات یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلے مکتوب میں ملا محمد نسیم کے عنایت نامے کے پہنچنے کا ذکر ہے کہ اس کے ساتھ ایک تبلیغ اور نافہ شک بھی موصول ہوا۔ دوسرے مکتوب میں ہے کہ ملا سردار کے ساتھ ملا محمد حنیف اور ملا زبردست بھی آئے تھے لیکن موخر الذکر دو حضرات دجن میں سے ایک ملا محمد نسیم کے خسر تھے (پانی پت سے رام پور چلے گئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ حضرت منظر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ صاحبہ کئی سال تک پانی پت میں قیام پذیر رہیں اور اب پھر ماہ سے دہلی میں ہیں۔ یہ بھی ہے کہ مرزا شاہ علی (دا) (حضرت منظر کے بھتی) عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بڑے صاحبزادے میاں بداری پیرے پاس ہیں اور چھوٹے صاحبزادے میاں نظامی اپنی والدہ کے ساتھ عظیم آباد رہتے ہیں اپنے ماموں کے یہاں ہیں۔ صاحبزادی ایمنہ کا عرصہ ہوا نکاح کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ شاہ علی کی دوسری بیوی سے جو بچہ تھا

۱۔ اردو مکتوبات کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ شاہ علی ان کا (اہلیہ کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے

وہ اور اس کی ماں بھی فوت ہو چکی ہے۔ اسی مکتوب میں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ ۱۲۴۰ھ) کے متعلق ہے کہ وہ مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے بڑے صاحبزادے احمد اللہ المتوفی سنہ ۱۱۹۸ھ) اور دوسرے صاحبزادے صبغۃ اللہ بھی عرصہ ہوا کہ فوت ہو چکے ہیں

تیسرے مکتوب کے آخر میں حضرت قاضی صاحب کی مہر سنہ ۱۲۱۶ھ کی لگی ہوئی ہے (۱) اور ملا سردار کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دو سال سے یہاں ہیں اور بدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکتوب نمبر ۲ جس میں ملا سردار کی آمد کا ذکر ہے سنہ ۱۲۱۴ھ کا ہوگا۔ اسی مکتوب میں ہے کہ احمد شاہ در درانی (۲) کی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا لیکن اس مسلمانوں کو زیادہ ضعف ہو گیا، کیونکہ مسلمانوں کے سردار منتشر ہو گئے اور سکھوں نے لاہور کے علاوہ سر ہند پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں کے مزارات کو بھی توڑ دیا۔ اب سنا ہے کہ شاہ امان اس طرف جہاد کی غرض سے آنے والا ہے۔

اس کے بعد ہی پوچھا مکتوب لکھا گیا ہوگا جس میں ملا سردار کا ذکر ہے کہ وہ دو سال تک یہاں رہے اور صاحبزادہ دلیل اللہ سے کتابیں پڑھیں۔ یہ بھی ہے کہ اب ملا سردار وطن جارہے ہیں

۱۔ فارسی مکتوبات کے صفحہ ۲۳ میں کہ قاضی صاحب ہمیشہ ہر آج پاس رکھتے تھے

۲۔ درانی کو در درانی لکھا ہے۔

تا کہ شادی کریں، آپ انھیں توجہ دیں۔ وہ چار مکتوبات یہ ہیں:

۱۷۳

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين
 مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 سلامت فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہما
 و اشتیاق ملاقات بوقت آیات کثیر البرکات واضح راے گرامی می گرداند۔
 الحمد لله کہ فقیر معہ متعلقان بخیر و عافیت است، و بہ دعائے ترقیات درجات
 و کثرت برکات صاحبان مشغول و از کثرت گناہان خایف و با آخر رسیدن
 عمر و ضایع شدن آن در امور لاطائل نام و پشیمان و بدستگیری کردن صاحبان
 بہ دعائے حسن خاتمہ و مغفرت ذنوب ملتجی است اعینونی یا عباد اللہ
 الصالحین بالدعاء یغفر اللہ تعالیٰ لی و لکم ویرحمنا اللہ
 تعالیٰ و ایاکم۔ عنایت نامہ سامی معہ سہ و نافہ اشک رسیده بر سر و چشم
 ہر آدم بحق تعالیٰ بہ این الطاف و مہربانی با سلامت دارد، و ملاقاتہائے
 مستوفی باہم در فردوس اعلیٰ و دار الوصول المعلیٰ بپس آرد۔ و ما ذلک
 علی اللہ بعزیز، و الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد البشیر
 المندیر و علی جمیع الانبیاء والمرسلین و علی الملائکۃ المقربین
 و علی آل محمد واصحابہ اجمعین و علی جمیع عباد اللہ الصالحین
 بر خود داران گرامی قدر محمد حبیب و غلام محمد و غیرہما و والدات شان و جمیع
 یاران طریقت و محبت سلام مطالعہ نمایند و بر شریعت و طریقت و
 محبت مشایخ مستقیم باشند۔

۱۷۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْ
خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

اخون صاحب شفق مہربان اخون ملا محمد نسیم جو سلمہ ربہ سلامت بعد از
سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بہوت آیات مطالعہ فرمائندہ الحمد للہ
کہ فقیر نجیریت ست و محمد دلیل اللہ و محمد صفوۃ اللہ سپر مولوی احمد اللہ مرحوم لفضل
الہی نجیریت اند و مولوی احمد اللہ مرحوم و محمد صبغۃ اللہ مرحوم از بد تہا رحلت کردہ
بودند۔ شہیدہ باشند۔ بی بی صاحبہ والدہ مرشدہ اہلیہ حضرت ایشان شہید رض
از چند سال در پانی پت تشریف می داشتند حالاً از شمس ماہ در شاہ جہاں آباد
تشریف می دارند۔ مرزا شاہ علی رامت مدید شد کہ رحلت کردند۔ دو لیر گذاشتہ
اند۔ یکے میان مداری در پانی پت در فقیر خانہ تشریف دارند۔ و میان نظامی سپر
خورد ایشان مع والدہ خود در عظیم آباد پٹنہ نزد خال خود بہتند و بی بی ایمنہ دختر
مرزا شاہ علی از مدتی نکاح کردہ دادند۔ دو لیر خورشاہ علی کہ اہلیہ دوم بود فوت
شدہ و مادر او ہم نیست و از یاران حلقہ میان محمد مراد صاحب و مولوی
غلام علی صاحب و میان عبدالباقی صاحب و میان محمد احسان صاحب نجیریت
اند۔ و میان محمد احسان در رام پور اند۔ و دیگر صاحبان در شاہ جہاں آباد۔ مولوی
غلام صاحب بر مسند ارشاد شمسہ اند۔ عالمی از ایشان مستفیدی شوند۔
مولوی محمد صدیق صاحب از مدتی رحلت کردہ اند، ملا محمد حنیف و ملا زبردست
و ملا سردار صوفیان آن مہربان نجیریت بے نہایت رسیدند و خط آل مہربان
سایندند از ادراک احوال تشریف بسیار خوشنودی حاصل شد۔ الحمد للہ

کہ بر مسند ارشاد نشسته عالم را منور ببازند، فقیر را ذر وقت صافی بہ دعای حسن
خاتمہ یادی آورده باشند و بودن چہار سپر و سہ صبیہ و دو مستورات ہم معلوم
شد، و ملا محمد حنیف و ملا زبردست از پانی پت بطرف رام پور روانہ می شود،
راہ شاہ جہان آباد منظور است، ارادہ شاہ جہان آباد نہ کردہ اند۔ اگر فرصت
می یابند بر اے مزار حضرت ایشان از رام پور بہ شاہ جہان آباد ہند رفت
والا ارادہ وطن خواہند کرد۔ عرضی دہلویاے مصلی و سہ شک نافہ و یک
کاسہ چوبی و سہ تسبیح زیتون کہ بر اے والدہ مرشدہ تحفہ فرستادہ بودید
ملا محمد حنیف نزد فقیر گذاشتہ روانہ رام پور شدند۔ عرضی واجناس تحفہ
نذکرہ ہر گاہ کہے معتبر روانہ دہلی خواہد شد، بدست او فرستادہ خواہد شد
و دو تسبیح کہ بہ فقیر فرستادہ بودند رسید۔ ملا سردار چند روز در پانی پت نزد
فقیر ارادہ اقامت دارند۔ بعد ازین باید دید، از طرف محمد دلیل اللہ و محمد
صفوۃ اللہ سلام و نیاز مطالعہ فرمائید۔ محمد صفوۃ اللہ بفضل الہی کتابہا
سرف و نحو خواندہ است۔ حال کتاب ہاے منطوق می خواند۔

الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد
وآله واصحابه اجمعين

اخواند صاحب مشفق مہربان اخوند بلانسیم صاحب سلامت۔ از
فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت و اشتیاق ملاقات بہت واضح
رائے گرامی باد، دو سال شدہ کہ خط آن مشفق مصحوب سہ کس از طالب علم
کہ یکے از آہنہا ملا سردار بود و یکے خسر شہا و یکے مرد دیگر رسیدہ بود و از ان
خط خبر صحت مزاج گیری حلقہ دریافت شدہ بود و شکر الہی بجا آورده بود۔

حق تعالی با صحت و تندرستی و جمعیت ظاہری و باطنی مشغولی به طاعات و
 ترویج طریقہ علیہ احمدیہ مجددیہ حسنا اللہ تعالیٰ بہ اسرار الہالی با داراد، دوس
 از انہائیک دور زمانہ بہ طرف رام پور رفتند، بار احوال شاہ معلوم نیست
 و ملا سردار از دو سال در این جا تشریف دارند، و بخریت ہستند، در تحصیل
 نسبت علیہ و خواندن ہدایہ و مشکوٰۃ مشغول اند، بخریت ایشاں بہ اقربا
 ایشاں باید رسانید۔ فقیر مع توابع بخریت است لیکن از علیہ کفر تنگ دل
 سابق از مدتہا در ہندوستان اسلام ضعیف بود و مدتی کالت روافض
 و تشویش آسیب سکھان بود و از قریب دہ سال تسلط مرہٹہ است، چند
 دہ وجہ دنیا داری چندان اذیت نیست، اما ظہور رسوم کفر و مغلوبی مسلمانان
 در ویشاں را بسیار ناخوشی دارد۔ بادشاہ اسلام و لشکر مسلمانان توفیق
 جہاد و اعلا کلمۃ اللہ ندارد، ظاہرا با ہم در مسلمانان خرخاری است، سابق چند
 بار احمد شاہ در درانی خدایش بیامردا در ہندوستان آمد، بہ مسلمانان ضعیف
 تصدیع رسید و بیخ بندہ بیت نہ شد سرداران مسلمان بر ہم شدند و ملک لاہور
 و ہند در تسلط (۱) سکھان رفت۔ مزارات حضرات را شکستند و ہیا چہا کردند
 بیخ تدارک نشد، حالا سموع می شود کہ شاہ امان بہ ارادہ جہاد این طرف
 می آید۔ خدا کند کہ مسلمانان تصدیع نہ کشند و کفار مستاصل شوند و علیہ اسلام
 و عزت مسلمانان بہ ظہور آید۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

بہر: شاہ اللہ
 ۱۲۱۶ ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ

تَعَالَى عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

افوند صاحب شفق مہربان افوند ملا محمد نسیم صاحب از فقیر محمد ثناء اللہ
 پانی تہی بعد از سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بہریت مطالعہ فرمایند
 الحمد للہ کہ فقیر بخت بہریت است و بخت سالی مدام مطلوب بحق تعالی شمار سلامت
 دارد و بہ مسند ارشاد متمکن دارد و مسلمانان را از برکات شما بہرہ ور دارد
 بہ سبب بعد مسافت و عدم سلوک نامہ بران از طرفین در ترقیم خطوط ہم قصور
 است، ناچار دو سال کامل شدہ کہ ملا سردار و غیرہ سہ کس از طرف
 آمدہ بودند و نامہ گرامی رسانیدہ بودند۔ دو کس از ان برام پور رفتند باز بخدمت
 رسیدہ باشند جواب نامہ نامی بہ دست آنها فرستادہ بودم و شاید کہ بعد
 از ان ہم بہ دست کسی دیگر رونده آن طرف خطی فرستادہ بودم شاید کہ رسیدہ
 باشد۔ ملا سردار دو سال درین جا تشریف داشتند تحصیل نسبت باطنی
 ہم بہرہ در ارادہ الہی بود کردند و از کتب شریعت نزد برخوردار دلیل اللہ
 شرح وقایہ و بعضی ہدایہ و بعضی مشکوٰۃ شریف خواند، مردے خوب است
 فقیر را از نشان راحتے دست و نسبت علمی دارد بحق تعالی اورا از کشف و شہود
 نسبتے دادہ است، این ہم غنیمت است، این قدر دریافت می کند کہ این قدر
 وقت کہ این جا صرف شدہ را لگان نہ رفتہ۔ حالا شوق وطن اورا غالب آمدہ
 بخدمت شریف می رسد، انشاء اللہ تعالی سنت نکاح ہم ادا خواهد کرد۔ بر آ
 کسب طریقت بخدمت شریف حاضر خواهد شد، برادر ہم قوم و ہم وطن

حقان اولی از شرف و شرف و شرف
 ز غنیمت است از غنیمت و غنیمت
 که انچه در دست نه از جا و وطن
 از یکجا برونه حاله شرف
 اولی غالی است از غالی و غالی
 می رسد از اساء الله و طریقه
 هم از او بود که وی از کرب
 بخت شرف جاسوس خوانده
 بر یوم و یوم و یوم و یوم
 رطبه بد آنکه زین را از شرف
 هموز و هموزین میایی طریقه
 شرفت کار او مدول و مدول
 و نوجوب در تکمیل و تکمیل
 دارند حق میانه و میانه
 نوجوب است از نوجوب و نوجوب
 همه کمال است از همه کمال
 و سب کند از کلمات و کلمات
 و او وفا میکند و وفا میکند

عکس مکتوب از قاضی محمد شاد الشهبالی پتی ، صفحه ۲

(شما) است و با فقیر ربطے پیدا کردہ زیادہ از شفقت قدیم ہم قوی و ہم ضعیف
 پیاس خاطر فقیر شفقت بحال او بندول فرمایند و توجہ در تکمیل مشارالیه
 مصروف دارند۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بہ بین توجہات ساعی مشارالیه را جمیع
 کمالات مجددی بہرہ تمام نصیب کند اگر حیات من داد و فاقی کند و تقدیر
 مساعدت می نماید، شاید کہ مشارالیه باز ہم بر اے ملاقات این عاصی بیاید و
 مشفق من در وقت خاص بعد تہجد در حق این عاصی دعا کند کہ
 اللہ تعالیٰ بقیہ عمر از معاصی و مظالم محفوظ دارد، و حسن خاتمہ نصیب گرداند
 کہ عمر باخیر رسید و مرگ بر سر آمد، و توشہ آخرت بدست نیاید، مگر آنکہ
 اکرم الاکرمین دستگیری نماید۔

۱۷۷

مکتوب اہلیہ حضرت مظہر بنام حضرت نسیم

(یہ مکتوب حضرت مظہر کی شہادت (۱۹۵۵ء) کے بعد لکھا گیا
 اسی کے آخر میں حضرت مظہر کی اہلیہ کے تئیں صاحبزادے شاہ علی
 کا بھی ایک مختصر رقعہ ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین
 اصطفیٰ۔ اما بعد از اہلیہ حضرت شہید رضی اللہ عنہ انجوی اعزى محمد نسیم صاحب
 سلمہ ربہ۔ بعد از دعا و سلام مطالعہ نمایند کہ تاریخ ششم جمادی الاول ۱۳۷۵
 رسید مطالعہ آن موجب تسلی گردید، حق تعالیٰ ان برادر را راہ قوت ارشاد و
 علم ظاہری زیاد تر عنایت فرماید۔ امداد و استعانت حضرات ہمراہ شمار مردم ارت

زیرا کہ شمایا دگار آن جناب قدسی مآب اند، وانشاء اللہ تعالیٰ از دعوات ترقی درجات
غافل نیستم۔ وجمع خورد و کلاں دعا و سلام مطالعه نمایند۔ والسلام علی من اتبع
الہدیٰ۔ و ملا عبد اللہ نیز دعا و غیر مطالعہ نمایند۔

رقعہ شاہ علی بنام حضرت نسیم

بعد حمد و صلوات از فقیر شاہ علی بعد از سلام سنت اسلام مطالعه نمایند
کہ مضمون رقمہ واحد است و در ماہ ربیع الاول ملا نور محمد جو بیمار ص تپ دق از
دار الفنا بدار البقا رحلت نمودند۔ جز صبر چارہ نیت اناللہ وانا الیہ راجعون۔
و فقرہ را بقدر اشتیاق خود مشتاق دانند، و ملا عبد اللہ صاحب بسیار
بہ اشتیاق تمام سلام خوانند، ہر کہ باشد از خبر برسان یک بیک را سلام
برسان۔ و سلام و الکرام۔

مکتوب والدہ ماجدہ حضرت نسیم بنام حضرت نسیم

(یہ مکتوب ملا نسیم کی والدہ نے دہلی بھیجا ہوگا۔ حضرت مطہر کے

اپنے دو مکتوبات بنام ملا نسیم میں ان کی والدہ کے فوت ہونے پر تدبیر

ہے۔ وہ ۱۱۹۰ھ سے کچھ پہلے فوت ہوئی ہوں گی۔)

فرزند دلیند نور چشم قرۃ العیون بی بی بلکہ ازجاں بہتر اعنی ملا محمد نسیم

سلامت باشند۔ ازیں جانب مادر و خواہراں سلام مطالعہ باد۔ بعد ازیں جانب

تا تحریر علیحدہ کجدا نوردی بخیریت است و خیریت و سلامتی آن فرزند شنب و روز بلکہ

اَنَا فَاثَمِي خَوَامِمُ كَمَا اللهُ تَعَالَى دَرَامَانِ خُودِ مَحْفُوظِ بِلِرْدَانَادِ - بِالنُّونِ وَالصَّادِ، بَعْدَهُ مَعْرُوضٌ
 أَنَّهُ شَمَائِلٌ أَلْفُ شَيْئَةٍ مَسْتَقِي بِرَخِيْرِيْدٍ وَأَلْفُ اسْتَاذَةٍ رِدْوَانِ شُوَيْدِ بِمَجْ سَسْتِي وَكَامِلِي دَرِيْنِ
 كَارِ نُوْرِيْدِ - وَأَلْفُ شَمَائِلِ خِيْرِيْ مَعْدَرْتِ خَوَانْدِ كِي كَتِيْدِ وَنَحْيِ أَتِيْدِ، حَالًا بَايْدِ كِهْ خَطِ
 بِدَسْتِ اَدَمِ اَعْتَبَارِي بَايْدِ فَرَسْتَاذِ كِهْ تَسْلِي خَاطِرِ بَايَا شُوْدِ - بَرَايِ هَمِيْنِ كِهْ اِيْنِ جَا
 خَبَرِ هَلْتَشِ رَسِيْدَهْ بُوْدِ وَبَايَا بَسِيَارِ كَرِيْمِ وَرَحْمَتِ حَشِيْدَهْ اَنْدِ، حَالًا بَارِ خَبَرِ سَلَاةِ
 بِمَدَدِ اِيْرِدِي رَسِيْدِ، شُكْرِ اِيْرِدِي بِجَا اُوْرُومِ وَبِمَجْ خَبَرِ سَلَامَتِ شَمَائِلِ خِيْرِيْ مَالِشِ
 لِفَرَسْتِيْدِ، بَسِيَارِ جَمِيْعِيْتِ نَاظِرِي شُوْدِ بِسَبَبِ دَرْمَانْدِ كِي - وَاَلْجَا لَشَمَائِلِي اَيِيْدِ
 بَايْدِ كِهْ مَلَا خِيْرِ مُحَمَّدِ رَا خَوَاهِ خَوَاهِ لِفَرَسْتِيْدِ - اَنْدِ كِ نُوْشْتَهْ زِيَادَهْ دَاوْمَتِدِ - وَدَعَاوِ وَسَلَامِ اَز
 جَانِبِ مَحْمُودِي وَصَا خِيْرَاذَهْ مُحَمَّدِيَا ضِ وَصَا خِيْرَاذَهْ مِيَا مَحْمُودِي عَتِيْقِ وَ مِيَا مَحْمُودِي رَحْمَتِ وَ
 مُحَمَّدِ تُوْكَلِ وَ عَلِي شِيْرِ وَ جَمِيْعِ صَا خِيْرَاذَهْ كَانِ اَوْجِ مَطَالَعِهْ بَادِ -

149

فَصَائِلُ وَكَمَالَاتُ دَرَسَاتِ كَاهِ حَقَائِقِ وَ مَعَارِفِ اَگَاهِ زَبْدَةُ السَّاكِيْنِ قَدْوَةُ الْعَارِفِيْنَ
 كَلِمَةُ كَلِمَاتِ شَرِيعَتِ بَلِيْسِ بُوْسْتَانِ مَعْرِفَتِ جَامِعِ الْمَعْقُولِ وَالْمَنْقُولِ حَاوِي الْفُرُوعِ
 وَالْاَصُوْلِ اَعْنِي صَا جِي - اَخُوْنْدِ زَاذَهْ جِيُوْدَامِ بَرَكَاةِ - اَزْ جَانِبِ اَحْقَرِ الْعِبَادِ عَاصِي رُوِيَا
 سِيْدِ غَلَامِ تَعْلِيْمَاتِ بِلَا غَايَاتِ وَتَسْلِيْمَاتِ بِلَا نِهَايَاتِ بَلْ كِهْ هَرْدُو دَسْتِ پَسَرِنَهَادَهْ بَرَانِ
 ذَاتِ سَامِي صِفَاتِ بَصِيْحَةِ خِيْرِيْ نِيَازِ مَوْصُوْلِ وَ مَعْرُوضِ بَادِ -

بَعْدَ اَزْ دَعَاوِ وَسَلَامِ خِيْرِيْتِ اِنْجَامِ وَ شَرْحِ شُرُوقِ لِقَاوِ مَلَا قَاتِ كِهْ حَدِ بَايَا نِ وَ
 بِيَا نِ نَدَارُو - مَعْرُوضِ اَنَّهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِيْنِ عَاصِي دَرْگَاهِ بِسَلَخِ شَهْرِ صَفَرِ دَاخِلِ خَانَهْ خُودِ
 لِهْ دِيْدَهْ وَ دِيْدِيْنِ وَ زِيَارَتِ حَضْرَتِ بِيْشِ اَلْمَدِيْنَةِ رُوْمِيَّةِ مِيَا رَا كِهْ مَشْرُوفِ شَدْمِ - وَ جَمِيْعِ
 تَبَرِكَاتِ حَضْرَتِ مَلِكَةِ عَظِيْمَةِ وَ حَضْرَتِ مَدِيْنَةِ مَنُوْرَهْ زَاذَهْ هَمَا اَللّٰهُ تَعَالَى لَهَا وَ تَكْرِيْمًا بِدَسْتِ

دارنده رقیمة فرستاده ام خوابدی دهند - تبرکات مذکوره برین موجب است تبرک مکه معظمه
 سه مرتبه هفت روز در آب زمزم نهاده شد - که آب خوب جذب کند - ملک و شکر تری ایضا
 به آب زمزم تر شده و هر سه چهار پنج مرتبه داخل حضرت بیت الله شده و به در و دیوار
 درون و بیرون حضرت بیت الله و حجر اسود و کون یانی و عراقی و تحت المیزاب و به مقام ابراهیم
 علیه السلام و در گنبد مولی رسول الله صلی الله علیه و سلم خصوصاً بر آن موضع شریف
 که قول آن صاحبان بر آن مکان شریف شده داخل و مساس شده - در زیارت حضرت
 بی بی خدیجه رضی الله عنها نیز مشرف شده - تبرکات حضرت مدینه منوره - زائر که رسول
 به همراه نان خورده اند - نان خاک شفا گرد فرس مواجه رسول الله و روضه مبارکه
 که در شان او حدیث وارد شده **مَا يَنْبَغِي بَيْتِي وَمِنْ بَيْتِي مَا وَضَعْتُهُ مِنْ بَابِ يَافِضِ**
الْحِجَّةِ و داخل پخره مبارکه دو بار بشویند - به استقامت و مقم رجب المرجب و به دوازدهم
 ربيع الاول که اهل مکه معظمه و حجه و اهل بغداد و بصره و دیگر جوانب برای یافتن می آیند
 و بهتر از زلال رت - نزد دعاستون و بآب دوازدهم ربيع الاول نیز خاک شفا و گرد
 فرس مواجه و روضه مبارکه مذکور شده اند تر کرده ایم **عَجْوَةُ الْبَنِي كِه** اسم آن خراست
 که رسول الله صلی الله علیه و سلم در همه اجناس خرابیها اختیار کرده می خورد و همه تبرکات
 مذکوره داخل در پخره مبارکه رسول الله صلی الله علیه و سلم که غیر از چند خواجه خاصه دیگر
 کس قدرت ندارند که بر آن جائے بروند - داخل شده اند و همه پخره مبارکه و به حجاب
 رسول الله صلی الله علیه و سلم و به منبر شریف و به آستانه بی بی عائشه صدیقه و دیگر فوہ
 (نه) آستانه که جائے اجابت است مساس و مالیده شده که همه هفت تبرک شد
 سه تبرک حضرت مکه معظمه و پنج تبرک حضرت مدینه منوره شده بدست دارنده رقیمة
 فرستاده شده - به صاحب مهربان خوابدی رسند - و خاک شفا و باگرد فرس
 رسول الله صلی الله علیه و سلم اگر بیمار درین باشد بقدر دانند در آب انداخته بدین
 و اگر آن مهربانی تواند هم همین طور بکنند -
 دیگر عرض ازان مولانا آن است که در حق بنده همیشه دعا کرده باشند

که قول آن صاحبان بر آن مکان شریف شده داخل و مساس شده - در زیارت حضرت بی بی خدیجه رضی الله عنها نیز مشرف شده - تبرکات حضرت مدینه منوره - زائر که رسول

که اللہ تعالیٰ ایمان این فقیر سراپا تقصیر خطا نہ کند۔ و از محبت دنیا دل بندہ سر دکن
و محبت خود و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فقیر چنان مشغول دارند کہ یکدم از ذکر و
فکر خالی نباشم۔ و شب و روز بہ عبادت و ریاضت و کار آخرت مشغول باشم۔
و باز بہ ہمراہ ایمان و خیریت آخرت بر آن مواضع شریف بندہ مشرف شود و در
جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حضرت جنت البقیع مدفون شوم۔ و خبر خیریت
و سلامتی خود بدست دارندہ رقمہ ارسال نمایند۔ و این فقیر از علایمان خود بدعا
خیر کہ خاص انتفاع آخرت باشد در حق بندہ ہمیشہ کرده باشند۔ والسلام
باقی ایام بکام خود باد۔

احقر العباد سید غلام

۱۸۰

بوالغنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام

علی سید المرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین

عوض داشت بندہ کترین غلام و کترین عقبہ لوسان جناب فضیلت و شرافت
پناه، حقایق و معارف آگاہ غواص بحر عرفان نائب حضرات خواجگان عمدۃ الاتقیاء و زبدۃ
الصلیاء و محدوی مشفق اعنی حضرت اخوندزادہ صاحب جیو صوۃ اللہ تعالیٰ مع من
یحب عن الآفات والبلیات و مع اللہ المستفیدین بطولہ لقائہ و دوام فیوضہ
ہمیشہ بر جادہ شریعت علی مصدرہ الصلوۃ والسلام و ارشاد طریقہ عالیہ نقشبندہ
علی صاحبہا الرضوان والاکرام متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ اینکہ احوال
فقیر ذرہ نظیر مستوجب حمدت و صحت و تندرستی آن ذات یابریکات از در گاہ
نجیب الدعوات مسؤل و مطلوب است۔

ازین جانب بعد از تعظیبات بندگی و تسلیمات سزاگندی معروض راعی
 عالی می گرداند که تبرکات مدینه منوره و کعبه شریفه نزد حقیر امانت آن (بزرگ) می
 بود بدست ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد
 مگر آنکه قصد مصمم فقیر چنان است که تریارت و در خدمت آن صاحب حاضر
 می شوم. اما به سبب خدمت خانه و آزار بدنی که آنکس است مانده شدیم. اگر
 مهربانی حق جل و علا می شود پس از صحت بخدمت خواهیم رسید. و بر جمع یاران
 آن جا سلام معروض باد. و در حق فقیر در اوقات مخصوصه دعا کرده خواهد شد
 زیاده والسلام -

اگر از خدمت دورم بدل شرمندگی دارم

چون قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

شتاق آن قدر که ز تقریر عاجزم : چون گنگ خواب دیده ز تعبیر عاجزم

ازین جانب فراموشی محال است : و زان جانب نمی دانم چه حال است

هر شب دعا می کنم بر خاک می مالم همین

جمع کن بادوستان یا جامع المتفرقین

مگر آنکه بهفت تابی مسواکها و دوسه تابی شانها و سه تابی تسبیح بدست

مشار البیهاں فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد. و از جانب بر خوردا

محمد پسر حقیر غلام آن (صاحب) تعظیم مع السلام قبول فرمایند. و از جانب محمد

مشرف و عبدالقدوس جدید برادر محمد بصر تعظیبات و تسلیمات به حضرت

افونند زاده صاحب جیو و جمیع مستفیدان معروض باد.

برگ سبزه است تحفه درویش : چه کند به نوا همین دارد

عبدالقدوس بنده درگاه

۶

۱۸۱

هو الغنی

ہر صبحم کہ سجدہ بنام خدا کنم اول دعای دولت جمع شما کنم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ

آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین

عرض داشت کمترین بندگان و کبوترین خدمتگاران بجناب فضائل و فواصل
 پناه حقایق و مغارف آگاہ عمده السالکین قدوة العارفین اخوندزاده صاحب جیو
 سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات مع احبابہ و متع اللہ المقبتین بدوام بقائہ ہمیشہ
 بر مسند تدریس و ارشاد متمکن بوده کامیاب دایرین باشندہ آنکہ سرفراز نامہ آن
 ساحی در اسعد زمان و اطیب احوال رسید بسیاد خرمی و خورشیدی حاصل گردیدہ
 ازین جانب بعد از تعظیفات بندگی و تسلیمات سرفلندی معروض رائے خوشید
 ضیای می گردانند احوال این حدود تا حالت تحریر خیر است و صحت و تندرستی مزاج
 شریف عنضر لطیف مدام مطلوب مرغوب است و آنچه آن مہربان نوشته بودہ اند
 کہ عدم اطلاع در مرض طویل شیوہ برادری و مروت نبوده راست است اما بسبب
 گرمی و رمضان و دوری منزل پریشانی و خرج آن سالی صلاح نبود محذوم
 صاحبان خط فرحت نمط کہ مصحوب فضیلت پناہ عبد القدیر اخوند صاحب و ملا
 ولی محمد اخوند صاحب در باب عذر و معذرت فرستاده بودند در زمرہ قبول
 بالمراس و العین افتادہ مسرت و فرحت حاصل آمدہ کہ موجب سرفرازی دینی
 و دنیوی گردیدہ چرا کہ این جانب را معلوم است کہ غم و اندوہ شریک است و جدائی
 متصور نیست و نخواہد شد و در اوقات مخصوصہ بدعای سلامتی ایمان این
 فقیر را یاد آرند امید کہ مقرون با حاجت است و از جانب جمیع باران

و مستغیدان این جانب تعظیبات و تسلیمات بر حضرت اخوندزاده صاحب جیو
 و یاران و مستغیدان آن جا معروض باد۔ والسلام علی من اتبع الهدی و
 التزم متابعت المصطفیٰ علیہ من الصلوٰۃ افضلها ومن التسلیمات اکملها
 و علی آلہ اجمعین۔ زیادہ ایام بکام پاؤ۔۔۔۔۔ سکوت۔۔۔۔۔ صاحبہ درودہ دو آہستہ

حوب اللہ
 عبدہ

۱۸۲

(مکتوب حوب اللہ و محمد قدوس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ الاکبر ہو اللہ الہادی والرشاد
 حضرت مستغان قطب الاقطاب قافلہ سالار شاہ راہہ طریقت والی
 مالک حقیقت ہادی سرگشتگان بادیر ناسوت دریاے خوں خوار نسیم نسیم
 و نسیم نسیم شفیع مطاع بنی کریم۔

کشف الدجی بجماله

صلو علیہ و آلہ

تاج شاہی لولو لالائے تو

بلع العلیٰ بکمالہ

حسنت جمع خصالہ

قبا بادشاہی راست بر بالائے تو

عوض این است کہ دریں جاخیز و خیریت ست۔ و غیر و خیریت اک جناب
 عالی متعالی از درگاہ رب العزت مدام مطلوب است۔ علی الخصوص فقیر حوب اللہ
 و فقیر محمد قدوس بدعا منتظر است۔ امید است کہ از خاطر عاظم شرف فراموش
 نہ خواہد شد۔ زیادہ دعا و سلام بے ثبات مرسل و مقبول باد۔ تھہ کمیگی
 کہ پیر نسیم رنوائے دانہ رسی توتر شوچہ داد نیادہ پرے رب
 دے ستا جمال لوی۔ دیگر زندگی بجناب بی بیان صاحبان و صاحبزادگان

ترجمہ پتو: کیا ہوا جو میں آپ سے دور ہوں۔ آپ کی روشنی مجھے پہنچتی ہے۔ جب تک یہ دنیا
 ہے اللہ تعالیٰ آپ کے جمال کو قائم رکھے۔ (دآین) (از ناقل)

اعنی غلام محی الدین معروض باد۔

شیدائیات حضرت مستغان میاں محمد معین شاہ صاحب جو سلسلہ ربیہ و
میاں محمد نور و ملا محمد نعیم و ملا آخوند سیف الدین و ملا حاجی و میاں صاحب معلم کو دکان
و میاں محمد کاظم و ملا رحمت و شاہ لطف اللہ خاں۔ و ملا جان محمد و ملا محمدی و ملا محمد تقیہ
و ملا دلی محمد و جمیع یاران صحبت و طریقت دعا و سلام بلا نہایت باد۔

۱۸۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت اخوندزادہ حیونہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للذرب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم محمد و آلہ اجمعین ^{الطالین}
 عرض داشت ہندہ کترین بحباب زبدۃ العارفين قدوة السالکین سعادت و
 شرافت پناہ حقایق و معارف آگاہ مجمع الحنات و منبع الفيوضات حمد صفات
 قدسی آیات سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الامراض الظاہری و الباطنی بحمال شفاہ و متع اللہ
 المستفیدین بطول بقائہ و صونہ اللہ تعالیٰ عما لا یلیق بحرمتہ انبیائہ و رزقہ اللہ تعالیٰ
 للدرجۃ العالیہ بیکثرہ احقیانہ ہمیشہ بر مسند تدریس و ارشاد متمکن بودہ سلامت
 باشند۔ از جانب دعا گوئی خمس الاوقات خدمت گار آن ستودہ صفات بعد از تحیات
 و افروہ و تعظیمات متکاثرہ معروض راے مہر انجلاے می گرداندا حوال فقیر ذرہ نظیر موجب
 حمد است صحت و سلامتی آن ذات شریف عنصر لطیف دایم مطلوب و مرغوب است
 اگر از خدمت دورم بدل شرمندگی دارم : دے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم
 گاہے گاہے بہ بوسہ ام بنواز : تاکہ گردم ز عمر بر خور دار

بیت افغانی

لائے تمام ذرہ بادشاہ دے : ذرہ بادشاہ تختہ و کوزہ اومہ
پیارا میرے دل کا بادشاہ ہے - میں بادشاہ کو تخت سے کیوں اتاروں گا

خمیر افغانی

ہنہ یا رچہ خیسٹہ دے تر آفتاب بیخ بہ کلدہ را سر کنڈ کما لہ نقاب
وہ یار جو آفتاب سے زیادہ حسین ہے - چہرہ نقاب سے کب کھولے گا
بیتانہ پہ ذرہ زہیر کما م بے حجاب : یو سبب اوکھی مے مسبب الاسباب
جدائی نے دل سے بے اندازہ مغموم کیا - ایک سبب اے مسبب الاسباب بتادے

چہ تمام ملاقات ووشقی لہ احباب

کہ میری ملاقات دوستوں سے ہو جائے

در لیفہ مدد وے پہ دنیا کین پیدا شوے : اوکھ وے پہ ہسے شان مذہب وے

افسوس میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا - اگر نہ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا،

لکہ حہ یم وہا بھی ان پہ لنبوسوے : شو بہ کرازم پیدا ہسے اور اولوے
جیسا میں ہوں جدائی کے شغلوں سے جلا ہوا - کب تک میں جلا ہوا پھروں گا

چہ سینہ م در دست عمر تنو کبابہ

جو میرا سینہ تمام عمر کیا ہوا

مکرر در خدمت صاحبزاد ہا و در خدمت والدہ ہا حقیقی و معنوی تعظیفات

و سببگی قبول باد - ثلانیاً در خدمت صوفیان خالقاہ و طالب علمان درس السلام و علی

من لدیکم قبول باد -

فقیر محب اللہ

بندہ گاہ
عبدالقدوس

۱۸۲

مَنْ لَهٗ اَنْوَالٌ فَلَهٗ الْكَلْبُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المحلّد الذی زین البینین بحبیبه المصطفیٰ ومن علی المؤمنین
 نبیه المحبّتی علیہ الصلوٰة وعلیٰ آله البررة التقیٰ والنقیٰ
 عرض داشت کترین غلامان و کترین عتبه بوسان محب السّد و عبد القدوس
 کجیاب زبده الفضل و عمدة الاتقیاء مظہر اسرار ربانی محبوب سبحانی حضرت
 اخوندزادہ صاحب جیو ہمیشہ بر مسند ارشاد و تدریس متمکن بوده کامیاب دارین
 باشند۔

بعد از تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافلندی معروض رسے مہر انجلائے می گردانند

احوالات فقیر ذرہ نظیر تا حالت تحریر مستوجب حمد است۔ وصحت و سلامتی آن
 ذات شریف عنہم لطیف مدام مطلوب و مرغوب است تا نیا این کہ سفر از نامہ
 آں منبع الفیوضات کہ نامزد این مسکن بے تمکین نموده بودند۔ بہ ورود آن
 مسبح و مسرور گردید۔ چون درین وقت سموع گردیدہ کہ طائر روح صاحبزادہ
 فضل احمد پجرہ حواس را در ہم شکستہ و کجیاب قدس پرواز کردہ از اصفہار این
 معنی این جانب را حزن بسیار و اندوہ بے شمار روئے داد۔ لاکن بحکم کریمہ انالند
 وانا لہ را چون سوئے از صبر و رضا چارہ و گذرنیت حق جل و علا در حق آن
 صاحبان و پایان مقبول الشفاعت سازد۔ ثالثاً آنکہ یک ہفتہ شدہ کہ خادمہ
 آن صاحب تسلیم حق جل و علا کردہ خلق گرداگرد برائے تعزیت می آیند و با خود
 روضہ منورہ و مرقد مظہرہ را غلظ ظاہر شدہ بکار چونہ برائے ساختن روضہ شریفہ

۱۸۲ صاحبزادہ فضل احمد معصومی المعروف "حضرت جیو صاحب" کی وفات

۱۲۳۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس لیے یہ مکتوب ۱۲۳۱ھ کا قرار پاتا ہے۔

این جانب مشغول است۔ بنا بر آن در آمدن فقیر نزد آن صاحب توقف افتاده۔
 زیاده والسلام والا کرام۔ و از جانب خاکسار غلام آن گلزار عبدالقدوس
 جدید به زبده العارفین و اسوة السالکین جو و نبر محمدوی استادی صاحب جو
 و محمد نسیم و ملا شایرت و سید غلام و حافظ کرم و محمد کاشف و ملا نصرت و جمیع
 آشنایان و طالب العلماء تعظیمات و تسلیمات قبول باد۔ و در حق فقیر
 دعای سلامتی ایمان کند که فقیر ہم می کند۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

۱۸۵

بوالقادر

قبلہ برحق و کعبہ مطلق دام اقبالہ
 از کمترین عاجزان میر محمدی بعد از عرض بندگی آنکه در مدت سہفت و
 ہشت ماہ کہ از نزد مرزا قادر بخش کہ در شہر آمدہ ام اگر ہمیر صاحب میر فتح علی خان
 نسیم نان ہم میر آمدہ یک پارچہ پن ہم می دادند و سوائے (او) درین شہر با علی کس
 تعلقہ ندارم، و شعار بندہ سوال کردن نیست۔ و چونکہ آن قبلہ را بجای حضرت
 خواجہ بہار الدین صاحب می دانم عرض می نمایم کہ ارادہ بندہ در اجیر شریف
 بہت او درین جا مریدان و آشناہے (بے) حد بزرگ من بستند۔ چنانچہ پیشتر
 من درین جا بودم خبر گیری می کردند۔ الحال از فاقہ میرم پس باز قصد کردہ ام
 کہ بروم و زاد خراج ندارم امید کہ اگر بہت رس باشد۔ چیزے راہ خراج بہرہ توفیق
 باشد بدیند کہ جان بخشی خواہند نمود۔ و اگر نزد آن قبلہ نباشد پس از برای من
 این قدر مریدان و معتقدان آن قبلہ بستند اگر ہمہ ہایک یک تنگہ بدیند خراج
 راہ اجیر خواہد شد۔ و سوائے این دو صورت اگر در بہرت پور کسی از خواجہ سربان
 نواب وزیر آشناہے یا خادم آن قبلہ باشد یک خط سفارشی نوشتہ بدیند کہ ایشان
 را تا اجیر رساند ازین سبب عزم کردہ ام کہ اکثر آدمان خواجہ سربان نزد شاہ قطب الدین

بہ ناٹوری روند۔ درین خط ہم باید نوشت کہ ایشان را تا امیر رساند، بندہ بہر صورت
 بیخ ہمار تنگہ از کسی گرفتہ تا بھرت پور برس۔ ہر جہہ بخاطر شریف دستگیری باید
 نمود کہ اگر شما نخواہند کرد بہ کہ گویم، دعا دارم کہ بہ مرزا قادر بخش باز نویسم

۱۸۶

..... کہ بدون از موصولہ تحریر و تقریر است معروض
 می دارد۔ سرفراز نامہ کہ مشتمل بر ملاحظہ فرمودن رسالہ فضل ذکر خفی کہ مرقوم
 قلم نصیب رقم گردیدہ بود، پرتو ورود فرمود۔ از مطالعہ آن ہمیں افتخار بربطک بود
 الحمد للہ علی ذالک حمد اکثر، کہ منظور نظر عالی گردید۔ این خادم دیرینہ را از در
 تصنیف و تالیف کارے نیست، لیکن آن شخص رسالہ در فضل ذکر جہاد عار
 نمودہ کنایہ طعن جناب عالی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ و بہ بیان
 محمد اعظم قدس سرہ نمودہ بود۔ لہذا نسبت غلامی کہ جناب اقدس حضرت مجدد
 و اخلاصی کہ بروح پرفتوح میان محمد اعظم قدس سرہ دارد تاب نیاوردہ بریں معنی
 اور القاب سیریح و شش کہ در تحقیق معانی قرآن مجید بمطالعہ دارد و کتب دیگر را کہ ملاحظہ می نماید
 ازاں استنباط نمودہ در رد او نوشتہ۔

و این تقریر روز منظر موت می باشد و ہر سال در بدن خود تفریح می یابد دندان

ہمہ رحمت - چند کہ باقی طاعت خوردن ندارد.....

۱۸۵ ۱۸۶ یہ دونوں مکتوبات (مکتوب ۱۸۵، ۱۸۶) صاحبزادہ انکم محمد مرآغان
 مرحوم و مغفور کی حرافت کے مطابق حضرت نسیم کے نام تھے اور مجموعہ ہذا میں بھی انہیں
 اسی ذیل میں رکھا گیا ہے۔ مگر یہ دونوں حضرت منظر کے نام لکھے گئے ہیں گے۔ اس سلسلے
 میں قوت کے آخر میں کچھ مروضات پیش کر دی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ نم ۲ (استہارک)۔

ذات والا صفات ابوالبرکات جمع الکلمات بیع المروت معین المجد و
 الاحسان منظر اسرار ارشادات موضع اسرار ربانی مخزن الوار ربانی مرشد حقیقی
 مرفق صدقانی عمده الفضلاء الکرام زبده العرفاء العظام خونده زاده جیو محمد
 نسیم ادام اللہ برکاتہ و قیوضاتہ۔

معروض بعد از ادائے نیلیمات سرانگندی و تعظیم بندگی آن رست
 کہ این جانب تا الحال موجب حمد است و مستوجب شکر است۔ خیر و خیریت است
 ولیکن از احوال شما اطلاع ندارم و من شمایان را از درگاہ ذوالجلال جو یا نسیم
 کہ اللہ تعالیٰ آن ذات مشاؤون الہیہ (را) در حفظ و امن خود نگاہ دارد۔ و بر
 شریعت محمدی مستقیم دارد۔ و بر طریقت حقیقت محکم دارد، از دعاء فراموشی نذرا
 فراموشی ازین جانب محال است بہ و زان جانب بھی دائم چہ حال است

زیادہ از سلام ایام بکام باد۔ امید است کہ این کمینہ بے بضاعت و کم نوبت
 را بدعا ریاد آورند۔ و دیگر معروض آنکہ بایان طریقہ شریفہ عالیہ شغل دارم۔ لیکن
 حضرت جیو محمد غلام حسن در طریقہ عالیہ قادر یہ اجازت داده و ضرور گفته کہ در
 شب دوشنبہ و جمعہ چہر کنید بنا بر امتثال امر بعضی اوقات شغل این طریقہ کردم
 پدہ ایم کہ نفع بسیار دارد مرطالبان را۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف صاحب کمالات عالیہ و مقامات سامیہ حضرت علامہ نسیم
 جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام نیاز گذارش می نماید الحمد للہ بیدہ ناسپز دوم
 موم بخیریت است۔ و سلامت و عافیت ذات سامی صفات باجمع توابع

سستی است، بنده را ضعف مرض که در هر سال بواسیر دموی نمود نموده
ضعف مضاعف شد، نظریه این نا توانیها در عالم اسباب امید حیات نه مانده
الا ان یشاء الله سبحانه فانه یفعل بالضعیف ما یتخیر فیہ القوی - امید که دعا
کنند اما اگر حیات باقی است صرف در یاد الهی گردد و حسن خاتمه حاصل شود
و اگر عمر به آخر رسید مرگ بر کلمه توحید و عفو و عافیت شود آمین - به استماع افاده
و استفادہ که طالبان بسیار به توجهات شریف به نسبت و آگاهی رسیده هدایت
مستفیدان می نمایند دل بسیار خوش است - اللهم زد فزد - درین جا به سبب
اختلافات مجمع العقاد دنیاقت - چندان کس در حلقه می آیند و هدایت متفرع
بر این هدایت درین وقت ضعف و سستی و پیری مهتدی شدن سخت
متغیر است، الکریم آنچه در و می بگذرد آن دید، ملا محمد اعظم چند روز
اینجا شریف داشته خدمت شریف می رسد - بحال ایشان توجه فرمایند
ایشان از مخلصان آنحضرت اند - جا پوت تحریر و تفرینت - غمان و آشکار
است - اگر بناست دانند که کما یضعف و یجرب و یجرب و یجرب و یجرب
باطنی ایشان را غشا نبرد - در خدمت شریف نیز حاضر نخواهند شد - و اوقات
به توجهات شریفه بدل جمعی سر خواهند برد - بلکه توجه و همت بحال ایشان مبذول
دارند که در خلوت و نسبت خود در اجتماع طالبان ترقیات پیدا نمایند - این است
انچه بخاطر فقیر آمده امید است که همین معروض لبند خاطر عاظر آید - والسلام
خدمت حضار مجلس شریف و صاحبزادگان بزرگ منش سلمه الله تعالی سلام
و التماس دعا -

مشک عنایتی رسیده خبر اکرم الله تعالی خبر الجزاء - کتاب تحفه اثنا عشریه وجه
تحریر آن بسیار گران شده است - بدو چند رسید شش روپی رسیده دو توله مشک
بر آجرت تحریر کتاب که به شش روپی فروخته می شود فریبه بدست می آید که فروخته خواهم
خورد و دستها تو نیز این چنین کتاب ذکر و سلم و کس که این را دارد سر، حراری
اسحاق (کذا) -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام
على رسوله محمد وآله الطيبين وصحابة الاكابر من ائمة الطاهرين الى

يوم الدين

بعد السلام عليكم ورحمة الله تعالى وبركاته کہ سنت اہل اسلام است
ولعباد از تعظیبات بلاغایات و تسلیمات بلاغایات کہ نشانیہ انفاکاران است
بموقف عرض رسانندہ می آید بنظر اخلاق کریمانہ آن ذات محمد صفات
الگرچه از حد ادب بیرون است۔ حافظ شیرازی گفتہ است۔
آنانکہ خاک را بنظر کمیاب کنند : ایما بود کہ گوشہ چشمی بنا کنند
و آنانکہ چشم سرخ بصدیہ داکند : قاسق ولی کشد نفس را بہا کنند
رفتم بہ طبیب و گفتمش در دنیاں : گفتا بفر دوست بر بند دنیاں
گفتم غذا گفتم از خون جگر : گفتم بر شیر گفت از سرد و جہاں
یا مَخْلِقًا یا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْعَفْوَ الْعَفْوَ عَاصِلِ

الكلام آن کہ فرد

تو ابر رحمتے آن بہ کہ گاہے : کنی بہ حال لب لبتہ نگاہے

زیادہ از حد ادب بیرون است۔

عوضہ کترین خادمان محمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حق حق محمد و نصلی علی نبیه محمد وآله وصحبه اجمعین
 تفایق و معارف اگاه سند ابن طریقه عالیہ مولوی محمد سید محمد سید محمد
 تعالیٰ - از فقیر سقم سید الدین احمدی النقشبندی السمرندی القاروقی
 احسنی الحسینی بعد از سلام علیک کہ سنت النبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام است - واضح باد کہ ہمہ برادران ملک رسیدند و این جانب
 از حوب وطن دریں ملک افتاده است، و بہ سبب و التکلیف
 آنجہ تکلیف می گذرد، بخدا روشن است، مرزا صاحب و دیگر
 خلفاء حضرات دریں ملک کہ بودند البتہ خدمت می فرمودند - الحال
 کسے نیست کہ یک دام ببندد - اگر نظر بحضرات عالی شان از
 خاصان آن ملک چیزے جمع نموده خبر این جانب بگیرند،
 ثواب عظیم خواهد شد -

دور دستاں راز بہت یاد کردن بہتر است
 ورنہ ہر نخلے بہ پائے خود ترمی افکنند

زیادہ -

مکتوب غلام حسن

اللہ سبحانہ و تقدس شانہ

ہموارہ باوجود مسعود مسعود کمالات و عرفان آموذ و معارف آگاہ، تورع و
 القاء دستگاہ مجموعہ خوبی با جامع کمالات، مصدر حسنات منبع فیوض البرکات
 مقبول جناب حضرات قدسی درجات اخوی مکانی ملا محمد سیب زید برگانہ،
 را دیده باطن فیض موطن بکحل الجواهر معرفت محل نموده با شتاب جانی
 لایزالی مبرا ز حیطہ و ہم و خیال دست منور و قرین گرداناد با نون و انسداد
 ازین درویش اشتیاق اندیش بعد از سلام مسنون و دعوات خود بر اجابت
 مقرون مشہود آئند لہذا ہی سبب آنہ احوال را در شمع این درویش مستویب حمد
 است. و المسئول عن التذقی عافینکم و صحتکم و سلامتکم و علو درجائکم دین و
 آدم البتال دین جا آمد اخبار نوح مدار موصوت است. بہ استماع خبر
 حیرت ذاب سامی این درویش کہ غلام حسن نام از حد بیار حسندی رود داد
 بہ اکرم اللہ تعالیٰ حیر الخیر از این نشانی بہتہ معرفت و شناسائی طرفین می نگارد
 اول آنکہ یک وقتے من الاوقات از جناب مقدس الاقطاب قطب الاقطاب
 محم خطیرہ قدس رب الارباب پر و مرشد حضرت مرزا صاحب ام قدس اللہ
 تعالیٰ روح الاقدس در سنگام گذشتن ایام برسات لبشما امر شده بود کہ
 مزار فایض الانوار سپید نور محمد قدس سرہ کہ از سبب کثرت برسات تبدیل
 صورت مرقد ایشان شدہ بود بہتہ تعمیر و مرمت آن لبشما امر شدہ چنانچہ این
 درویش نیز بہ ہمراہ شمارفتہ و سنگ و کلوخ جمع نموده بہ اتفاق ہمہ یکم مزار
 شریف مرتب نمودیم و بعد از آن یک جا از آن جا عود نموده بہ بارت مرقد
 شریف حضرت نظام الدین قدس سرہ آئندہ در فاتحہ خوانی ماندم خدمت

شریف شہا بزودی فاتحہ خواندہ روانہ شدند و اس درویش در عقب
 شما فاتحہ خواندہ بہ چستی و زودی در راہ آمدہ ملاقی شد۔ این نشانے ہم یاد آور
 فرمائید۔ دویم این است کہ در ہنگام سکونت و حیات حضرت پیر و مرشد مرزا
 صاحبی ام قدس سرہ و روحہ مکان خلد بنیان ایشان بہ مقدارے یک صد
 و چند عدد روپیہ پیش بندہاں گروی بود، چوں جناب حضرت ایشان ازیں
 دارالفنار رحلت فرمود بحیب تقاضا ربیابی صاحبہ جناب حضرت ایشان
 را در اُن جا دفن نمودند۔ بعد از ارتحال خادمان و مریدان را بندہاں
 مذکوران بھمت طواف مرقد منور ایشان و زیارت نمی گذاشتند و می گفتند
 کہ این مقام گروی بایان است۔ تا حساب و معاملت گروی بایان نہ بند
 بھمت زیارت نہ خواہیم گذاشت، مخلصان و مریدان بسیار بہ تنگ آمدند۔
 آخر الامرایں باجرار مولوی محمد نعیم بہراچی در پورب استماع نمود۔ مبلغ را بقدر
 وسعت و امکان جمع نمود، روانہ این طرف شد۔ این درویش در اُن ایام در
 رام پور بود۔ ملاقات طریقین پیر آمدہ و واقعات را اظہار نمودہ قدرے
 مبلغ کہ بہ نزد ایں درویش بود تسلیم مولوی مذکور نمودم۔ مولوی در شاہ جہان با
 آمدہ اُن مکان سعادت انجام را از بندہاں حلاص نمودہ و قدرے از اُن حجرہ
 چوبہا فروخت صورت مرقد منور حضرت ایشان قدس سرہ مرتب نمودند۔ الحمد للہ
 و الشکر للہ سبحانہ۔ وہابی الحال در پانی پتہ اقامت دارند۔ ہما نچہ مولوی شہادت
 دو روپیہ در ماہیہ می دہند و یک روپیہ ملا مراد می دہند و سیر علی فوت شدہ
 شہیدہ باشند۔ و دو پسران بودند۔ یکے بھاری نام کہ او کھن تا قابل و دیو
 الطور ہی باشد۔ و دویم پسر ایشان والدہ خود را ازیں جا بھمتہ تفرقہ المعاش
 برداشتہ بھمت پورب نزد لغاری خود بردہ۔ و میان عبد الحفیظ و میان بہادر
 فوت شدہ اند۔ در روضہ مقدسہ ایشان قدس روحہ تدفین یافتہ اند۔ و محمد
 احسان در تواری خوردہ بطرف رام پور آمدہ بودند۔ نواب فیض اللہ خان مبلغ

سب روپہ بہ اوشان داده بود باز لطف پورب زفته اند و این درویش در قصبہ
 امر وہ سکونت می داشت - از سبب زود تاخت مردم فرنگی و مرستہ قصبہ
 مذکور خراب شدہ بود - از ان این درویش از انجا برخاستہ آمدہ در رامپور
 سکونت نمود - در ان جا بہ توجہات حضرات قدسی درجات در پیش این درویش
 بعضی مردم آن جاے داخل طریقت شدند و بسیار محفوظ و شاکر گشتند چنانچہ
 از ان جملہ با پیران مولوی عبدالرزاق کہ مرد فاضل و تقوی بوزہ بیعت نمودند
 بہ ارادہ اللہ سبحانہ تعالی - بہ موجب قسمت آب خورد - این درویش تا درین
 ملک رسیدہ درین جا بعضی مخلصان مستفید شدہ اند - چون خبر شما مروض
 شد بسیار خرسندی رویدا - امید کہ جواب این مکتوب بزودی قلمی و
 ارسال دارند کہ انتظار سے بدرجہ اتم و اکمل است - چون ان درویش
 بے سرو سامان درین ملک رسیدہ حبت و جوسے حالات ایشان در دل بسیار
 بود - در ربیع الاول وارد این ملک پشاور گردیدہ ام - از احوالات شما
 متفحص می بودم - شخصی شاہ نعمت اللہ نام بہ این درویش اظہار نمودہ
 کہ میان محمد نسیم از راہ نرتو پم بہ طرف دہلی تشریف بردند - بہ سبب لاجاری
 صبر نمودیم - درین وقت کہ آدم شما درین جا آمدہ و از احوالات ایشان بیان
 نمودیم بہ ہمین لب تشنگی گو یا کہ شاکر اہلیات رسیدند - شکر خداوندی بجا آوردہ
 شد - چون محض بے سرو سامان و بے خرچ بودیم طاقت رسیدن خود بخیرت
 شما ملحوظ نہ شد - ہر چند کہ آدم شما باوت شد کہ شمار اسوار نمودہ می بریم
 لاین درین وقت طاقت معلوم نہ شد - بہ اشتیاق مالا لطاق حالت گشت
 خداوند کریم ارحم الراحمین است بہ ہر قسم کہ خواند ملاقات دوستان مخلصان
 مایہ خواند آورد

خسندی و زلفت بخون

بکہ مشغول کنم دیدہ و دل را کہ بلام با دل ترائی طلبید دیدہ ترائی بویید
 ہر چند کہ بے سرو سامان از ان طرف آمدیم - فاعا احوال و اوضاع این ملک

و بے سرو سامانی این دیار چون معلوم شد شیمانی رود داد که چیرا درین ملک
 آمده ام - باز خواطر به همان طرف میندوستان مائل است - فاما اشباق
 ملاقات ایشان از حد متجاوز است - این چند کلمات و نشانی با که
 نگارش آمده قطره است از بحر محیط هر گاه آن جامع المتفرقین موافقت
 فیما بین میسر آورد - راز پانیکه در دل و دلایت نهاده اند به معرض
 اظهار خواهد آمد - زیادہ چه قلمی گردد - والسلام
 مگر این که از احوال و اوضاع میان غلام علی واقف اند که چه
 قدر مرد قابل و مشتیار اند - از شاه جهان آباد تباہی خورده در امپور
 رسیدند - یاران این درویش نوشته اند و خط او شان رسیده
 و قاصد ابجوردار صاحبزادہ فتح علی خان مخصوص بہ طرف این درویش
 فرستاده در آن نوشته اند کہ بحمتہ پاس خاطر شما مبلغ پانزده
 روپیہ لواب صاحب بوجہ در ماہیہ میان غلام علی نموده اند بسیار
 غرضندی حاصل گردید - این درویش در پشاور در کوٹلہ رشید خاں
 کہ مشہور است سکونت دارد - اگر کرم بخشی فرمایند این
 نشانے معتبر است -

والسلام والسلام والسلام

مکتوب غلام حسن

برادر عزیز القدر ملا نسیم لعافیت باشند
 از غلام حسن بعد ادعیه و افیہ مطالعہ باد۔ مبلغ ہشت و نیم
 روپے بنام شما نزد اخون عبدالرزاق پیشوری فرستادہ ام بگیند
 در سیدم رقوم سازند۔ ملا سیف الدین بعد سلام مطالعہ نمایند مبلغ
 پنج روپیہ بنام شما نزد اخون عبدالرزاق فرستادہ ام بگیند و رسید
 بدہند۔ و مبلغ ہشت و نیم روپیہ بنام ملا تیمور نزد اخون (عبدالرزاق)
 مسطور فرستادہ ام خبر بہ اوشاں برسانند۔ جمیع یاران طریقہ
 سلام رسانید۔ و آرزوست کہ حق تعالیٰ باز سبب سازد کہ ملاقات
 میر آرد۔

مگر آں کہ ملا رحمت را کہ ہم سداہ ما کردہ بودند چون در
 موضع الہ ڈنڈ منزل کر دیم بہ استاد ظاہری ملا رحمت ملاقات
 کر دیم۔ چنانچہ مبلغ دو روپیہ بنام استاد ملا رحمت فرستادہ ایم از
 اخون عبدالرزاق گرفتہ بہ اوشاں رسانند۔

رقیمہ غلام حسن اس خط از رام پور در سوات
 بہ موضع اوچون متصل چلدرہ بملا نسیم برسد۔

۱۹۳

مکتوب اخوندزاده عبداللہ

عرض داشت کمترین فدیایان قدم بوسی درویشان فقیر
 حقیر اخوندزاده عبداللہ بجناب حضرت مشیخت پناہ عقالیق
 آگاہ اخوندزاده علیو در آن وقت که از دلی شریف روانہ شدہ
 بود۔ در راه چنین التماس شد کہ اللہ تعالیٰ اگر موسیٰ مبارک را بحیرو
 عافیت بہ وطن رساند، این حقیر را بعد از چند مدت بیک جزو از
 اشعار شریف بنوازند۔ حضرت ایشان در جواب فرمودند کہ اگر
 اللہ تعالیٰ مایان را بمع اشعار شریف بوطن رساند، سوال شما را
 بجا خواہم آورد۔ فی الحال ہر گاہ کہ مرضی صاحب است اگر بدرت
 حامل رقیمہ مہربانی فرمایند۔ فہو المقصود، و اگر فرمایند برادر را
 می فرسیم یا خود بخدمت حاضر خواہم شد۔

زیادہ بخیر باد

ع۱ مولانا محمد نسیم علیہ الرحمہ

ع۲ این موسیٰ مبارک در خانقاہ اویچ (ریاست دیر) ہنوز محفوظ است

۱۹۲

مکتوب عبداللہ

مرنی کامل و شفیق مکمل محقق دقایق و محرم اسرار ربانی مظهر فیوضات
 و دردت نسحانی، زبدۃ السالکین عمدۃ المتورعین قدوة العارفين اعنی
 اخوند صاحب محمد نسیم جیو سلامت۔ از جانب کمترین قدمبوسان عبداللہ
 بعد از تحفہ سلام خیر الکلام و آرزوی ملازمت سرا سر سعادت کہ
 شیوہ نیاز مندی است معروض آن کہ دریں وقت خدمت بسامی
 معروض داشتہ کہ بعضے سخنان از جناب حضرت قبلہ در ہمالی حضرت
 صاحب حضرت جیو معلوم و مفہوم شدہ است بہ بعضے سخنان بہ فہم
 فقیر نمی آیند۔ پس ایشان مرنی کامل اند۔ امید کہ آن سخنان نامعلومہ
 برائے طالبان فقیر ارسال فرمائید۔ کہ ایشان بجای حضرت جیواند کہ
 این کار فیض رسائی طالبان خواند شد۔ و از توجہات بحق فقیر می فرمودہ
 باشند و فقیر نیز از دعای صاحب فارغ نیست، خاطر شریف فرمودہ
 باشند۔ مگر معروض می دارد کہ از کتاب خانہ یک جلد کتاب از کتابہا
 حضرت شیخ جیو یعنی جلد اخیر از مکتوبات ضرور ضرور مہربانی فرمودہ عنایت
 سازند کہ جلد اول بدست آمدہ برائے جلد اخیر بسیار در کار است
 مہربانی می فرمودہ حوالہ آدم این جانب فرمائید۔ زیادہ چہ عرض نماید
 از جانب اخون نعمت خان و محب اللہ خان و ملا قلندر و
 تمامی یاران حلقہ تعظیمات بعد اشتیاق قبول باد۔
 زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۹۵

مکتوب بشارت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی جناب معظم و مکرم مرکز دائرہ عرفان و محیط کربہ ایقان ادا
اللہ فیضانہم۔ مفتقر الی اللہ شری النفس کثیف الطبع۔ منبع خواہش و ہوا
و از خدمت گاری اقدس جدا و سرگشته بادید ریخ و عناد تنہائی۔ وغریق لوجہ جدالی
امید و ارتوجہ و عنایت و راجی اشفتت و کرامت مدبر و سیاہ بشارت اللہ
عفی عنہ و کان اللہ ادا و لوازم عبودیت و انکسار و مراسم کورش و تسلیمات
غلامی و اضطراب و مودی ساختہ التماس می نماید از زبانی اخون سعد اللہ
صاحب سلمہ و ملا محمد اعظم صاحب سلمہ نظر عنایت سالی بحال حضرت مولوی
نعیم اللہ صاحب مرحوم مصروف است۔ ازین جهت بندہ ہم عرضی نموده
کہ در حق این فدوی در اوقات مخصوص و امور ات مر جو یاد داشته
دعا فرمایند کہ اللہ تعالیٰ در غلامی حضرت صاحب سیدی و مرشدی و مولای
طیب القلوب و الارواح و سیلتی الی وصول اللہ حضرت شاہ شامان
غلام علی صاحب مدظللال کما لہم راسخ داشته و ترک ہمہ داده و توفیق
رفیق عنایت نموده براسے خود کند، قولاً و عملاً و فعلاً دیگر بس تمنائے
و کرمیت و ہمیشہ یاد فرما باشند و از پارہ کاغذ دریغ نہ فرمایند
زیادہ حد ادب۔

و باقی احوال فدوی زبانی اخون محمد اعظم و ملا سعد اللہ معلوم خواهد
شد۔ و بہ صاحبزاد ہائے عالی مراتب و حضار مجلس شریف بعد اداب
سلام التماس دعا۔

مکتوب حاتم

بعض خادمان حضرت صاحبی خدایگانی قبلہ دوہمانی معدن فضل و کرم
 منبع تفضل و شریعت صاحبی خدایگانی جیو مدظلہ العالی - از بندہ کترین
 حاتم بعد لوازم بندگی و کورنشآت کہ ذریعہ افتخار نیازمندان است
 بجا آورده می رساند - کترین شب و روز انتظار و دعای خیر جناب سامی
 بوده است - امیدوارم کہ مرثوہ خیر خیریت مزاج شریف و از صاحبزادہ
 قلمی و مرحمت فرمایند - کہ باعث جمعیت و طمانینت خاطر ازین خواهد شد
 بنده از گوشہ خاطر فراموش نہ فرمودہ ہموارہ دعای خیر در حق بندہ می
 فرمودہ باشند - ورنہ روز محشر دست بدامان فیض تو امان تسامی
 خواهد داشت - امیدوارم کہ دعای خیر ہموارہ در حق بندہ می فرمودہ
 باشند - کہ باعث جمعیت خاطر ازین خواهد شد -

زیادہ حد ادب

۱۹۷

مکتوب محمد نصیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله على سبحانه والشكر على اعطاء فيضانه

مکتوب جناب ارشاد مآب قدوة السائکین زبدة العارفين لگانہ

حضرت محمدیت مقرب لباط احدیت مقبول بارگاہ بے پون زینت بخش

تحریر یافت ہے

آرزو دارم کہ خاک آن قدم بہ توتیای چشم سازم دم بدم
 کمترین عقیدت گزین خلفہ طالب علم اداب تعظیمات معتقدانہ و مراسم کورنشائت
 نیازمندانہ بجا آورده بموقف عرض حاشیہ بوسان لباط فیض مناط الجن
 ہدایت موطن آن قبلہ ارباب تحقیق و توحید کعبہ اصحاب تدقیق و تحریر مخزن
 لطایف السید معدن معارف قدسیہ، کریم الاخلاق عمیم الاشفاق حضرت
 پیر دستگیر مد اللہ ظللال اجلالہ و افضل الہی رسانہ کہ اگر وہ بحکم سرت مولوی
 نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ہ بسا کین دولت از گفتار خیزد

اس فدوی جان نثار از مدت بسیار آرزو ہے پاس بوس ناصیہ سایان فیض

نشان کہ اگر حسب وجود و فروغ بخش بیشتانی سجود دست فوق الحد دارد

ز بس بہ مکتب عم عشق لاغری کردم ہ تنم بہ کاغذ مسطر کشیدہ می ماند

لیکن قطع مسافت بہ سرب کم مہتی دشوار ساختہ از حصول این دولت محروم

دین سورت بہ مقتضای فیض آن قبلہ انام امیدوارم کہ اگر آفتاب بوجہ

خاص دربارہ ذرہ بے مقدار تا بہ ہر آنیغہ از گرداب اضطراب مناسن خلاص باد

مصرع

یک نظر قدامت معنی شوم ز ابنا جنس

پیوستہ خورشید پرایت بر اوج « سعادت » و دریاے عنایت موج در موج
 باد۔۔ توئی مقصود گر شغول غیم ۳؎ توئی معبود گر نزدیک دیرم
 ۴؎ زے صفا عمارت کہ در قما تاشی: بیدہ یا ز غم گرد نگاہ از دیوار

پشتوہ دسحر باد، معنی رازدہ عاشق حیرا

اذا لعیت حسی فعل له خبری

فرمانا نظر دله شما شاد درست جهان کہ نہ دی

ای جناب قدمال دایما بصری

فقیر محمد نصیر

ترجمہ شہود۔ اے باد سحری خوشبو عاشق کی طرف سے، لا جب تو میرے محبوب سے
 ملے تو اس کو میرا احوال پہنچا۔ آپ کی نظر عنایت کافی ہے اگرچہ سارا جہان
 تہ ہو۔ اس لئے کہ میری نظر صرف آپ کی طرف متوجہ ہے۔

عشیت پناہ عظوفت دست گاہ افونڈزادہ صاحب علم الشریعہ
 ازین جانب خادم الفقراء محمد غلام سلام مالا کلام مقرون صحت بائنه
 بعدہ عرض آنکہ عجب انصاف است کہ در غازی استقامت کردند و
 شب گذرانیدہ میان و عیال نایان از خادمان آن صاحب باشند اگر
 تقصیر نمودم توبہ کردم۔ برائے عند اللہ انان جانب استقامت در دیدہ
 کوہی اختیار کردہ کہ خدمت آن صاحب مشرف شوم۔

زیادہ

برادر عزیز خودزادہ حبیب السلام و خدای تعالیٰ شمارا از
 آفات دوزین محفوظ دارد۔ و در حق ما دعا بخیریت خاتمه و خیریت دارین
 عنایت نمائید۔ بعدہ معلوم آن کہ پیش شما حبیب است و حال آن
 است کہ در این جا ضرور در کار است۔ پس باید کہ ہمراہ آدم نفرسید کہ
 ماجور دارین شوید۔ ایام بکام باد۔



انوار سدر فیض اقدس از باطن منور مقدس عالی جناب ارشاد
 مآب شیخ الانام مقتدرک طوائف اسلام منبع علوم روحانیہ مجمع فیوض سبحانی
 مرشد کامل اکرم قدوہ مشایخ عرب و عجم الاعلیٰ انونڈزادہ کہ اسمہا کے شما
 معلوم است جو بعافیت سلامت بالمشیدہ ازین جانب بعد از
 تعظیبات دو دستہ و تسلیمات پیوستہ آن کہ ازین جانب مقرون
 بخیریت و خیر خیریت صاحب جمع خورد و کلان مدام از درگاہ رب المعبود
 مطلوب است۔ مرام آن کہ مایان خدمت گار شما ہستیم و شما فراموشی
 دعاری فرمایند و اشتیاق ملاقات صاحب بسیاری داریم و لیکن
 راہ مایان نیست و صاحب مرحمت رفتن این جانب نہ فرمایند (یعنی فرمایند)
 و مایان را پائے رفتن کوتاہ است۔ چہر متعددیان براہ شمشہ اندہ
 امید کہ خدمت گار صاحب قدیم در امان از دعا رحمت بہجور
 فرمایند۔

مہر



تمتہ بالخیر

مکتوب حکیم صاحب جزادہ محمد میر آغا جان صاحب بنام مرتب

(حکیم صاحب مرحوم نے معذریہ ذیل مکتوب اپنے دست مبارک سے نقل کیے ہوئے مکتوبات کے مجموعے کے آغاز میں لکھ کر شامل فرمایا تھا یہاں پر گیارہواں درج کیا جا رہا ہے)

جناب محترم مکرم مشفق مہربانم حاجی الطربین الشریفین مجمع الفضائل ڈاکٹر علامہ مصطفیٰ خان صاحب، صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سندھ زید فضلہ و عنایتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، خیریت جانین نیک روزی یاد۔

ورد گرامی نامہ کے وقت احقر بوجہ بیماری لاحقہ شرف جزا بادی سے محروم ہو کر جیل کو مامور کیا۔ سفر حج سے خیریت واپسی مبارک ہو۔ سال بسال آپ کا حج و زیارت روضہ اطہر سے مشرف ہونا نعمت الہی ہے۔ آپ کے طفیل۔۔ خدای عالم احقر کو بھی نصیب فرمائے۔ اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ ویا نصیب۔

حسب الارشاد مکتوبات موجودہ نور محل مسجد صاحب جزادگان اوج خود نقل کر کے حاضر خدمت گرامی کر رہا ہوں۔ اگرچہ پیرانہ سالی کی کمزوری سنگ راہ تھی مگر نقل مطلب کے لیے کوئی اور قابل اور لائق نہ پا کر باوجود کم فرصتی و کمزوری تعمیل ارشاد کی کوشش کی گئی جو محض فضل و توفیق الہی تھی اور جناب کی نیک نیتی و اخلاص اور فیض رسانی کی برکت۔

اجرت تحریر کی ضرورت نہیں اور نہ بھیجنے کی تکلیف فرمائیں کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور آپ ہی ہمیں امداد نشر و اشاعت کی دے کر، سرفراز و مہزون فرمائیں۔ جزاکم اللہ فی الجزا فی الدارین۔ امید ہے سید سے معاذ فرمائیں گے والسلام علی من اتبع الهدی۔

۱۳۸۹ھ

احقر محمد میر آغا جان علیہ السلام، اوج ریاست دیر بھنجر پاکستان، پیر الہ آباد

اِشَارِيَّة

فہرستِ اعلام

الف

احمد سعید ۲۲	آصف علی ۲۲
احمد شاہ ابدالی (درانی) ۵، ۴۷	ابراہیم مٹلا ۱۵
۵۲، ۵۸، ۶۰، ۷۲، ۸۸، ۹۰	ابوالبرکات سید حسن قادری
۱۲۲، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۵۵، ۲۲۲	پشوری ۱۳
۲۰۶، ۲۳۵، ۲۳۹، ۲۴۹	ابوالحسن زید فاروقی ۱
احمد علی شاہ نقشبندی ۲۲	ابوالعوالی ۱۲۵، ۲۲۱، ۲۲۲
احمد کبیر ۲۲	بوالفتح ۷۵، ۱۶۴، ۱۶۷
احمد، میر ۲۲۲	۱۷۰، ۱۸۳، ۱۹۲، ۱۹۳
احمد خواجہ ۱۸۳	ابوالقاسم خان ۳۲، ۱۲۶، ۱۳۳
ارشاد حسین فاروقی ۲۲	ابوسعید ۲۲، ۲۲۱
ارشاد خان، نواب ۴، ۶، ۸	احسان حسین فاروقی ۲۲
۳، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷	احمد اللہ ۱۹، ۱۰۲، ۱۰۷
۵۸، ۵۹، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۷۵	احمد حاجی ۱۱۳
۸۲، ۸۵، ۸۸، ۸۹، ۱۰۵، ۱۲۷	احمد حسین ۲۲
۱۶۵، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۱، ۲۱۵	احمد خان ۵۸، ۶۲، ۲۰۷
ارشاد خان ۷، ۶، ۴۹، ۸۵، ۱۰۵	۲۰۸، ۲۳۰

الديار ٢١٤	١٨٥ ، ١٨٩
الديار خان ٢٢٢	ارشاد علي ٢٢ ، ١٤٣
الديار شيخ ٢٢٨	اسد الله ٨٤ ،
امام الدين احمد خان ٤٤ ، ٤٤	اسد الله بيگ ١٤٢
٢٠٤ ، ١٤٥ ، ٨٥ ، ٤٢ ، ٤٩	اسلم خان ١٢١ ،
امام الدين ، اخوند ملاء ٢٢	اسلم اخون ، ملاء ٢٢
امام من ٤٤	اسماعيل ، مير ١٢٥ ، ١٩٢
امام بيگم ٢٢٠	اسماعيل ، ميرزا ١٤٩
امان الله ١٢٣	اصالت محمود خان ١٣٩
امان الله ، اخون ١١٣ ، ٢٢ ، ١٤	اعظم علي خان ٥٣
امان ، حاجي ٢٢٥	افضل ١٢٢ ،
امان خان ، ملاء ٢٢٥	افضل خان (افضل الدوله) ٢٩ ، ٢٤
امان ، شاه ٢٣٥	٣١ ، ٢٨ ، ٢٨ ، ٢٩ ، ٥٢ ، ٥٣
اماني بيگم ١٣٠	٥٣ ، ٥٢ ، ١١٥ ،
امداد حسين ٢٢	اکرام الله ١٤٢ ، ١٤٨ ،
امرناقص ١٤٠	اکرام الدين ١٨٣ ، ١٩٦
امير ٢١٩	اکرام الدين احمد ، حافظ ٢٢
امير ناصر ١٢٩	اکرام خان ٢٢٤
امين ٢١٩	اکرم ٤٤

بشارت اللہ ۲۶۵

بندے علی خاں ۱۷۰

بہادر ۲۱، ۲۵۹

بہار، مُلّا ۱۷، ۲۰۵

بہار الدین، خواجہ ۲۵۲

بہار الدین، میر ۱۳۷

بہرام بخش ۵۰، ۵۳

بہرہ مند شاہ ۱۷۰

بیان ۲۵

بیتو ۶۶

پ

پتو ۱۰۸

پیر جان، سید ۱۲، ۱۳

پیر علی و شاہ علی، ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۲۶

۳۸، ۳۹، ۴۵، ۴۱، ۴۲، ۴۶

۴۸، ۴۹، ۵۱، ۵۲، ۵۴، ۵۷

۸۱، ۸۵، ۸۶، ۹۹، ۱۳۲، ۱۳۲

۱۵۸، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۸۷

۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۷، ۲۴۱، ۲۴۱

امین احمد اظہر، شاہ ۲۲

امین الدولہ (امین الدین خاں)

۶۳، ۷۵

امین محمد خاں ۷۲

امینہ ۱۹، ۸۱

آنا مل، لالہ ۶۷، ۶۸، ۷۲، ۷۳

النور خاں ۲۱۹، ۲۲۷

اولیا، مُلّا ۱۵

ایزد بخش ۱۱۲

ایمن، اخون ۲۳۸

ایمنہ ۲۳۴، ۲۳۷

ب

باز خاں ۲۲

باز خاں، میر ۱۰

بحر الدین ۱۳

بختاور خاں ۶۰، ۲۱۵

بخشی سردار خاں ۸۸

برکت اللہ ۱۲۴

بساون رائے بیدار ۱۲۸، ۱۲۹

ج	۲۵۹، ۲۲۲
جانجانان (دیکھتے منظر)	پیر محمد ۹۱
جان عالم خاں ۱۳۰، ۱۳۹	ت
جان محمد، مُلا ۱۶، ۲۲۹	تیمرخاں ۱۶۱
جانی خانم ۲۲۲	تیمور، مُلا (مُلا تیمر) ۱۳، ۱۵
جکھو ۱۶۲	۲۱۱، ۲۱۲، ۲۲۳، ۲۶۲
جلال الدین، حکیم ۱۶۲	ث
جلیل، مُلا ۱۴	ثنا اللہ پانی پتی، قاضی (سنا اللہ)
جمال احمد مجددی ۲۲	۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۱
جمال خاں ۲۲۷	۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۸
جنگی خاں ۲۰۶	۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۷، ۳۹
جہانگیر، مُلا ۲۲	۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۸
جیون، سید ۱۵۱	۶۳، ۸۷، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۰۷
جیون مل ۱۲۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲	۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۲
چ، چھ	۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۷، ۱۲۷، ۱۳۰
چنورام ۱۲۸، ۱۵۰، ۱۸۴	۱۲۵، ۱۵۳، ۲۳۲، ۲۳۵
چتر مل ۱۲۸، ۹۹، ۱۵۱، ۱۵۲	۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۵۹
ح	ثنا اللہ سنبلی ۴، ۹، ۷، ۷
حاتم ۲۶۶	۷۹، ۸۳، ۸۴، ۸۷

حقیقت رائے ۱۵۹	حاجی ۱۲۱
حکمت اللہ ۸۱، ۲۰۱	حاجی، مُلا ۲۲، ۲۲۹
حکومت رائے ۱۵۵	حاجی بیگم ۲۲۱
حمایت اللہ خاں ۱۲۷، ۱۲۸	حافظ رحمت خان (حافظ) ۵
حمزہ ۱۹۶	۵۸، ۶۲، ۷۶، ۸۸، ۹۱، ۹۶
حمزہ، سید ۲۰۶	۹۷، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۸۳، ۱۸۴
حمزہ، میر ۱۶۴	۲۰۸، ۲۰۵
حمزہ خاں ۱۲۵	حافظ شاہ محمد ۲۱۲
حنیف اللہ صدیقی ۱	حافظ شیرازی ۶۸، ۲۵۶
حیدر خاں ۲۱۹	حبیب احمد ۲۲
خ	حبیب اخوند، مُلا ۲۲
خادم حسین ۱۶۷	حبیب الرحمن خاں ۲۲
خاڑی محمد، مُلا ۱۷، ۲۰۵	حبیب اللہ، شیخ ۹۹
خدیجہ بنت بکر الدین ۱۳	حجت اللہ ۱۰۳
خضر خاں ۲۲۴، ۲۲۷	حجن ۸۱، ۱۰۳
خلیق انجم، ۱، ۴، ۳۳، ۷۹، ۸۷	حسام الدین ۱۸۳، ۱۹۶
۱۸۹، ۱۱۲، ۱۰۷، ۱۳۰	حسن خاں، مُلا ۱۲۳
خلیل احمد سریندی ۲۲	۱۴۶ ۸۹، ۸۶
خلیل الرحمن سوالی ۲۲	حشمت خاں، سید ۱۰۵
	حفیظ الدین ۱۰۵

خواجہ بادشاہ نقشبندی ۱۲۷	خواجہ محمد، مُلا ۱۷، ۲۱۷
خواجہ محمد، مُلا ۲۱۷	خواص، مُلا ۲۲
خواجہ محمد ۲۱۹	خوشحال، مُلا ۲۲۲
راگھو زکھناقر راؤ میرپور ۲۸۱، ۲۸۲	خیر الدین حسین، میر ۱۳۱
رام پرشاد ۱۵۵	خیر علی، میر ۱۳۹
رائے بہادر سنگھ ۱۲۰	خیر محمد، مُلا ۱۶، ۲۲۳
رحمت اللہ، شیخ ۴۶، ۱۱۴۸	
رحمت اللہ، شیخ ۹۹، ۸۳، ۷۴	
رحمت اللہ کشمیری ۵۲، ۵۳	
رحمت خان (دیکھیے حافظ رحمت خان)	دائیم علی سرہندی ۲۲
رحمت، مُلا ۱۶، ۱۸، ۲۱۷، ۲۱۹	درانی (دیکھیے احمد شاہ ابدالی)
رحمت، مُلا ۲۶۲	درگاہی خان ۲۲۶
رحم خان ۱۰۰، ۱۲۵	دلیل اللہ ۱۲۶، ۲۳۵، ۲۳۷
رحم داد (رحیم داد) ۱، ۳	۲۳۸، ۲۴۰
رحم، ۳۲، ۳۵، ۳۸، ۴۰، ۵۷، ۵۸	دونڈیا خان ۲۷۰
رحم، ۸۷، ۸۸، ۱۲۰، ۲۲۶	دونڈے خان ۴۸، ۴۷، ۴۹، ۵۰
رحیم الدین ۱۸۲، ۱۸۴	۷۰، ۷۳، ۷۴، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۹۵
رحیم خان ۸۶	دیندار (میاں دیندار) ۲۱۶، ۲۱۸
رحیم خان خاںزادہ ۶، ۲۸، ۵۵	۲۱۹
	دین محمد ۲۷۰

سجاد ۲۱۹	۱۱۴، ۵۷
سراج احمد مجددی ۲۲	رحیم دار (دیکھتے رحم دار)
سراج شاہ بونیری ۲۲	رسول خان ۲۲۶
سراج، مٹلا ۲۲	رشد علی خان ۲۲
سرور، مٹلا ۱۶، ۲۳۲، ۲۳۵	رشید النبی مجددی ۲۲
۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰	رضا ۷۷، ۷۷
سرفراز خان ۲۱۹	رضا خان ۲۲۶
سعد اللہ، اخون ۱۷، ۲۴۵	رفیع، مٹلا ۲۲
سعد اللہ خان ۲۲، ۹۶	روح الامین ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸
سکندر خان، خواجہ ۸۲	روشن خان ۱۶۳، ۱۸۷، ۲۰۶
سلیم، اخوند میاں ۲۲۶	روف احمد رافت ۲۲
سنار معصوم ۹۰	ریحان حسین ۲۲
سید احمد ۶۶	ز
سید احمد، اخوند ۲۲	زبردست، مٹلا ۱۶، ۲۳۲
سید حبیبون ۱۵۱	۲۳۷، ۲۳۸
سید حمزہ ۲۰۶	زبیدہ ۲۲۳
سید غلام ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۲۲۵	س
سید قاسم خان (دیکھتے قاسم خان)	سیالم شاہ ۱۸۵
سیدن بیگم ۲۲۰	سبحان شاہ ۱۷۹، ۲۰۵

شجاعت علی ۱۰۵	سیف الدین احمدی سرہندی ۲۵۷
شنبھورائے ٹھاکر ۵۹	سیف الدین، اخوند ۲۲۹
شیخ محمد ۷۱، ۸	سیف الدین، ملاً ۱۵، ۱۷، ۱۸
شیر محمد ۱۲۸	۲۴۲، ۲۱۷
ص	سیف اللہ ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۱۱۴
صالح خان ۱۰۵	ش
صالح محمد ۹۳	شادی رام ۹۹
صالح محمد، ملاً ۱۷	شادی لعل ۱۵۸
صبغۃ اللہ ۵۲، ۲۳۵، ۲۳۷	شاہت، ملاً ۱۷
صدر الدین، ملاً ۲۲	شاہتار ۲۱۹
صدر المشائخ (فضل عثمانی) ۱۳	شاہ علی (دیکھئے پیر علی)
صفوة اللہ ۱۹، ۲۳۷، ۲۳۸	شاہ محمد ۶۷، ۷۲، ۲۱۰
صفی القدر ۲۲	شاہ محمد پیر مجذوب ۲۲
صفی اللہ، خواجہ ۱۳	شاہ محمد خاں ۲۲۵
ض	شاہ مدار ۴۳، ۵۹
ضابطہ خاں ۳۲	شاہ نذر ۶۷، ۷۲
ضیاء الدین حسین ۱۳۵	شاہ نور ۶۹
ضیاء المشائخ (محمد برہنہ) ۱۳	شاہ نور خاں ۲۲۲
ضیاء البٹی مجددی ۲۲	شاہ ولی اللہ ۳۳، ۳۳، ۸۳، ۱۴۰

عبدالہادی، میر، ۲۶، ۲۸، ۳۰	عبدالرشید مجددی ۲۲
۲۴، ۹۹، ۱۷۸، ۱۹۱	عبدالستار جان ۱۳
علیہ اللہ اخون سواتی ۲۲	عبدالغزیر خان ۱۷، ۱۱۸، ۲۲۳
عید خان، خواجہ ۶	عبدالعلی، سید ۵۱
عرفان، ملا ۲۲	عبدالغفور پشاوری ۲۲
عزت اللہ ۲۲۰	عبدالقدوس ۱۶، ۲۳، ۲۴، ۲۴۶
عزت اللہ ابن راسخ ۵۱	۲۵۰، ۲۵۱ -
عزت اللہ شاہ ۱۳	عبدالقدیر اخوند ۱۶
عزیز اللہ خان ۱۱۵	عبدالقدیر، ملا ۱۶، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹
عزیز خان روہیلہ ۱۱۷	عبدالقیوم ۱۹۶
عصمت اللہ شاہ ۵۶	عبدالقیوم، شاہ ۱۳
عظیم خان، ۲۲۶	عبداللہ ۱۹۶، ۲۱۶، ۲۱۷ -
علاؤ الدین مجددی ۲۲	عبداللہ انصاری ۷۶
علی احسن، سید ۱۳۰	عبداللہ جان ۱۴، ۲۱۹
علی اصغر، میر (میر ماکھو) ۱۰، ۹۲، ۹۴، ۹۵، ۲۰۸	عبداللہ جان فاروقی ۱۳
علی خان ۱۳۵	عبداللہ خان ۲۰۸، ۲۱۸
علی رضا خان ۴۷، ۴۸، ۵۱	عبداللہ، ملا ۱۴، ۱۵، ۲۲۲
علی شاہ، سید ۱۵، ۳۷	۲۶۳، ۲۶۴
	عبدالنبی ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۸

فتح محمد ۱۲۳	غلام محمد (حضرت جی) ۱۳
فخر الدین ۲۰	غلام محمد معصوم ثانی ۱۳
فخر الدین ۲۵	غلام محی الدین ۱۳ تا ۲۲
قدا احمد مجذوبی ۲۲	غلام مصطفیٰ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹
فداے محی الدین ۱۳	۱۳۸، ۱۳۹
فرحت اللہ ۱۶۲	غلام مصطفیٰ خان ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱
فصیح اللہ خاں ۲۲	غلام نبی ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱
فضل احمد معصومی ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱	غلام نبی، شاہ ۱۳
فضل عثمان (دیکھئے صدر المشائخ)	
فضل عمر (دیکھئے نوز المشائخ)	فاروق، مٹلا ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱
فضل قیوم ۱۳	فتح اللہ ۱۸۳، ۱۹۶
فضل محمد ۲۱۷	فتح اللہ حافظ ۲۱۲، ۲۱۳
فقیر اللہ ۱۲۷	فتح اللہ، خواجہ ۱۲۴
فیض اللہ خاں ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱	فتح اللہ، مرزا ۱۲۳
۲۵۹	فتح خاں ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰
فیض اللہ، خلیفہ ۱۵۴، ۱۵۵	۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰
۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵	فتح علی ۱۸۳، ۱۹۶
فیض اللہ، مٹلا ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱	فتح علی خاں ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰
...	فتح علی خاں، میر ۲۵۲

ق

قادر بازخان ۹۶

قادر بخش، مرزا ۲۵۳، ۲۵۲

قادر دادخان ۱۳۲

قادر شاہ ۱۸

قاسم ۶۷، ۶۶

قاسم بیگ ۲۲۲

قاسم، شیخ ۱۱۴، ۱۹۸

قاسم علی خان (محمد قاسم خان، سید)

قاسم خان (۵، ۴، ۳، ۱۱۹، ۱۲۲)

۱۷۸، ۱۸۰، ۱۹۰، ۲۶۲

قاسم خان ۱۰۱

قاسم خان، ملا ۱۰۰

قدرت اللہ ۵۶

قطب الدین ۱۷۷

قطب الدین، شاہ ۲۱، ۲۵۲

قطب الدین، شیخ ۱۵

قلندر بخش ۱۳۶، ۱۳۷

قلندر خان، خواجہ ۸۲

قلندر، ملا ۱۷۷، ۲۶۲

قمر الدین، شیخ ۲۲

ک

کامو ۱۲۶

کامیاب، خواجہ ۲۲، ۲۵، ۲۲۳، ۱۷۵

کبیر، ملا ۲۲

کرم، حافظ ۱۷

کرم خان ۸۵

کریم الدین ۱۸۳، ۱۹۶

کریم خان ۸۶

کلو کوکہ ۹۷

کلو، میر ۴۸، ۷۲، ۱۲۵

کلیم اللہ ۱۲۰، ۱۷۹

کمال خان ۲۲۸

کمال شاہ ۱۵۳

گ

گل محمد ۱۷، ۲۱۶، ۲۱۸

ل

لال محمد ۱۲۵

محمد ۶۷، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۸۸، ۱۸۹

محمد ابرار ایم خان ۲۲

محمد احسان احمدی ۸، ۱۹، ۱۹۱، ۱۹۱

۲۳، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱

۶۲، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۹۵، ۹۷

۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۷، ۱۱۸، ۲۱۱، ۲۳۷، ۲۵۹

محمد امجد علی خان ۱۱۸

محمد اشرف ۲۲۵

محمد اعظم، اخون ۱۷۰

محمد اعظم (خلیفہ حاجی محمد افضل) ۱۲۲

محمد اعظم، ملا ۱۵۵، ۲۶۵

محمد افضل ۱۶۱

محمد افضل خان ۱۲۵

محمد اکبر ۱۷

محمد اکبر خان ۲۱۷

محمد اکرم، شیخ ۲۰۶

محمد امیر شاہ قادری ۱۱

محمد امین پشاوری ۱۲

محمد امین شیخ ۶۵

پنجمین سنگھ ۱۲۲۷

لعل خاں....

لطف اللہ خان، شاہ ۲۲۹

لطف اللہ، شاہ ۱۵، ۱۶

م

مبارک النساء ۱۹۹

مجدالدیولہ ۵، ۸۸، ۱۲۶

مجدد الف ثانی ۱۴۳، ۲۱۱، ۲۵۳

مجیدین ۸۱

محب اللہ ۱۶، ۲۳، ۸۶، ۲۳۸

۲۵۱، ۲۵۲

محب اللہ (پسر محمد طاہر) ۱۹۸

محب اللہ خان ۵، ۲۳، ۴۸، ۴۹

۱۲۵، ۱۷۵، ۱۹۵، ۲۱۵، ۲۶۲

محب اللہ، ملا ۱۳۸

محببت خان ۲۲۷

محبوب ۷۲

محبوب علی، حافظ ۱۱۷

محسن، ملا ۵۸، ۶۲

محمد خاں، میر ۱۲۵	محمد انور ۲۳، ۷۷، ۸۲، ۸۵
محمد خاں (ہمشیرزادہ دوند خان)	۱۷۵، ۹۳
محمد دلیل اللہ...	محمد بشیر خاں ۳۵، ۳۰، ۱۵
محمد درجات ۱۶، ۲۲۳	محمد بصیر ۲۲۶
محمد ذاکر ۲۱۱، ۲۱۳	محمد بصیر ۱۶
محمد رسا، شاہ ۱۲	محمد پارسا، خواجہ ۱۲
محمد رسول ۲۲۲	محمد (پسر عبدالقدوس) ۱۶، ۲۲۶
محمد رضا ۵۱، ۵۴	۲۵۶
محمد رفیع ۹۹، ۱۷۵	محمد توکل ۱۶، ۲۲۳
محمد روشن ۱۵۲	محمد حبیب ۲۳۶
محمد سرور، حافظ ۲۰۸	محمد حسن جان ۱۴
محمد سرور خاں ۶۱، ۶۲	محمد حسن خان خانزادہ ۶، ۲۸
محمد سلیم ۲۱۸، ۲۲۵، ۲۲۶	۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴
محمد شاکر ۷۷، ۷۷، ۱۵۲	محمد حسین پراچہ ۱۸، ۲۱۸
محمد شاہ ۱۸، ۲۸	محمد حسین جان ۱۴
محمد شاہ پیشوری ۲۱۶	محمد حنیف جان ۱۴
محمد شاہ خاں باجوڑی ۲۲	محمد حنیف، ملا ۱۶، ۲۳۲، ۲۳۷
محمد شاہ ولد غلام غوث ۱۶، ۲۱۷	۲۳۸
	محمد خاں ۱۵، ۲۳، ۱۵۴، ۱۶۴
	۱۹۱، ۱۶۵
	محمد خاں آفریدی ۶

محمد عظیم مٹلا ۱۲	محمد اشرف ۱۶
محمد علی ۱۸۹، ۹۳، ۹۱، ۶۹	محمد شریف ۱۳
محمد علی بیگ ۱۰۱، ۶	محمد شعیب ۵۶، ۵۵، ۴۶
محمد علی خان ۱۷۶، ۱۷۲	محمد شفیع ۲۱۷، ۲۱۶، ۱۸
محمد علی، میر ۲۴	محمد صادق، خواجہ ۱۳
محمد عمر، خواجہ ۱۵	محمد صالح ۱۷۷
محمد عمر مجددی ۲۲	محمد صبغتہ اللہ ۱۹
محمد عنایت خان بونیری ۲۲	محمد صبغتہ اللہ، خواجہ ۱۳
محمد غلام ۲۶۹	محمد صدیق ۲۳۷، ۱۹
محمد غوث، سید شاہ ۱۳، ۱۲	محمد صدیق خواجہ ۱۳
محمد فاروق ۷۰	محمد طاہر ۲۲۴، ۱۹۸
محمد فضل اللہ، شاہ ۱۳	محمد عارف ۲۱۷، ۱۷
محمد فقیہ الدین خان ۱۶۸، ۱۶۶، ۱۷۸	محمد عبید اللہ، خواجہ ۱۲
محمد فیاض ۲۴۳، ۱۶	محمد عتیق ۲۴۳، ۱۶
محمد قدوس ۲۴۸	محمد عجب ۲۲۶
محمد کاشف ۲۱۷، ۱۷	محمد عظیم ۲۲۴، ۲۰۶، ۸۶
محمد کاظم ۲۴۹، ۱۶	محمد عظیم، حافظ ۱۲
محمد کلیم ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۰، ۴	محمد عظیم فرید آبادی، شیخ ۱۶۴

۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۸	محمدی بیگم ۲۲۰
۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۳۷	محمدی، ملا ۱۶، ۲۲۹
۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۸، ۵۷	محمدی، میر ۲۵، ۲۵۲
۵۸، ۶۴، ۶۵، ۶۵، ۷۵، ۷۵، ۷۸، ۷۹	محمد یوسف، حافظ ۲۱۰، ۲۱۱
۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۴، ۸۴، ۸۷، ۸۷، ۸۸، ۹۲	محمد یونس ۵۱
۹۵، ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۱، ۱۰۲	محمد خاں، خواجہ ۸۲
۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۷، ۱۱۰، ۱۱۳	محمد، خواجہ ۵۳، ۵۵
۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱	مدار، شاہ ۲۳، ۵۹
۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۶	مداری ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۳، ۲۳، ۲۳
۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۲، ۱۳۱	مراد، غازی شاہ ۱۲
۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۱، ۱۴۲	مرزا خاں ۲۲۲
۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۷، ۱۴۸	مرلی دھر ۵، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۴۹، ۱۵۵، ۱۵۶
۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۲، ۱۵۵	۱۵۷، ۱۵۸ -
۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۱، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۲، ۱۶۳	مرید حسین ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴ -
۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۲، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۹	مسرور ۲۰۷ -
۲۰۹، ۲۱۷، ۲۳۴، ۲۳۴، ۲۳۴، ۲۳۴	مسعود پیرزادہ ۱۷، ۲۱۷
۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹ -	مشتاق رائے ۲۲، ۱۷۶
مضرب اللہ ۱۸۷	منظہر، میرزا جان جانان ۲، ۲، ۲
مضرب شاہ جیو سید ۱۶	۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۱، ۱۱، ۱۱، ۱۸

تعمیر خان ۲۸، ۵۳، ۱۶	محمد بن الدین، خواجہ (خواجہ بزرگ)
نثار علی خان ۱۲۵	۱۶۸، ۱۶۸، ۲۰۳
نجابت روہیلہ ۱۵، ۲۸، ۳۹	محمد بن خان ۱۹۶
نجابت علی ۱۰۵	منگلو ۱۴۱
نجف خان ۷	مکھو ۱۶۳
نجیب الدولہ (نجیب خان) ۱۵	منصب خان ۱۳۸
۳۱، ۳۲، ۳۸، ۵۲، ۵۸، ۶۵	منظور ۶۷، ۶۷، ۷۷
۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۷۷	منور علی ۱۰۵
۸۱، ۹۱، ۹۲، ۹۴، ۹۷، ۱۱۱	موسیٰ خان، خواجہ ۸۲
۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۵	موسیٰ خان دھبیدی کشیدہ
۷۷، ۷۷، ۷۷	موسیوی خان ۵۹، ۷۱، ۷۷
۱۸۵	مولوی (جلال الدین رومی) ۶۷
۲۲۸	مہربان، مٹلا ۹۲، ۹۲
۹۶	میرزا محمد ۶۷
۱۷	من
۲۰۶	ناد علی ۱۴۵
۹۰، ۹۰	نامدار، حافظ ۲۱۲
۱۶۹	نامدار خان ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۳
۵۷	نانک چند ۲۲، ۲۸، ۱۵۲، ۱۵۲

نور المصطفیٰ ۱۶۰	نظام الدین اولیا ۲۵۸
نور النساء ۲۲۲	نظامی ۱۹، ۲۳۲، ۲۳۷
نور الہدیٰ ۱۶۰	نظر احمد (نذر احمد) ۲۲۲
نور خاں، شاہ ۲۲۱	نعمت اللہ ۲۱۱، ۲۱۲
نور محمد ۱۶	نعمت اللہ، شاہ ۲۶۰
نور محمد بدایونی، سید ۲۵۸، ۲۰	نعمت خاں ۱۳
نور محمد قندھاری، اخون ۱۴	نعمت خاں اخون ۲۶۲، ۱۷
نور محمد ملاً ۱۵، ۱۶، ۲۲۲	نعمت، مولوی ۱۱۲، ۱۳۲، ۲۱۱
و	نعیم اللہ ۱۰، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵
وحید الدین خاں ۱۷۴	نعیم اللہ ہراچی (محمد نعیم ہراچی)
ولایت شاہ ۱۸، ۲۱۸	۲۵۹، ۱۰۴، ۲۱، ۲۰، ۱۸
ولی اللہ، شاہ ۳۳، ۸۳، ۱۴۰	نعیم اللہ، سید ۱۰۴
ولی اللہ میر ۱۹۳	نور الدین حسین ۶۰
ولی النبی ۲۲	نور العلیٰ ۱۶۰
ولی محمد، ملاً ۱۶، ۲۱۷، ۲۲۶	نور اللہ ۲۹، ۱۹۱
۲۲۷، ۲۲۹	نور اللہ، شاہ ۲۲۷
ولی نظر (ولی نذر) ۷، ۹۱، ۹۲	نور اللہ میر ۱۹۱
ی	نور المشائخ (فضل عمر، ملاً شور
پار علی خاں ۷، ۷۰	بازار) ۱۳

۲۶۳، ۲۶۳	یار محمد، حافظ ۲۲۵
۲۶۲ اوچوں	یحییٰ، شیخ (حضرت جی صاحب)
۲۱۷ بابڑہ	یوسف خان، سید ۱۴۰
۲۱۷ باجوڑ	یونس، خواجہ ۱۵
۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۱۸	
۱۶۲ بھراویوں	اماکن
۱۳۳ بدالیوں	آنولہ - ۹۵، ۹۲، ۹۰، ۷۰، ۳۷، ۷
۳۱، ۲۹ بڈھانہ	۲۲۵، ۱۴۰، ۹۶
۲۲۰، ۱۷۶، ۹۱، ۸۶، ۴۲، ۶	اترچھینڈی ۴۲
۷۴، ۷۰، ۳۷، ۳۷، ۳۷، ۳۷	اجمیر ۲۵۳، ۲۵۲
۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۳، ۱۳۳، ۱۳۳، ۱۳۳	ارکات ۲۲۶
۲۰۰، ۱۹۱، ۱۸۷، ۱۷۹	اکبر آبادی ۲۵، ۶۹
۲۲۴ بصرہ	الہ آباد ۹۲
۲۲۴ بغداد	الہ ڈنڈ ۲۱۷، ۲۱۷، ۲۱۷
۲۲۴ بکر	الہ روپہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۳۷، ۱۴۹
۲۲۴ بمبئی	۲۶۰، ۱۸۵
۲۲۴ بنارس	الوجپہ ۱۵۷
۱۵۶ بندرا بن	اوجھیالی ۹۴
۱۱۹، ۱۷۱، ۱۷۱	اوتھ ۲۱، ۲۱، ۱۴، ۱۵، ۱۹۳، ۲۰۵

چکرہ ۲۶۲	کھرت پور ۲۵۳، ۲۵۲
چوک ناصر خان	بھکر ۱۵۱
حصار ۳۳	پانی پت ۱، ۱۹، ۲۱، ۲۹، ۳۱، ۳۵
حضروں قاضی والا ۲۱	۲۰، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۵۰، ۵۳، ۵۵
حیدر آباد سندھ ۱۳	۵۴، ۵۸، ۶۹، ۷۲، ۸۸، ۱۱۶
خورجہ ۱۵	۱۳۳، ۱۲۶، ۱۳۵، ۱۴۳، ۲۳۲
خیر پور	۲۳۸
درگاہ شاہ ابوالخیر	پٹنہ (دیکنہ عظیم آباد)
دکن ۲۰۴	پرانگ ۲۱
دو آبہ ۱۲۱	پشاور ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۳
دہلی دشا بھیاں آباد ۱۹، ۱۴، ۱	۲۰۴
۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۹، ۳۵، ۳۶	پنجاب ۲۱
۳۷، ۴۳، ۴۴، ۴۸، ۵۳	پیلی ۹۱
۵۴، ۵۸، ۶۲، ۶۸، ۶۹	پیلی بھیت ۲۲، ۲۴، ۲۷، ۱۴۷، ۱۸۲
۷۸، ۸۹، ۱۰۲، ۱۲۰، ۱۳۲، ۱۳۳	تنگی ۱۳
۱۴۰، ۱۴۴، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۸۱	تھانہ ۱۳
۱۸۳، ۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۰۲، ۲۰۴	تھانیسر ۱۳۶
۲۲۵، ۲۳۲، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۲	جوں ۳۱
۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱	جدہ ۲۴۴
	پاند پور ۱۱۴
	چتلی قبر

سوات ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۲۳، ۲۱۷	دھولان ۹۹
۲۲۷	دیر ۲، ۱، ۹، ۱۴، ۲۶۳
سورت ۲۲۷، ۲۲۷	ڈاسنہ ۱۵۳، ۱۴۹
سونی پت ۸۸	رام پور ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳
سہسپور ۱۴۵	۲۳۲، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱
سہسوان ۶۶	۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰
شاہ آباد ۱۹۱	روہیل کھنڈ ۴
عظیم آباد (پٹنہ) ۱۹، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۷، ۱۲۹	ریواڑی ۱۴۰
۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۱، ۱۳۱، ۱۳۱، ۱۳۱، ۱۳۱	سرائے چودھری ۲، ۴
غازی آباد ۹۶	سرائے ہندوان ۱۵۵
فرخ آباد ۵۹، ۸۰، ۸۷، ۹۵، ۹۷	سرحد ۲۱۱
۹۷	سرولی ۹۰، ۹۲، ۱۰۱
فرخ نگر ۹۹	سرہند (سہرند) ۱۲، ۱۴۹، ۱۵۲
فرید آباد ۲، ۴	۲۳۵، ۲۳۹
قندھار ۱۳	۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۳، ۴۴
کابل ۱۳	۴۴، ۴۹، ۵۳، ۶۰، ۶۱، ۸۲، ۸۳
اکثرہ محمد یار خان ۶۰	۹۳، ۱۰۱، ۱۳۲، ۱۴۲، ۱۴۷، ۱۴۸
کرولی ۱۰۳، ۱۰۳	۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۱، ۱۷۱، ۱۷۱، ۱۷۱
کلا نور ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷	۲۰۰، ۲۰۰، ۲۰۰، ۲۰۰، ۲۰۰
کنج پورہ ۵۲، ۴۷	۲۰۰، ۲۰۰، ۲۰۰، ۲۰۰، ۲۰۰
کوٹلہ رشید خان ۲۲، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۱۹	سندھ ۱۳

میرٹھ ۹۹، ۱۲۹، ۱۵۳، ۲۲۸	کوٹہ بونڈی ۱۱۷
ناگور ۲۵۳	کول ۸۷
نجیب آباد ۶۷	گرھی ۲۱۷
نرتوپہ ۲۱۲، ۲۱۷، ۲۱۷، ۲۱۷	گرھی حضرت خیل ۱۳
نور محل، خانقاہ ۱، ۲، ۳، ۴	گلاوٹی ۱۰۲
نولہتہ ۵۲	گمبٹ ۱
پاشی ۳۲	لاہور ۵۸، ۶۰، ۲۳۵، ۲۳۹
ہرتاری ۵۱، ۵۲، ۵۲	لکھنؤ ۱۳۰، ۱۷۱
ہرداس پور ۱۰۱	مالاکنٹ ۱، ۱۳
ہشت نگر ۱۷، ۲۱۷	محلہ فضل حق ۱۳
ہند ۱۷، ۲۱۷	محلہ کاکا جمدار ۱۲
ہوتی ۱۷، ۲۱۷	مدرسہ غازی الدین خاں ۱۰۲
.....*	مدینہ منورہ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۶
	مراد آباد ۴۵، ۱۳۹
	مراد نگر ۲۲۸
	مسجد محبت خاں ۲۱۸
	مرشد آباد ۹۵، ۱۱۹
	منظر نگر ۳۱
	مکہ معظمہ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸

فہرست کتب و رسائل

۱۶۸ شمائل ترمذی	۲۹ احمد شاہ درانی (نصیر احمد جامی)
۱۶۲ عمدہ، تفسیر	۹۱ اخبار الصنادید
۱۶۸ عوارف	۱۶۲ بحر موج، تفسیر
۱۶۲ غنیۃ الطالبین	۱۶۸، ۱۶۲ بیضاوی، تفسیر
۱۶۶ قرآن مجید	۱۶۸، ۱۶۲ جلالین، تفسیر
۲۲۲ قصص الانبیاء	۱۶۲ حسینی، تفسیر
۲۲ کاملان رام پور	۱۶۸ حصن حصین
۲۲، ۱۰، ۸، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱	۱۳۲ حیات حافظ رحمت خان
۸۲، ۸۰، ۷۸، ۷۶، ۷۵، ۶۶، ۶۵	۲۵۳ رسالہ در فضل ذکر حبر
۱۰۷، ۱۰۶، ۹۹، ۹۵، ۸۸، ۸۷، ۸۶	۲۵ رسالہ فضل ذکر خفی
۲۱۱، ۱۹۴، ۱۵۱، ۱۴۶، ۱۳۰، ۱۱۹	۱۹۶ رسالہ اردو کراچی (بابت جولائی ۱۹۶۷ء)
۶۴ ماثر الامرا جلد اول	۱۹۶ (اکتوبر ۱۹۶۷ء)
۱۶۸، ۱۶۲ مدارک، تفسیر	۱۶۲ رشحات
۸۷ مرزا منظر جاناناں کے خطوط (مرتبہ)	۸۷ رقعات کرامت سعادت
۸۹، ۸۷، ۸۰، ۷۹، ۳۳، ۱، ۱	۱۱۶ سفر نامہ پولیر
۱۰۷، ۱۰۶	۲۲۲ سفینۃ الاولیاء
۲۲۰، ۱۶۸، ۱۶، ۱۶	۲۲۹ سفینۃ خوشگو (شرح و قایمہ)

معمولات منظر یہ ۸۳، ۲۱، ۲۰

۱۰۴، ۱۱۹، ۲۱۱ -

مقامات منظری ۱۵، ۱۱، ۱۴، ۲

۱۹، ۲۱، ۲۳، ۳۰، ۳۳، ۳۷، ۴۴

۸۳، ۸۴، ۸۷، ۸۸، ۹۸، ۹۹

۱۰۱، ۱۰۴، ۱۱۲، ۲۱۱ -

مکاتیب میرزا منظر (مجموعہ بہت ہی مرتبہ)

عبدالرزاق قریشی (۳۲، ۳۴، ۳۵)

۳۸، ۴۶، ۴۸، ۵۷، ۶۴، ۷۷

۸۷، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۶

۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۲

۱۳۹ -

موسیٰ نامہ ۲۲۴

نیشاپوری، تفسیر ۱۶۲

وقائع عبدالقادر خانی ۲۲

ہدایہ ۱۶، ۲۲۰ -

—————

کتابیات

(سلسلہ مقدمہ و حواشی)

احمد ابوالخیر: ہدیہ احمدیہ، مطبوعہ، مکتبہ نونہ کتب خانہ خاص، انجمن ترقی اردو کراچی
 احمد علی خان شوق: تذکرہ کاملانِ رام پور، ہمدرد پریس دہلی ۱۹۲۹ء۔
 الطاف علی بریلوی: حیات حافظ رحمت خان، نظامی پریس، بدایوں، ۱۹۳۳ء۔
 خلیق انجم، ڈاکٹر: مرزا مظہر جانجانا کے خطوط، مطبوعہ الجمعية پریس، دہلی ۱۹۴۲ء۔
 رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء۔
 رؤف احمد رافت: در المعارف، ملفوظات شاہ غلام علی، مطبوعہ نادری پریس دہلی۔

رؤف احمد رافت: جواہر علویہ، مطبوعہ نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور۔
 عبدالرزاق قریشی: مکاتیب میرزا مظہر، مطبوعہ اجمل پریس بمبئی، ۱۹۶۶ء۔
 عبداللطیف: ہسٹری آف پنجاب (انگریزی)، مطبوعہ دہلی ۱۹۶۴ء۔
 غلام حسین طباطبائی: سیر المتأخرین، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۹۷ء۔
 غلام سرور لاہوری: بخرنیۃ الاصفیاء، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۱۴ء۔
 غلام علی، شاہ: مقامات مظہری، مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۶۹ھ ہجری۔
 فقیر اللہ علوی: مکتوبات، مطبوعہ کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور۔
 محمد امیر شاہ قادری: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، مطبوعہ اتحاد پریس لاہور۔
 عبدالقادر خاں: علم و عمل جلد اول (اردو ترجمہ و قائع عبدالقادر خانی مرتبہ محمد ایوب قادری) مطبوعہ کراچی ۱۹۶۶ء۔

محمد حسن کرپوری: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، اللہ والے کی قومی دکان، لاہور۔

نصیب اختر = شاہ عالم ثانی کے عہد کا دہلی دربار طبع اول کراچی،

۱۹۶۶ء

در سفر نامہ پولیز۔

نصیر احمد جامعی = احمد شاہ درانی، مطبوعہ پنجاب پریس لاہور، ۱۹۶۹ء

نعیم اللہ بہرائچی = معمولات، مظہریہ، مطبوعہ مطبع نظامی کراچی، ۱۹۶۱ء

—————

(نوٹ :- مزارات کی تصاویر، ترکی کے جناب.....

Ahmed Tuncer Akalin کے شکر یہ کے ساتھ ان

کے تصویری کتابچے "SERHEND" سے اخذ کر کے پیش

کی جا رہی ہیں۔)

